THREE FORMS OF UNITY

پروٹسٹنٹ (ریفارمڈ) کلیسیا کے تین متفقہ اعترافاتِ ایمان

First URDU Translation

بیلجک اقرارِ الایمان

ہائیڈل برگ کیٹی کزم

ڈورٹ کی کلیسیا کے کَینَنز

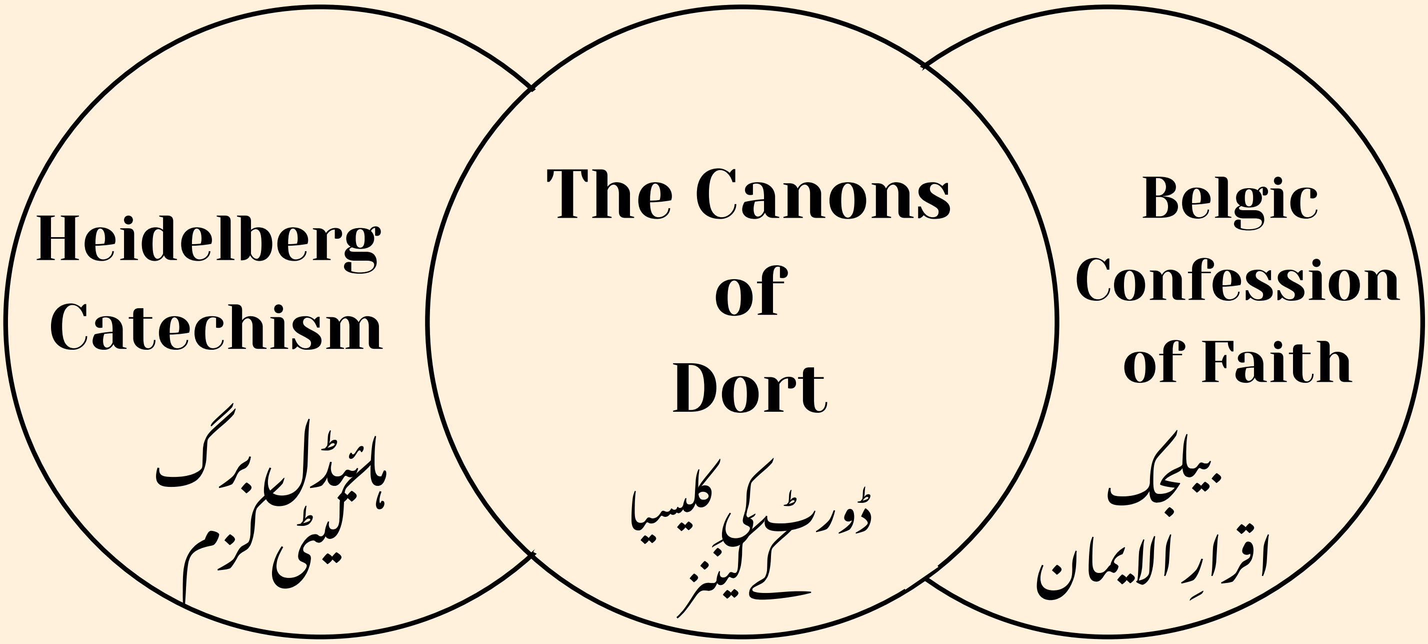

Urdu Reformed Resources

First Urdu Edition 2025
Copyright © Reformed by TRUTH
www.Reformedbytruth.com

Three Forms of Unity

پروٹسٹنٹ (ریفارمڈ) کلیسیا کے
تین متفقہ اعترافاتِ ایمان

Reformed by TRUTH

Covenant God-Covenant People

Translated
By
Suleman Shahzad
(MIB-France, M.Div (Continue)-USA)
Reformed by TRUTH

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

Duplication of this document is permitted for personal, private use only.

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International

NOT FOR SALE

Urdu Edition 2025
Copyright © Reformed by TRUTH
www.Reformedbytruth.com

Three Forms of Unity

(Urdu)

پروٹسٹنٹ (ریفارمڈ) کلیسیا کے تین متفقہ اعترافاتِ ایمان

Belgic Confession of Faith

Heidelberg Catechism

Canons of Dort

Translated
By
Suleman Shahzad
(MIB-France, M.Div (Continue)-USA)
Reformed by TRUTH
-2025-

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

NOT FOR SALE

Belgic Confession of Faith (Urdu)

بیلجک اقرارِ الایمان

Reformed by TRUTH
-2025-

ایمان کا اقرار کیوں ضروری ہے ؟

آج مسیحیت میں بے شمار فرقے پیدا ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ بائبل کی سچی تعلیم پر قائم ہیں، مگر زیادہ تر ایسے ہیں جو بہت سی نئی اور قدیم بدعتوں کی پیداوار ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ آج بہت سے مسیحی اپنے ایمان کو بیان کرنے، اس کا دفاع کرنے، اور دوسروں کو سمجھانے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔

اسی لیے اقرارِ الایمان نہایت ضروری ہے تاکہ عام مسیحی نہ صرف اپنے حقیقی ایمان میں مضبوط ہوں بلکہ ان جھوٹے معلموں اور غلط تعلیمات کو پہچان سکیں، اپنے ایمان کو دلیری سے بیان کر سکے، اور اس کا دفاع کر سکے۔ یہ وہ ستون (pillar) ہے جو ہمیں ایمان میں دلیر کرتا ہے۔ جنہیں صدیوں سے مسیحی کلیسیائیں اپنی تعلیم، تربیت، اور ایمان کے دفاع کے لیے استعمال کرتی آئی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب جب کلیسیا نے اپنے ایمان کی بنیادوں سے غفلت برتی، تب تب جھوٹے نبیوں اور غلط تعلیمات نے موقع پا کر کلیسیا کو گمراہ کیا۔

اسی لیے ایمان کے اقرار نامے نہایت قیمتی اور ضروری ہیں۔ یہ بائبل میں کوئی اضافہ نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے بالاتر سمجھے جاتے ہیں، بلکہ یہ بائبل میں ظاہر کی گئی سچائی کی وفادار گواہی دیتے ہیں۔ یہ کلامِ مقدس کی حقیقی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ ایک سچا اقرار کلیسیا کا خدا کے کلام کے سامنے عاجزانہ جواب اور واضح اعلان ہوتا ہے کہ ہم کیا مانتے ہیں، کیا رد کرتے ہیں، اور کس عقیدے پر قائم ہیں۔

بیلجک اقرارِ ایمان انہی سچی گواہیوں میں سے ایک روشن مثال ہے۔ یہ نہایت وضاحت اور خوبصورتی کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ کلامِ مقدس خدا، نجات، اور کلیسیا کی زندگی کے بارے میں کیا سکھاتا ہے۔ یہ کلیسیا کو غلط تعلیمات سے بچاتا ہے، مقدسین کو ایک ایمان میں متحد کرتا ہے، اور ہر مسیحی کی مدد کرتا ہے کہ وہ یقین سے کہہ سکے کہ:

"یہی میرا ایمان ہے، کیونکہ یہی بائبل سکھاتی ہے۔"

خدا کرے کہ اس اقرار نامے کو پڑھنے سے ہم صرف علم حاصل نہ کریں، بلکہ اُس خدا کی عبادت میں دلیر ہو جائیں جس نے اپنے کلام کے وسیلے سے خود کو ظاہر کیا اور اپنے بیٹے یسوع مسیح کے ذریعے ہمیں نجات بخشی۔

– **سلیمان شہزاد** (مترجم)

مترجم کی تمہید:

ہمارے رحیم خداوند اور نجات دہندہ نے اپنے اس ناتواں اور کمزور خادم کو اپنی بادشاہت اور کلیسیا کی خدمت کے لیے یوں استعمال کیا کہ اس اقرارِ الایمان کا ترجمہ کر کے خدا کے جلال اور اُس کے لوگوں کی بھلائی کے لیے پیش کیا جا سکے۔

اقرارِ الایمان اور کیٹی کزم کا ترجمہ کرنا عام کتاب کے ترجمہ کرنے جیسا بالکل نہیں ہوتا، کیونکہ اس کے لیے نہ صرف زبانوں کا علم بلکہ صحیح عقیدہ اور علم الٰہیات کی مخصوص اصطلاحات کی سمجھ بھی ضروری ہے، تاکہ گہرے حقائق کو عام ایمانداروں کے لیے سادہ اور قابلِ فہم انداز میں پیش کیا جا سکے۔ میں اپنی ناتوانی اور کمزوری سے بخوبی واقف ہوں، اور یہ جانتے ہوئے کہ میں اس مقدس کام کے لیے سب سے کمزور خادم ہوں، میں نے بھرپور محنت اور کوشش کی ہے کہ یہ ترجمہ اپنے اصل متن کے مطابق درست، وفادار اور واضح ہو، تاکہ کلیسیا اس سے فائدہ اُٹھا سکے اور اس کی تعلیم سے مستفید ہو۔ چونکہ یہ اقرارِ الایمان فرانسیسی زبان میں لکھا گیا تھا، اس لیے فرانسیسی زبان کے علم نے مجھے اس کے اصلی معنی اور اظہار کی سمجھ کو برقرار رکھنے میں کافی مدد دی۔ میں نے بڑی عاجزی کے ساتھ کوشش کی ہے کہ یہ ترجمہ اپنے اصل مواد، مفہوم اور وفاداری کو برقرار رکھتے ہوئے صاف، آسان اور قابلِ فہم اُردو میں پیش کیا جائے، تاکہ کلیسیا اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ ساتھ ہی اس میں بائبل مقدس کے حوالہ جات بھی شامل کیے گئے ہیں جو پچھلے تراجم میں موجود نہیں تھے۔

ربُّ الافواج اس عاجزانہ کوشش اور اسے پڑھنے، سیکھنے اور آگے سکھانے والوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، تاکہ سب کچھ خدا کے جلال اور کلیسیا کی ترقی کے لیے ہو۔

فہرست مضامین

ایمان کا اقرار کیوں ضروری ہے ؟

مترجم کی تمہید

تعارف

عنوان		مضمون نمبر
صرف ایک ہی خدا ہے	----------------------------------	1
وہ ذرائع جن سے ہم خدائے واحد کو جانتے ہیں	----------------------------------	2
خدا کا تحریری کلام	----------------------------------	3
پاک نوشتوں کی مُستند (الہامی) کتابیں	----------------------------------	4
پاک نوشتوں کا اختیار اور اعتبار	----------------------------------	5
الہامی اور غیر الہامی کتابیں	----------------------------------	6
پاک صحائف (بائبل مقدس)	----------------------------------	7
تثلیث کا عقیدہ	----------------------------------	8
تثلیث کے بارے میں بائبل مقدس کی گواہیاں	----------------------------------	9
یسوع مسیح ابدی خدا ہے	----------------------------------	10
روحُ القُدُس ابدی خدا ہے	----------------------------------	11
فرشتوں سمیت تمام چیزوں کی تخلیق	----------------------------------	12
خدا کی تدبیر کا عقیدہ	----------------------------------	13
انسان کی تخلیق، زوال، اور نا اہلی	----------------------------------	14
موروثی گناہ	----------------------------------	15
الٰہی برگزیدگی کا عقیدہ	----------------------------------	16

17	------------------------------------	گناہگار انسان کی نجات اور بحالی
18	------------------------------------	مسیح یسوع کا مجسم ہونا
19	------------------------------------	مسیح کی ذات میں دو فطرتیں
20	------------------------------------	خدا نے مسیح میں اپنی رحمت اور انصاف کو ظاہر کیا
21	------------------------------------	مسیح کا کامل کفارہ
22	------------------------------------	مسیح کے وسیلے سے حاصل کردہ راست بازی
23	------------------------------------	مسیح کے وسیلے سے گنہگاروں کا راستباز ٹھہرنا
24	------------------------------------	مسیح کے وسیلے سے گنہگاروں کی پاکیزگی
25	------------------------------------	شریعت کی تکمیل
26	------------------------------------	مسیح کی شفاعت
27	------------------------------------	پاک کیتھولک (عالمگیر) کلیسیا
28	------------------------------------	مسیحی کلیسیا میں شمولیت کی ذمہ داری
29	------------------------------------	سچی اور جھوٹی کلیسیا کی پہچان
30	------------------------------------	کلیسیا کا نظامِ خدمت اور عہدے
31	------------------------------------	کلیسیا کے عہدیداران
32	------------------------------------	کلیسیا کا نظم و ضبط اور کاروائی
33	------------------------------------	ساکرامنٹس (مقدس رسومات)
34	------------------------------------	پاک بپتسمہ
35	------------------------------------	عشائے ربانی
36	------------------------------------	ملکی یا شہری حکومت کا نظام
37	------------------------------------	آخری عدالت (قیامت کا دن)

تعارف:

بیلجک اقرارِ الایمان اصلاحی پروٹسٹنٹ کلیسیا (Protestant Reformed Church) میں مسیحی عقیدے کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ یہ اقرار نامہ سن 1561ء میں اُس زمانے میں لکھا گیا جب موجودہ بیلجیم اور نیدرلینڈز (Belgium & Netherlands) کے علاقوں میں پروٹسٹنٹ مسیحیوں پر سخت ظلم و جبر ہو رہا تھا۔ اُس وقت اصلاحِ مذہب کی تحریک پورے یورپ میں زور پکڑ رہی تھی، مگر اسپین (Spain) کے حکمرانوں نے اس تحریک کی سخت مخالفت کی۔ بہت سے وفادار مسیحی ایمانداروں کو صرف اس لیے قید کیا گیا، اذیت دی گئی، اور قتل کر دیا گیا کہ وہ یسوع مسیح کی خالص خوشخبری پر قائم تھے۔

انہی تاریکی اور خطرناک دنوں میں **گائیڈو دی بریس (Guido de Brès)** نامی ایک عاجز اور وفادار پادری نے یہ مسیحی اقرار نامہ تحریر کیا، تاکہ بائبل کی روشنی میں صاف اور واضح طور پر بتایا جا سکے کہ اصلاحی کلیسیا کے ایماندار دراصل کیا مانتے ہیں۔ اس کا مقصد دو پہلوؤں پر مشتمل تھا:

پہلا، یہ ثابت کرنا کہ اصلاحی کلیسیا کا ایمان (Reformed Faith) بغاوت یا گمراہی نہیں بلکہ بائبل مقدس پر مبنی سچا ایمان ہے۔

دوسرا، ستائے گئے ایمانداروں کو ایک ہی اقرارِ حق کے تحت مضبوط اور متحد کرنا۔

گائیڈو دی بریس پر **جان کیلون (John Calvin)** کی تعلیمات کا گہرا اثر تھا۔ جنیوا اور لوزان (Geneva & Lausanne) میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے اُس نے کیلون کی الٰہیاتی (Theological) تعلیمات سے بہت کچھ سیکھا، جیسے خدا کی حاکمیت، کلامِ مقدس کی کامل کافیت، مسیح کی مرکزیت، اور کلیسیا کی حقیقی پہچان۔

اسی لیے اگرچہ یہ اقرارِ الایمان گائیڈو دی بریس نے لکھا، مگر حقیقت میں یہ **جان کیلون کی الٰہیات سے متاثر ایک وفادار خلاصہ** ہے، جو پروٹسٹنٹ اصلاحی کلیسیا کے ایمان کی روح کو بڑی خوبصورتی سے پیش کرتا ہے۔

یہ اقرار نامہ پہلے فرانسیسی (French) زبان میں لکھا گیا، بعد میں ڈچ (Dutch)، لاطینی (Latin) اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اس میں **37 مضامین** شامل ہیں جو مسیحی عقیدے کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں یعنی خدا کی ذات اور کلام سے لے کر، مسیح کی شخصیت و کام، مقدس رسوم (ساکرامنٹس)، اور آخری عدالت کی اُمید تک۔

سن 1567ء میں گائیڈو دی بریس کو اُس کے ایمان کی خاطر گرفتار کر لیا گیا اور سزائے موت دے دی گئی۔ قید میں بھی وہ اپنی بیوی اور کلیسیا کو پُر سکون اور پُر یقین خط لکھتا رہا، جن میں اُس نے اسی اقرار نامہ کی سچائی کی گواہی دی جو اُس نے خود تحریر کیا تھا۔ اُس کی شہادت نے اس اقرارِ الایمان کو ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا، آج ریفامڈ پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے لیے یہ ایک قیمتی خزانہ بن چکا ہے۔

بیلجک اقرارِ ایمان (Belgic Confession of Faith)، **ہائیڈل برگ کیٹی کزم** (Heidelberg Catechism) اور **کینزآف ڈورٹ** (Canon of Dort) مل کر اصلاحی پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کے ایمان کے تین بڑے ستون (Three Forms of Unity) ہیں۔ جو آج بھی گواہی دیتے ہیں کہ اصلاحی کلیسیا کا ایمان کوئی نیا عقیدہ نہیں، بلکہ رسولوں کے اُسی قدیم ایمان کی بحالی ہے جو بائبل مقدس کی سچائی پر قائم ہے۔

مضمون 1

صرف ایک ہی خدا ہے

ہم اپنے دلوں میں ایمان رکھتے ہیں اور اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک ہی، سادہ اور روحانی ہستی ہے، جسے ہم خدا کہتے ہیں، [1] وہ ازلی ، [2] ناقابلِ فہم، [3] پوشیدہ، [4] لاتبدِیل، [5] لامحدود، [6] قادرِ مطلق، [7] پوری طرح سے دانا، [8] عادل اور نیک ہے، [9] اور تمام بھلائی کا لازوال سرچشمہ ہے۔ [10]

حوالہ جات:

[1] استثنا 4:6 [2] 1- تیمتھیس 17:1 [3] رومیوں 33:11 [4] یوحنا 24:4 [5] ملاکی 6:3 [6] یرمیاہ 24:23 [7] مکاشفہ 6:19

[8] امثال 19:3 [9] زبور 17:145 [10] یعقوب 17:1

مضمون 2

وہ ذرائع جن سے ہم خدائے واحد کو جانتے ہیں

ہم خدا کو دو ذرائع سے جانتے ہیں:

اول: تخلیق، بقا اور کائنات کے انتظام کے ذریعے، [1] کیونکہ یہ کائنات ہماری آنکھوں کے سامنے ایک خوبصورت کتاب کی مانند ہے، [2] جس میں ہر بڑی اور چھوٹی مخلوق ایسے حروف کی طرح ہے جو ہمیں خدا کی اَن دیکھی صِفات پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں [3] یعنی خدا کی ازلی قدرت اور الوہیت [4]، جیسا کہ پولُس رسول نے رومیوں 20:1 میں کہا ہے۔ کہ تمام چیزیں انسان کو قائل کرنے اور اُس کے پاس کوئی بہانہ نہ چھوڑنے کے لیے کافی ہیں۔

دوم: خدا اپنے مقدس اور الٰہی کلام کے ذریعے اپنے آپ کو ہم پر زیادہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے،[5] اتنا جتنا ہمیں اس زندگی میں خدا کے جلال اور ہماری نجات کے لیے جاننا ضروری ہے۔[6]

حوالہ جات:

[1] زبور 19:1 [2] ایوب 12:7-9 [3] اعمال 14:17 [4] رومیوں 1:20 [5] 2-تیمتھیس 3:15-17 [6] یوحنا 20:31

مضمون 3

خدا کا تحریری کلام

ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام انسانی ارادے سے نہ بھیجا گیا تھا اور نہ پہنچایا گیا،[1] بلکہ ''روح القدس کے الہام سے لوگوں نے خدا کی طرف سے کلام کیا''،[2] جیسا کہ پطرس رسول کہتا ہے۔ کہ بعد ازاں، ہمارے خدا نے ہماری بھلائی اور نجات کی خاص فکر کرتے ہوئے، اپنے خادموں یعنی نبیوں اور رسولوں کو حکم دیا کہ اس ظاہر کیے گئے کلام کو تحریر میں محفوظ کریں۔[3] خدا نے خود اپنے ہاتھ کی انگلی سے شریعت کی دو تختیاں لکھیں۔[4] اسی لیے ہم ایسی تمام تحریروں کو مقدس اور الٰہی صحیفے کہتے ہیں۔[5]

حوالہ جات:

[1] 2-پطرس 1:21 [2] 2-تیمتھیس 3:16 [3] خروج 34:27 [4] خروج 31:18 [5] رومیوں 15:4

مضمون 4

پاک نوشتوں کی مُستند (الہامی) کتابیں

ہم مقدس نوشتہ (کلامِ مقدس) میں پرانے اور نئے عہدنامے کی دو جلدوں کو شامل کرتے ہیں۔ یہ وہ معتبر اور مُستند کتابیں ہیں جن کے بارے میں کوئی اختلاف یا جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ خدا کی کلیسیا میں ان کتابوں کی فہرست یہ ہے:

پرانے عہدنامے میں:

موسیٰ کی پانچ کتابیں یعنی پیدائش، خروج، احبار، گنتی، استثنا، پھر یشوع، قضاۃ، روت، سیموئیل کی دو کتابیں اور سلاطین کی دو کتابیں، تواریخ کی دو کتابیں (جنہیں پیرالیپومینون (Paralipomenon) بھی کہا جاتا ہے)، پہلی عزرا کی کتاب، نحمیاہ، آستر، ایوب، داؤد کے زبور، سلیمان کی تین کتابیں یعنی امثال، واعظ، غزل الغزلات، چار بڑے نبیوں کی کتابیں یعنی یسعیاہ، یرمیاہ*، حزقی ایل، دانی ایل، اور پھر بارہ چھوٹے نبیوں کی کتابیں یعنی ہوسیع، یوایل، عاموس، عبدیاہ، یوناہ، میکاہ، ناحوم، حبقوق، صفنیاہ، حجّی، زکریاہ، ملاکی۔

نئے عہدنامے میں:

چار اناجیل یعنی متی، مرقس، لوقا، یوحنا، رسولوں کے اعمال، پولس رسول کے چودہ خطوط یعنی رومیوں، کرنتھیوں کو دو خط، گلتیوں، افسیوں، فِلپّیوں، کلسیوں، تھِسلُنیکیوں کو دو خط، تیمتھیس کو دو خط، طِطُس، فِلیمون، اور عبرانیوں، اور دیگر رسولوں کے سات خطوط یعنی یعقوب کا خط، پطرس کے دو خط، یوحنا کے تین خط، یہوداہ کا خط، اور آخر میں یوحنا رسول کا مُکاشفہ۔

*نوٹ: یہاں "یرمیاہ" میں نوحہ کی کتاب بھی شامل ہے، جو یرمیاہ نبی کی ہی تحریر ہے۔

مضمون 5

پاک نوشتوں کا ااختیار اور اعتبار

ہم ان تمام کتابوں کو، اور صرف انہی کو، اپنے ایمان کی رہنمائی، بنیاد اور استحکام کے لیے مقدس اور مُستند (الہامی) مانتے اور قبول کرتے ہیں۔[1] اور ہم بلا کسی شک و شبہ ان میں درج تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں، نہ صرف اس لیے کہ کلیسیا نے انہیں قبول اور منظور کیا ہے،[2] بلکہ سب سے بڑھ کر اس لیے کہ رُوحُ القُدُس ہمارے دلوں میں گواہی دیتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہیں، اور اس لیے بھی کہ یہ کتابیں خود اپنے آپ کو خدا کی طرف سے ثابت کرتی ہیں۔کیونکہ اندھے لوگ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں جن باتیں پیشگوئی کی گئی ہیں، وہ واقعی پوری ہو رہی ہیں۔[3]

حوالہ جات:

[1] 2- تیمتھیس 3:16–17 [2] 1- تھسلنیکیوں 2:13 [3] 2 -پطرس 1:19-21

مضمون 6

مُستند (بائبل کی الہامی کتابیں) اور غیر مُستند (غیر الہامی یا اپوکریفہ*) کتابوں کے درمیان فرق

ہم ان مقدس کتابوں اور غیر مُستند (اپوکریفہ) کتابوں کے درمیان فرق کرتے ہیں۔

یہ غیر مُستند کتابیں یہ ہیں:

عزرا کی تیسری اور چوتھی کتاب، طوبیاہ، یہودیت، حکمت، یشوع بن سیراخ، باروک، آستر کی کہانی میں شامل کی گئی اضافی باتیں، آگ کی بھٹی میں تین نوجوانوں کا گیت، سوسنہ کی کہانی، بعل اور اژدہے کی کہانی، منسّی کی دعا، اور مکّابیوں کی دو کتابیں۔

کلیسیا یقیناً ان کتابوں کو پڑھ سکتی ہے اور ان سے سبق حاصل کر سکتی ہے، جہاں تک وہ مُستند (الہامی) کتابوں کی تعلیمات سے مطابقت رکھتی ہیں۔لیکن ان کتابوں میں اتنی قوت اور تاثیر نہیں کہ ان کی گواہی سے ایمان یا مسیحی مذہب کے کسی

عقیدے کو ثابت کیا جا سکے۔ اور نہ ہی ان سے دوسری مقدس کتابوں کے اختیار میں کسی طرح کی کمی یا کمیّت پیدا ہو سکتی ہے۔

* اپوکریفہ (Apocrypha) کا مطلب ہے "چھپی ہوئی" یا غیر مستند (غیر الہامی) کتابیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں جو بائبل کے اصلی نصوص میں شامل نہیں ہوئیں اور جن کی الہامی حیثیت پر اتفاق نہیں تھا۔ یہودی اور ریفارمڈ پروٹسٹنٹ انہیں اپنے مقدس صحیفوں کی فہرست میں شامل نہیں کرتے کیونکہ یہ مستند صحیفوں کے معیار پر پوری نہیں اُترتیں اور ایمان و نجات کے لیے ضروری تعلیم فراہم نہیں کرتیں۔ جبکہ رومن کیتھولک کلیسا نے تاریخی اور مذہبی فائدے کے پیش نظر ان کتابوں کو رومن کیتھولک بائبل میں شامل کیا، حالانکہ یہ اصلی صحیفوں کے برابر الہامی حیثیت نہیں رکھتیں۔

مضمون 7

پاک صحائف (بائبل مقدس) ایمان کے لیے واحد معیار کے طور پر کافی ہیں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بائبل مقدس پوری طرح خدا کی مرضی پر مشتمل ہے،[(1)] اور نجات کے لیے کسی انسان کا جن باتوں پر ایمان ہونا ضروری ہے، وہ سب اس میں کافی طور پر سکھائی گئی ہیں۔[(2)] چونکہ اس میں بڑی وضاحت کے ساتھ وہ تمام طریقہ کار درج ہے جس کے مطابق خدا ہم سے عبادت کا تقاضا کرتا ہے،[(3)] اس لیے کسی کو بھی، چاہے وہ رسول ہو یا آسمان کا کوئی فرشتہ، بقول پولس رسول اس تعلیم کے علاوہ کچھ اور سکھانے کا حق نہیں جو بائبل مقدس پہلے ہی ہمیں سکھا چکی ہے۔[(4)] اور چونکہ خدا کے کلام میں کچھ بڑھانے یا گھٹانے سے منع کیا گیا ہے،[(5)] اس لئے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ تعلیم ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہے۔[(6)]

لہذا ہمیں انسانی تحریروں کو خواہ اُن کے مصنف کتنے ہی مقدس کیوں نہ رہے ہوں، خدا کے الہامی کلام کے برابر درجہ نہیں دینا چاہیے۔[(7)] اور نہ ہی ہمیں رسم و رواج، اکثریت، پرانی روایات، زمانوں اور لوگوں کے ذکر و بیان کو، کونسلوں، فیصلوں یا سرکاری احکامات کو خدا کی سچائی سے بالاتر رکھنا چاہیے، کیونکہ سچائی سب چیزوں سے برتر ہے۔[(8)] اور سب انسان فطرتاً جھوٹے ہیں اور باطل سے بھی زیادہ باطل ہیں۔[(9)]

اس لیے ہم پورے دل سے ہر اُس چیز کو رد کرتے ہیں جو اس ناقابلِ خطا اصول کے مطابق نہیں،[10] جس کی تعلیم رسولوں نے یہ کہہ کر دی کہ ''روحوں کو آزماؤں کہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں'' اور اسی طرح ''اگر کوئی تُمھارے پاس آئے اور یہ تعلیم نہ دے تو نہ اُسے گھر میں آنے دو اور نہ سلام کرو''۔[11]

حوالہ جات:

[1] 2- تیمتھیس 3:16-17 [2] یوحنا 20:31 [3] استثنا 12:32 [4] گلتیوں 1:8 [5] مکاشفہ 22:18-19 [6] زبور 19:7 [7] متی 15:9 [8] کلسیوں 2:8 [9] رومیوں 3:4 [10] اعمال 17:11 [11] 1-یوحنا 4:1، 2-یوحنا 1: 10

مضمون 8

تثلیث (خدائے واحد جو اپنے آپ کو تین شخصیات میں ظاہر کرتا ہے)

ہم خدا کے کلام اور اُس کی سچائی کے مطابق ایک ہی خدائے واحد پر ایمان رکھتے ہیں،[1] جو ایک ہی الٰہی ذات ہے اور اسی ایک ذات میں تین شخصیات ہیں جو حقیقت میں، سچائی کے ساتھ، اور ہمیشہ کے لیے اپنی جداگانہ خصوصیات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے الگ ہیں،[2] یعنی باپ، بیٹا، اور روحُ القُدس۔[3]

باپ تمام چیزوں، خواہ وہ نظر آنے والی ہوں یا پوشیدہ، کا سبب، آغاز اور سرچشمہ ہے۔[4]
بیٹا باپ کا کلام، حکمت اور صورت (عکس) ہے۔[5]
روحُ القُدس ابدی قدرت اور قوت ہے، جو باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے۔[6]

تاہم یہ فرق خدا کو تین حصوں میں تقسیم نہیں کرتا، کیونکہ پاک نوشتے ہمیں سکھاتے ہیں کہ باپ، بیٹا، اور روحُ القُدس اپنی اپنی پہچان میں الگ ہیں، لیکن اس لحاظ سے یہ تینوں شخصیات ایک ہی خدا ہیں۔[7] چنانچہ یہ بات ظاہر ہے کہ باپ بیٹا نہیں، اور بیٹا باپ نہیں، اسی طرح روحُ القُدس نہ باپ ہے، نہ بیٹا۔[8] پھر بھی، یہ تینوں شخصیات الگ ہیں، مگر جدا نہیں، اور نہ ہی یہ

ایک دوسرے میں ملے ہوئے ہیں۔[9] کیونکہ باپ نے جسم اختیار نہیں کیا، نہ روحُ القُدّس نے، بلکہ صرف بیٹے نے۔[10] اور باپ کبھی بیٹے کے یا روحُ القُدّس کے بغیر نہ تھا، کیونکہ یہ تینوں ازل سے ایک ہی ذات میں برابر ہیں۔[11] ان میں نہ کوئی پہلا ہے نہ آخری، کیونکہ تینوں سچائی، قدرت، نیکی، اور رحمت میں ایک ہیں۔[12]

حوالہ جات:

[1] استثنا 4:6 [2] متی 19:28 [3] 2-کرنتھیوں 14:13 [4] 1-کرنتھیوں 6:8 [5] یوحنا 1:1–3؛ کلسیوں 1:15–17؛ عبرانیوں 3:1 [6] یوحنا 26:15 [7] یوحنا 30:10 [8] یوحنا 14:16-17 [9] یوحنا 21:17 [10] یوحنا 14:1 [11] یوحنا 10:14–11 [12] مکاشفہ 8:1

مضمون 9

بائبل مقدس کی گواہیاں کہ خدائے واحد میں تین اقانیم (شخصیات) ہیں

ہم ان تمام باتوں کو بائبل مقدس کی گواہیوں سے جانتے ہیں،[1] اور اُن نشانات اور کاموں سے بھی جو تثلیث کی تینوں شخصیات کے وسیلے سے ظاہر ہوتے ہیں، خاص طور پر اُن سے جو ہم اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔[2]

بائبل مقدس کی گواہیاں، جو ہمیں اس مقدس تثلیث پر ایمان لانے کی تعلیم دیتی ہیں، پرانے عہدنامے میں بہت سے مقامات پر لکھی گئی ہیں۔[3] ان سب کو گنوانے کی ضرورت نہیں، صرف چند مثالیں ہی کافی ہیں جیسا کہ پیدائش کی کتاب میں خدا فرماتا ہے کہ ''آؤ، ہم اِنسان کو اپنی صُورت پر اپنی شبِیہ کی مانِند بنائیں۔۔۔''[4] پھر لکھا ہے کہ ''پس خُدا نے اِنسان کو اپنی صُورت پر پَیدا کِیا'' — ''نر و ناری اُن کو پَیدا کِیا۔''[5] اور پھر فرمایا کہ ''دیکھو، انسان ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا ہے۔''[6]

یہ آیات ظاہر کرتی ہیں کہ ذاتِ الٰہی میں ایک سے زیادہ شخصیات موجود ہیں، جب خدا فرماتا ہے کہ ''ہم انسان کو بنائیں'' اور ساتھ ہی وہ وحدت کو ظاہر کرتا ہے جب فرمایا جاتا ہے کہ ''خدا نے پیدا کیا''۔[7]

اگرچہ یہاں خدا یہ نہیں بتاتا کہ اُس کی ذات میں کتنے اشخاص ہیں، لیکن جو بات پرانے عہدنامے میں کچھ دھندلی تھی، وہ نئے

عہدنامے میں بالکل واضح ہو گئی ہے۔[8] جب ہمارا خداوند یرُدؔن میں بپتسمہ لے رہا تھا، تو باپ کی آواز یہ کہتے ہوئے سنائی دی کہ ''یہ میرا پیارا بیٹا ہے، جس سے میں خوش ہوں''،[9] بیٹا پانی میں نظر آیا، اور روحُ القدُس کبوتر کی صورت میں ظاہر ہوا۔[10]

اسی طرح مسیح نے سب ایمانداروں کے بپتسمہ کے لیے یہ طریقہ مقرر کیا کہ ''اُنہیں باپ، بیٹے، اور روحُ القدُس کے نام سے بپتسمہ دو''۔[11] لوقا کی انجیل میں جبرائیل فرشتہ نے خداوند کی ماں مریم سے کہا کہ ''رُوحُ القدُس تُجھ پر نازِل ہو گا اور خُداتعالیٰ کی قُدرت تُجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِس سبب سے وہ مَولُودِ مُقدّس خُدا کا بیٹا کہلائے گا''۔[12] اور ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ ''خُداوند یِسُوعؔ مسِیح کا فضل اور خُدا کی مُحبّت اور رُوحُ القدُس کی شِراکت تُم سب کے ساتھ ہوتی رہے''۔[13] اور یہ بھی لکھا ہے کہ ''آسمان میں تین گواہ ہیں، باپ، کلام، اور روحُ القدُس، اور یہ تینوں ایک ہیں''۔*[14]

ان تمام حوالوں سے ہم واضح طور پر سیکھتے ہیں کہ اس ایک الہیٰ ذات میں تین شخصیات (اقانیم) موجود ہیں۔[15] اور اگرچہ یہ تعلیم انسانی سمجھ سے بالاتر ہے، پھر بھی خدا کے کلام کے سبب سے ہم اب اس پر ایمان رکھتے ہوئے، اُس گھڑی کے منتظر ہیں کہ جب آسمان پر اس حقیقت کو پوری طرح سے جانیں گے اور اس سے لطف اندوز ہوں گے۔[16] مزید، ہمیں تثلیث کی ان تین شخصیات کے الگ الگ کاموں پر بھی غور کرنا چاہیے، جو ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یعنی[17] خدا باپ جو اپنی قدرت کے باعث ہمارا خالق ہے،[18] خدا بیٹا جو اپنے خون کے وسیلے سے ہمارا نجات دہندہ اور فدیہ دینے والا ہے،[19] اور خدا روحُ القدُس جو ہمارے اندر سکونت کر کے ہمیں مقدس کرنے والا ہے۔[20]

مقدس تثلیث کی یہ تعلیم سچی کلیسیا میں ہمیشہ سے قائم رہی ہے، رسولوں کے زمانے سے لے کر آج تک یہودیوں، مسلمانوں، اور بعض جھوٹے مسیحیوں اور بدعتیوں کے خلاف، جن میں مرقیونی (Marcion)، مانی (Mani)، پراکیس (Praxeas)، سیبلئیس (Sabellius)، ساموسٹا کا پولس (Paul of Samosata)، آریوس (Arius) اور اُن جیسے دوسرے شامل ہیں، جنہیں مقدس بزرگوں نے بجا طور پر رد کیا اور ملعون قرار دیا۔[22]

لہذا اس معاملے میں ہم تین عالمگیر عقائد کو دل سے قبول کرتے ہیں جن میں رسولوں کا عقیدہ، نقایہ کا عقیدہ، اور ایتھناسیُس کا عقیدہ اور اُن قدیم بزرگوں کے تمام فیصلے جو اُن کے مطابق کیے گئے شامل ہیں۔

*نوٹ: اردو بائبل میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔ " اور گواہی دینے والے تِین ہیں۔ رُوح اور پانی اور خُون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر مُتفِق ہیں۔

حوالہ جات:

(1) 2-تیمتھیس 16:3 (2) رومیوں 16:8 (3) پیدائش 26:1–27؛ 22:3 (4) پیدائش 26:1 (5) پیدائش 27:1 (6) پیدائش 22:3 (7) یسعیاہ 8:6
(8) متی 16:3-17 (9) متی 17:3 (10) لوقا 22:3 (11) متی 19:28 (12) لوقا 35:1 (13) 2-کرنتھیوں 14:13 (14) 1-یوحنا 7:5* (15) یوحنا
16:14–17 (16) 1-کرنتھیوں 12:13 (17) یوحنا 26:14 (18) پیدائش 1:1 (19) افسیوں 7:1 (20) 1-کرنتھیوں 19:6 (21) 2-پطرس 1:2

مضمون 10

یسوع مسیح ابدی خدا ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح اپنی الہی فطرت کے لحاظ سے خدا کا اکلوتا بیٹا ہے[1] جو ازل سے مولود ہوا، نہ کہ بنایا گیا یا تخلیق کیا گیا،[2] کیونکہ اگر وہ بنایا یا تخلیق کیا گیا ہوتا، تو وہ مخلوق ہوتا۔ وہ الہیٰ ذات میں خدا باپ کے ساتھ ایک ہے،[3] ازل سے ازل تک قائم،[4] خدا باپ کی حقیقی صورت اور ''خدا کے جلال کی جھلک ہے''،[5] اور ہر بات میں باپ کی مانند ہے۔[6]

یسوع مسیح خدا کا بیٹا صرف اُس وقت سے نہیں جب اُس نے ہماری انسانی فطرت اختیار کی،[7] بلکہ ازل سے ازل تک ہمیشہ خدا کا بیٹا رہا ہے،[8] جیسا کہ درج ذیل گواہیاں اکٹھی مل کر ہمیں سکھاتی ہیں کہ موسیٰ کہتا ہے کہ ''خدا نے دنیا کو پیدا کیا''،[9] اور یوحنا کہتا ہے کہ ''سب چیزیں کلام کے وسیلے سے پیدا ہوئیں''،[10] اور وہ کلام کو خدا کہتا ہے۔[11] رسول لکھتا ہے کہ ''خدا نے بیٹے کے وسیلے سے دنیا پیدا کی''،[12] اور یہ بھی کہ ''سب چیزیں یسوع مسیح کے وسیلے سے پیدا ہوئیں''۔[13]

لہٰذا یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہستی جو خدا، کلام، بیٹا، اور یسوع مسیح کہلاتی ہے، سب چیزوں کی تخلیق سے پہلے ہی موجود تھی۔[14] اسی لیے میکاہ نبی کہتا ہے کہ مسیح کا آغازِ وجود ''قدیم زمانوں سے ہے''،[15] اور رسول کہتا ہے کہ ''بیٹے کی عمر کا نہ تو

کوئی آغاز ہے اور نہ ہی اُس کی زندگی کا کوئی اختتام ہے''۔[16]

پس، وہی سچا، ازلی، قادرِ مطلق خدا ہے، جس کی ہم عبادت اور خدمت کرتے ہیں اور جسے ہم پکارتے ہیں۔[17]

حوالہ جات:

[1] یوحنا 16:3 [2] یوحنا 1:1–2 [3] یوحنا 30:10 [4] یوحنا 5:17 [5] کلسیوں 15:1؛ عبرانیوں 3:1 [6] یوحنا 9:14 [7] فلپیوں 6:2–7 [8] یوحنا 58:8 [9] پیدائش 1:1 [10] یوحنا 3:1 [11] یوحنا 1:1 [12] عبرانیوں 2:1 [13] کلسیوں 16:1 [14] یوحنا 24:17 [15] میکاہ 2:5 [16] عبرانیوں 3:7 [17] رومیوں 5:9؛ یوحنا 28:20

مضمون 11

روحُ القُدُس ابدی خدا ہے

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ روحُ القُدُس ازل سے باپ اور بیٹے سے صادر ہوتا ہے[1] نہ بنایا گیا، نہ تخلیق کیا گیا، نہ پیدا ہوا، بلکہ صرف ان دونوں سے صادر ہوتا ہے۔[2] اور ترتیب کے لحاظ سے، روحُ القُدُس تثلیث کا تیسرا شخص ہے،[3] جو ایک ہی ذات، جلال اور عظمت میں باپ اور بیٹے کے ساتھ شریک ہے،[4] اور کلامِ مقدس کے مطابق سچا اور ازلی خدا ہے۔[5]

حوالہ جات:

[1] یوحنا 26:15 [2] گلتیوں 6:4 [3] متی 19:28 [4] 2-کرنتھیوں 14:13 [5] اعمال 3:5–4

مضمون 12

فرشتوں سمیت تمام چیزوں کی تخلیق

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا باپ نے جب مناسب سمجھا، تو آسمان و زمین اور تمام دیگر مخلوقات کو اپنے کلام یعنی بیٹے کے وسیلے سے عدم سے پیدا کیا۔[1] خدا نے تمام مخلوقات کو وجود، صورت، شکل، اور مختلف افعال دیے تاکہ وہ اپنے خالق کی خدمت کر سکیں۔[2] اور آج بھی خدا اپنی ازلی تدبیر اور لا محدود قدرت سے اپنی تمام مخلوقات کو سنبھالتا اور برقرار رکھتا ہے،[3] تاکہ یہ انسانیت کی خدمت کریں، اور انسانیت خدا کی خدمت کر سکے۔[4] خدا نے فرشتوں کو بھی نیک پیدا کیا،[5] تاکہ وہ خدا کے پیغام رساں بنیں اور اُس کے برگزیدہ لوگوں کی خدمت کریں۔[6] اُن میں سے بعض فرشتے، جنہیں خدا نے عمدہ حالت میں پیدا کیا تھا، ابدی ہلاکت میں گر پڑے،[7] جبکہ باقی خدا کے فضل سے اپنی اصل حالت میں قائم ہیں۔[8]

شیاطین اور بدروحیں اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ وہ خدا اور ہر نیک چیز کی دشمن ہیں۔[9] وہ کلیسیا اور اس کے ہر رکن کو چوروں کی طرح ڈھونڈتے پھرتے ہیں تاکہ اپنی پوری طاقت سے اُن کو فریب دے کر برباد کر دے۔[10] لہذا وہ اپنی بدکاری کے سبب سے ابدی ہلاکت کے مستحق ہیں،[11] اور روزانہ اپنے عذاب کے انتظار میں ہیں۔[12] اسی وجہ سے ہم صدوقیوں کے غلط عقیدے کو رد کرتے ہیں، جو فرشتوں اور روحوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں،[13] اور مانویوں (Manicheans) کے عقیدے کو بھی رد کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ شیاطین اپنے آپ ہی وجود میں آئے اور بغیر کسی بیرونی بگاڑ کے اپنی فطرت میں ہی شریر ہیں۔

حوالہ جات:

[1] پیدائش 1:1؛ یوحنا 3:1؛ کلسیوں 16:1 [2] زبور 24:104 [3] عبرانیوں 3:1 [4] رومیوں 36:11 [5] زبور 148:2–5

[6] عبرانیوں 14:1 [7] 2-پطرس 4:2؛ یہوداہ 6 [8] متی 31:25 [9] یوحنا 44:8 [10] 1-پطرس 8:5 [11] متی 41:25 [12] لوقا 31:8؛ مکاشفہ 10:20 [13] اعمال 8:23

مضمون 13

خدا کی تدبیر کا عقیدہ (خدا اپنی تخلیق پر نگہبان اور حکمران ہے)

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا نیک خدا، تمام چیزوں کو پیدا کرنے کے بعد، اُنہیں اتفاق یا قسمت کے حوالے نہیں چھوڑتا، [1] بلکہ اپنی پاک مرضی کے مطابق اُن کا انتظام اور رہنمائی یوں کرتا ہے کہ اس دنیا میں اُس کی ٹھہرائی ہوئی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہ ہو، [2]

تاہم، خدا نہ تو گناہ کا خالق ہے اور نہ ہی اُسے اس دنیا میں گناہ کے وجود کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ [3] کیونکہ خدا کی قدرت اور نیکی اتنی عظیم اور ناقابلِ فہم ہے کہ شیطان اور بدکاروں کے غیر منصفانہ اعمال کے باوجود، وہ اپنے کاموں کو بہترین اور عادلانہ طریقے سے انجام دیتا ہے۔ [4]

ہمیں اپنے غیر ضروری تجسس میں خدا کے اُن کاموں کو جاننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، جو انسانی عقل سے بالاتر ہیں، [5] بلکہ ہمیں عاجزی اور احترام کے ساتھ خدا کے تمام عادلانہ فیصلوں کو قبول کرنا چاہیے، جو ہم سے پوشیدہ ہیں۔ [6] اور ہم مسیح کے اچھے شاگرد بن کر، اپنی حدود سے باہر نہ جائیں بلکہ صرف وہی تعلیم سیکھیں جو خدا نے اپنے پاک کلام میں ہم پر ظاہر کی ہے۔ [7] یہ تعلیم ہمیں ناقابلِ بیان سکون اور تسلی دیتی ہے، کیونکہ یہ سکھاتی ہے کہ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہوتا ہے، وہ محض اتفاق سے نہیں بلکہ ہمارے رحیم آسمانی باپ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے، [8] جو اپنی پدرانہ شفقت سے ہماری نگہبانی کرتا ہے، اور تمام مخلوقات کو اپنی حکمرانی کے تحت قائم رکھتا ہے، [9] تاکہ ہمارے سر کا ایک بال بھی (کیونکہ اُس نے سب گنے ہوئے ہیں) یا ایک چھوٹا سا پرندہ بھی ہمارے آسمانی باپ کی مرضی کے بغیر زمین پر نہ گرے۔ [10]

ہم اس میں مکمل تسلی پاتے ہیں کہ خدا ابلیس اور ہمارے تمام دشمنوں کو اپنی قدرت سے اس طرح قابو میں رکھتا ہے کہ وہ خدا کی مرضی اور اجازت کے بغیر ہمیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ [11]

اسی وجہ سے ہم اپکوریوں (Epicureans) کے لعنتی عقیدے کو رد کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ خدا کسی کام میں ملوث نہیں ہوتا بلکہ سب کچھ اتفاق پر چھوڑ دیتا ہے۔

حوالہ جات:

(1) کلسیوں 16:1–17 (2) امثال 9:16؛ یسعیاہ 10:46 (3) یعقوب 13:1–17؛ 1- یوحنا 1: 5 (4) رومیوں 28:8؛ پیدائش 20:50 (5) رومیوں 33:11–36 (6) استثنا 29:29 (7) 2- تیمتھیس 16:3–17 (8) متی 25:6–34 (9) عبرانیوں 3:1 (10) متی 29:10–30 (11) ایوب 12:1؛ لوقا 31:22–32

مضمون 14

انسان کی تخلیق، زوال، اور نا اہلی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے انسان کو زمین کی مٹی سے بنایا اور اُسے اپنی صورت اور شبیہ پر نیک، عادل، پاک اور سب باتوں میں خدا کی مرضی کے تابع رہنے کا اہل بنایا تھا۔[1] لیکن جب انسان عزت و وقار میں تھے تو اُنہوں نے نہ تو اس اعزاز کو سمجھا اور نہ ہی اس کی فضیلت کو پہچانا[2] بلکہ اُنہوں نے اپنی مرضی سے شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے آپ کو گناہ کے اختیار میں دے دیا، جس کے نتیجے میں موت اور لعنت اُن پر آپڑی۔[3]

اُنہوں نے زندگی کے حکم کی خلاف ورزی کی جو اُنہیں ملا تھا، اور اپنے گناہ کے سبب سے خود کو خدا سے جدا کر لیا، جو اُن کی حقیقی زندگی تھا،[4] اور یوں اپنی پوری انسانی فطرت کو بگاڑ لیا۔ لہٰذا اُنہوں نے اپنے آپ کو مجرم اور جسمانی و روحانی موت کا قصوروار بنایا، اور اپنی تمام راہوں میں شریر، ٹیڑھے، اور بدکار ہو گئے۔[5] اُنہوں نے وہ تمام عمدہ نعمتیں کھو دیں جو اُنہیں خدا سے ملی تھیں، اور اب اُن میں سے کوئی بھی نعمت باقی نہ رہی، سوائے چند معمولی نشانیوں کے جو اُنہیں قصوروار ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں۔[6]

مزید، گناہ کے سبب سے ہماری ساری روشنی تاریکی میں بدل گئی، جیسا کہ بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ ''نُور تارِیکی میں چمکتا ہے اور تارِیکی نے اُسے قبُول نہ کِیا''۔[7] یوحنا رسول انسانی نسل کو ''تاریکی'' کہتا ہے۔ اسی لیے ہم اُن تمام تعلیمات کو رد کرتے ہیں جو انسانی آزاد مرضی کے حق میں ہیں، کیونکہ انسان صرف گناہ کے غلام ہیں اور وہ کوئی نیکی نہیں کر سکتے جب تک کہ اُنہیں آسمان سے یہ توفیق عطا نہ کی جائے۔[8] اس لیے کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ خود کوئی نیک کام کرنے کے قابل ہے، جبکہ مسیح خود فرماتا ہے کہ ''کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جِس نے مُجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لے''۔[9] کون اپنی نیت (مرضی) پر فخر کر سکتا ہے اس بات کو سمجھتے ہوئے کہ ''جسمانی نیت (مرضی) خدا کی دشمن ہے''۔[10] کون اپنے علم کی بات کر سکتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ''نفسانی آدمی خُدا کے رُوح کی باتیں قبُول نہیں کرتا''۔[11]

مختصراً، کوئی کیسے سوچ بھی سکتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ ''ہم اپنی طرف سے یا اپنے آپ میں کچھ بھی سوچنے کے قابل نہیں ہیں، بلکہ ہماری یہ قابلیت صرف خداوند کی طرف سے ہے''۔[12] لہٰذا رسول جو کہتا ہے وہ بالکل درست اور حتمی ہے کہ ''خدا اپنے نیک اِرادہ کو انجام دینے کے لِئے ہمارے اندر نِیّت اور عمل دونوں کو پَیدا کرتا ہے''۔[13] کیونکہ مسیح کی شمولیت کے بغیر نہ تو سمجھ ہے اور نہ ہی ایسی مرضی جو خدا کی مرضی کے مطابق ہو، جیسا کہ وہ خود ہمیں سکھاتا ہے کہ ''میرے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے''۔[14]

حوالہ جات:

[1] پیدائش 1:26–27؛ 2:7 [2] زبور 49:20 [3] رومیوں 5:12؛ 1- تیمتھیس 2:14 [4] پیدائش 3:6–7؛ یسعیاہ 59:2 [5] رومیوں 3:10–12 [6] افسیوں 2:1–3 [7] یوحنا 1:5 [8] یوحنا 3:27 [9] یوحنا 6:44 [10] رومیوں 8:7 [11] 1-کرنتھیوں 2:14 [12] 2-کرنتھیوں 3:5 [13] فلپیوں 2:13 [14] یوحنا 15:5

مضمون 15

موروثی گناہ

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آدم کی نافرمانی کی وجہ سے موروثی گناہ پوری انسانی نسل میں پھیل گیا۔[1] اور یہ پوری انسانی فطرت کا بگاڑ ہے[2] یعنی ایک ایسی وراثتی بدکاری جو ماں کے پیٹ ہی سے بچوں کو لاحق ہو جاتی ہے،[3] اور انسان میں ہر قسم کے گناہ پیدا کرنے کی جڑ ہے۔[4] لہٰذا، یہ خدا کی نظر میں اتنا گھناؤنا اور نفرت انگیز ہے جو ساری انسانی نسل کو مجرم ٹھہرانے کے لیے کافی ہے۔[5] یہ گناہ نہ تو مکمل طور پر ختم ہوتا ہے اور نہ ہی بپتسمہ یعنی نئی پیدائش کے ذریعے پوری طرح سے جڑ سے اُکھڑتا ہے،[6] بلکہ یہ گناہ مسلسل ایسے اُبھرتا رہتا ہے جیسے کسی آلودہ چشمے سے نکل رہا ہو۔[7]

تاہم، یہ گناہ خدا کے فرزندوں کے لیے سزا کا باعث نہیں ٹھہرایا جاتا، بلکہ اسے خدا کی رحمت اور فضل کے ذریعے معاف کیا جاتا ہے۔[8] اس لیے نہیں کہ وہ لاپرواہ ہو جائیں، بلکہ اس لیے کہ ایمانداروں میں گناہ کے اس بگاڑ کے ذریعے موت کے اس بدن سے رہائی پانے کی آرزو اُجاگر ہو۔[9]

اس لیے ہم پیلاجیئنز (Pelagians) کی غلط تعلیم کو رد کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ یہ گناہ محض دوسروں کی نقل یا پیروی کرنے کا نتیجہ ہے۔[10]

حوالہ جات:

[1] رومیوں 5:12–19 [2] پیدائش 5:6؛ زبور 5:51 [3] زبور 5:51؛ ایوب 4:14؛ زبور 3:58 [4] مرقس 7:21–23 [5] رومیوں 3:9–19

[6] 1-یوحنا 8:1 [7] یعقوب 1:14–15 [8] رومیوں 8:1–2؛ افسیوں 2:4–5 [9] رومیوں 7:24–25 [10] 1-کرنتھیوں 15:22؛ افسیوں 2:3

مضمون 16

الٰہی برگزیدگی کا عقیدہ

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آدم کی تمام نسل، اُس کے گناہ کی وجہ سے تباہی اور ہلاکت میں گر گئی۔[1] تب خدا نے اپنے آپ کو جیسا وہ ہے ظاہر کیا یعنی رحیم اور عادل۔[2]

خدا رحیم ہے کیونکہ وہ اُن تمام لوگوں کو ابدی ہلاکت سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے جنہیں اُس نے اپنی لاتبدیل کامل مرضی اور رحم میں، نہ کہ اُن کے اچھے کاموں کی بنیاد پر، مسیح یسوع میں دنیا کے آغاز سے پہلے ہمیشہ کی زندگی کے لیے چن لیا۔[3]

خدا عادل ہے کیونکہ اُس نے باقی لوگوں کو اپنے انصاف میں، اُن کے گناہوں کے سبب سے گمراہی اور ہلاکت میں چھوڑ دیا، جس میں اُنہوں نے خود کو اپنی مرضی سے ڈالا ہوا ہے۔[4]

حوالہ جات:

(1) رومیوں 5:12؛ افسیوں 2:1–3 (2) خروج 34:6–7؛ رومیوں 9:14–15 (3) افسیوں 1:4–6؛ 2- تیمتھیس 1:9؛ رومیوں 9:11–13

(4) رومیوں 9:18–23؛ 1-پطرس 2:8؛ یعقوب 1:13–15

مضمون 17

گناہگار انسان کی نجات اور بحالی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نیک خدا نے جب دیکھا کہ آدم اور حوا نے اپنے آپ کو جسمانی اور روحانی موت میں دھکیلا اور خود کو مکمل طور پر برباد کر لیا،[1] تب اپنی شاندار الٰہی حکمت اور رحمت میں اُنہیں ڈھونڈنے کا ارادہ کیا، اگرچہ وہ کانپتے ہوئے

خدا سے دور بھاگ رہے تھے۔[2] خدا نے اُنہیں تسلی دی اور اپنا اکلوتا بیٹا بخشنے کا وعدہ کیا، جو عورت سے پیدا ہوگا،[3] تاکہ سانپ یعنی ابلیس کا سر کچلے[4] اور اُنہیں برکت دے۔[5]

حوالہ جات:

[1] پیدائش 3:6–7؛ رومیوں 5:12 [2] پیدائش 3:8–9؛ لوقا 19:10 [3] گلتیوں 4:4 [4] پیدائش 3:15؛ رومیوں 16:20 [5] یوحنا 3:16؛ اعمال 3:25–26

مضمون 18

مسیح یسوع کا مجسم ہونا

پس ہم اقرار کرتے ہیں کہ خدا نے اُس وعدے کو پورا کیا جو اُس نے ہمارے باپ دادا سے نبیوں کی معرفت کیا تھا۔[1] جب اُس نے اپنے ازلی اور اکلوتے بیٹے کو مقررہ وقت پر دنیا میں بھیجا جس نے خادِم کی صُورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مُشابِہ ہو گیا،[2] اور ایک ایسی حقیقی انسانی فطرت کو اُس کی تمام کمزوریوں سمیت سوائے گناہ کے اپنایا،[3] اور روح القدس کی قدرت سے بغیر جسمانی باپ کے کنواری مریم کے پیٹ میں پڑا۔[4] اُس نے نہ صرف جسم کے اعتبار سے انسانی فطرت بلکہ حقیقی انسانی روح بھی اختیار کی تاکہ وہ ایک کامل حقیقی انسان بنے۔[5] کیونکہ روح اور جسم دونوں کھو چکے تھے اس لیے ضروری تھا کہ ان دونوں کو بچانے کی خاطر وہ روح اور جسم اختیار کرتا۔[6]

(اس لیے ہم اناباپٹسٹس (Anabaptists) کی بدعت کو رد کرتے ہیں جو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ مسیح نے اپنی ماں سے انسانی جسم اختیار نہیں کیا) بلکہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسیح نے بچوں ہی کی مانند گوشت اور خون اختیار کیا، جسمانی اعتبار سے داؤد کے تخم کا پھل جو داؤد ہی کی نسل سے پیدا ہوا،[7] کنواری مریم کے رحم کا پھل،[8] جو ایک عورت سے پیدا ہوا،[9] داؤد کی نَسل سے،[10] یسی کی جڑ سے[11] اور یہوداہ کے قبیلہ سے پیدا ہوا۔[12] جسم کے اعتبار سے یہودی، ابراہام کے تخم سے،

ابراہام اور سارا کی نسل سے ہوتے ہوئے، گناہ کے سوا ہر لحاظ سے اپنے بہن اور بھائیوں کی مانند بنا۔[13] اس طرح مسیح واقعی ہمارا عمانوئیل ہے، یعنی ''خدا ہمارے ساتھ ہے''۔[14]

حوالہ جات:

[1]لوقا 70:1؛ اعمال 3:22–26 [2] فلپیوں 7:2 [3] عبرانیوں 15:4؛ رومیوں 3:8 [4] متی 18:1؛ لوقا 35:1 [5] یوحنا 14:1؛ عبرانیوں 17:2 [6] 1-کرنتھیوں 15:21–22 [7] اعمال 30:2؛ رومیوں 3:1 [8]لوقا 42:1 [9] گلتیوں 4:4 [10] 2- تیمتھیس 8:2 [11] رومیوں 15:12 [12] عبرانیوں 14:7 [13] عبرانیوں 14:2, 17؛ 15:4 [14] متی 23:1

مضمون 19

مسیح کی ذات میں دو فطرتیں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بیٹا جب کنواری مریم کے پیٹ میں پڑا تو اُس کی الٰہی فطرت انسانی فطرت کے ساتھ مکمل طور پر اس طرح سے متحد ہو گئی کہ وہ دو بیٹے یا دو شخصیات نہیں بلکہ ایک ہی ذات میں دو فطرتیں ٹھہری۔[1] جس میں ہر فطرت اپنی الگ الگ خصوصیات رکھتی ہے۔[2] لہٰذا، مسیح کی الٰہی فطرت غیر مخلوق ہے، کیونکہ اُس کی زندگی کا نہ کوئی آغاز ہے اور نہ ہی انجام، اور زمین و آسمان اُس سے معمور ہیں۔[3] اسی طرح، مسیح کی انسانی فطرت نے اپنی مخلوقی خصوصیات نہیں کھوئی بلکہ وہ برقرار ہے، اُس کا آغاز ہے، اور وہ جسمانی حدود کے اندر ایک حقیقی جسم کی تمام خصوصیات رکھتی ہے۔[4]

اگرچہ اُس نے اپنے جی اُٹھنے سے اس جسمانی فطرت کو لافانی کر دیا لیکن اس کی اصلیت کو نہیں بدلا، اس لئے کہ ہماری نجات اور جی اُٹھنا اُس کے بدن کی اس اصلیت پر مبنی ہے۔[5] لیکن یہ دونوں فطرتیں ایک ہی ذات میں اس قدر متحد ہیں کہ موت کے وقت بھی ایک دوسرے سے الگ نہ ہوئیں۔[6] پس اپنی صلیبی موت کے وقت اُس نے اپنے باپ کے سپرد ایک حقیقی انسانی روح کی جو بدن سے جدا ہوئی۔[7] لیکن اُس کی الٰہی فطرت اُس وقت بھی انسانی فطرت کے ساتھ جڑی رہی،

یہاں تک کہ جب وہ قبر میں پڑا تھا، تب بھی اُس کی الٰہی فطرت اُس سے جدا نہ ہوئی، بلکہ ویسے ہی جڑی رہی جیسے اُس وقت تھی جب وہ بچہ تھا،[8] اگرچہ تھوڑے عرصے تک اس کا واضح ظہور نہ ہوا۔[9]

اس لئے ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسیح کامل حقیقی خدا اور کامل حقیقی انسان ہے، حقیقی خدا اس لحاظ سے کہ اُس نے موت پر اپنی قدرت سے فتح پائی، اور حقیقی انسان اس لحاظ سے کہ اپنے جسم کی کمزوری میں ہمارے گناہوں کی خاطر جان دی۔[10]

حوالہ جات:

[1] یوحنا 14:1؛ فلپیوں 2:6–7 [2] کلسیوں 2:9؛ عبرانیوں 2:14 [3] مکاشفہ 1:8؛ متی 28:20 [4] لوقا 24:39؛ یوحنا 20:27 [5] رومیوں 6:9؛ 1-کرنتھیوں 15:20–23 [6] یوحنا 10:30؛ عبرانیوں 9:14 [7] لوقا 23:46 (8) یوحنا 2:19–21 [9] لوقا 24:26–27 [10] عبرانیوں 2:14؛ 1-پطرس 3:18؛ عبرانیوں 7:3

مضمون 20

خدا نے مسیح میں اپنی رحمت اور انصاف کو ظاہر کیا

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا، جو کامل طور پر رحم کرنے والا اور نہایت عادل ہے، اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا کہ اُس انسانی فطرت کو اختیار کرے جس میں انسان نے گناہ کیا، تاکہ خدا کے انصاف کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے اُسی فطرت میں گناہ کی سزا کو نہایت تلخ مصیبت اور موت کے ذریعے برداشت کرے۔[1]

لہذا خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے پر اپنے انصاف کو ظاہر کیا، جو ہمارے گناہوں کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔[2] اور اس کے بدلے میں خدا نے اپنا رحم اور فضل ہم پر اُنڈھیلا، جو اپنے گناہوں کے سبب سے مجرم اور سزا کے مستحق تھے۔[3] خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ہمارے گناہوں کی خاطر قربان کرکے اپنی کامل محبت کو ظاہر کیا،[4] اور ہماری راستبازی کی خاطر اُسے مردوں میں سے زندہ کیا تاکہ اُس کے خون کے وسیلہ سے ہم ابدی بقا اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکیں۔[5]

حوالہ جات:

[1] رومیوں 3:8؛ عبرانیوں 2:14–17 [2] یسعیاہ 53:4–6؛ 2-کرنتھیوں 5:21 [3] افسیوں 2:4–5؛ رومیوں 5:8

[4] یوحنا 3:16؛ 1-یوحنا 4:9–10 [5] رومیوں 4:25؛ 1-پطرس 3:1–4؛ عبرانیوں 9:12

مضمون 21

ہمارے گناہوں کی خاطر ہمارے سردار کاہن مسیح کا کامل کفارہ

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح ابد تک خداوند کی قسم کے مطابق ملکِ صدق کے طور پر سردار کاہن ہے،[1] جس نے ہماری خاطر اپنے آپ کو خدا باپ کے حضور پیش کیا، تاکہ لکڑی کی صلیب پر اپنی کامل قربانی کے ذریعے ہمارے گناہوں کی گندگی کو اپنے پاک خون سے صاف کر کے خدا باپ کے غضب کو مکمل طور پر ٹھنڈا کرے، جیسا کہ نبیوں نے پیشگوئی کی، اور جیسا لکھا ہے کہ ''وہ سزا جس نے ہمیں کامل بنایا'' خدا کے بیٹے پر ڈالی گئی ''تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں، وہ اُس برّہ کی مانند تھا جِسے ذبح کرنے کے لیے لے جاتے ہیں، اُس کا شمار بدکاروں میں کیا گیا''۔[2] اگرچہ پُنطیُس پیلاطُس نے اُسے بے گناہ قرار دیا، پھر بھی اُسے مجرم ٹھہرا کر سزا دی۔

پس جو اُس نے چھینا نہیں اُسے دینا پڑا،[3] اور اُس راستباز نے ناراستوں کے لیے اپنے جسم اور روح میں دُکھ اُٹھایا، اور ہمارے گناہوں کی ہولناک سزا کو یہاں تک محسوس کیا کہ اُس کا پسینہ گویا خُون کی بڑی بڑی بُوندیں ہو کر زمین پر ٹپکنے لگا۔[4] وہ پکار اُٹھا کہ ''اَے میرے خدا اَے میرے خدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟''[5] اُس نے یہ سب کچھ ہمارے گناہوں کی معافی کی خاطر برداشت کیا۔ لہٰذا ہم پورے حق سے پولُس رسول کے ساتھ مل کر کہتے ہیں کہ ''ہم یِسُوعؔ مسِیح یعنی مسِیحِ مصلُوب کے سِوا اَور کُچھ نہیں جانتے''۔[6] اور ہم ''اپنے خداوند یِسُوعؔ مسِیح کی پہچان کی انمول خوبی کے آگے سب چیزوں کو نقصان اور کوڑا سمجھتے ہیں''۔[7]

اُس نے ہمیں اپنے زخموں سے مکمل تسلی اور اطمینان بخشا اور اب ہمیں خدا سے ملاپ کرنے کے لئے کسی اور قربانی کی ضرورت یا تلاش نہیں سوائے مسیح کی اُس ایک ہی بار کی کامل قربانی کے جو تمام ایمانداروں کو ہمیشہ کے لئے کامل بناتی ہے۔اسی لیے خدا کے فرشتہ نے اُسے یسوع کہا یعنی ''منجی (نجات دہندہ)'' کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔[8]

حوالہ جات:

[1] زبور 4:110 [2] یسعیاہ 53:4–12 [3] زبور 69:4 [4] لوقا 22:44 [5] متی 27:46 [6] 1-کرنتھیوں 2:2 [7] فلپیوں 3:8 [8] متی 1:21

مضمون 22

یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے سے حاصل کردہ راست بازی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے اس عظیم بھید کی صحیح پہچان حاصل کرنے کے لیے روحُ القدُس ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا کرتا ہے ، ایسا ایمان جو یسوع مسیح کو اُس کی تمام خوبیوں کے ساتھ قبول کر کے اپنا بنا لیتا ہے،[1] اور پھر اُس کے علاوہ کسی اور چیز کی تلاش نہیں کرتا۔

کیونکہ یہ ماننا لازم ہے کہ یا تو ہماری نجات کے لیے درکار سب کچھ مسیح میں موجود نہیں یا اگر سب کچھ مسیح میں ہی ہے، تو جو ایمان کے ذریعے مسیح کو اپناتے ہیں، وہ اُس کی نجات کو مکمل طور پر حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ نجات کے لیے اکیلا مسیح کافی نہیں بلکہ اُس کے علاوہ کچھ اور بھی درکار ہے، یہ خدا کے خلاف سب سے بڑی کفر گوئی ہے، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یسوع مسیح صرف ''آدھا نجات دہندہ'' ہے۔

اس لیے ہم پورے حق سے پولُس رسول کے ساتھ مل کر کہتے ہیں کہ ہم ''صرف ایمان کے وسیلے سے ہی راستباز ٹھہرتے ہیں'' یعنی ''بغیر اعمال کے صرف ایمان کے وسیلے سے''۔[2] تاہم، ہمارا مطلب یہ نہیں کہ ایمان بذاتِ خود اپنے آپ میں

ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے، کیونکہ ایمان صرف ایک وسیلہ ہے جس کے ذریعے ہم مسیح کو اپناتے ہیں، جو ہماری راستبازی ہے۔[3]

لہذا یسوع مسیح ہماری راستبازی اس لیے ہے کیونکہ اُس نے اپنے تمام پاک اعمال اور اپنی راستبازی ہماری خاطر ہمارے نام کر دی۔ اور ایمان وہ ذریعہ ہے جو ہمیں مسیح کے ساتھ اور اُس کی راستبازی میں شریک کرتا ہے۔ اور جب یہ راستبازی ہماری ہو جاتی ہے، تو یہ ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے پوری طرح سے کافی ہوتی ہے۔

حوالہ جات:

[1] فلپیوں 29:1 [2] رومیوں 28:3 [3] افسیوں 2:8-9

مضمون 23

یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے سے گنہگاروں کا راستباز ٹھہرایا جانا

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہماری نجات اِسی میں ہے کہ یسوع مسیح کی خاطر ہمارے گناہ بخش دیے گئے ہیں، اور اِسی بخشش میں ہماری راستبازی خدا کے حضور قائم ہے۔[1] مقدس داؤد اور پولُس ہمیں یہی سکھاتے ہیں، جب وہ اُن لوگوں کو مبارک کہتے ہیں جنہیں خدا نے بغیر اعمال کے راستبازی بخشی۔[2] مزید پولُس رسول اِسے یوں بیان کرتا ہے کہ ''ہم اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلے سے جو مسیح یسوعؔ میں ہے مُفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں''۔[3]

اسی لیے ہم اس ابدی اور مضبوط بنیاد کو تھامے ہوئے، سارا جلال خداوند کو دیتے ہیں، اپنے آپ کو آجز کرتے ہوئے ویسا ہی تسلیم کرتے ہیں جیسے ہم ہیں یعنی اپنی کسی نیکی یا عمل پر نہیں بلکہ مکمل طور پر مسیحِ مصلوب کی فرمانبرداری اور راستبازی پر انحصار کرتے ہیں، جو ایمان کے وسیلہ سے ہماری بن جاتی ہے۔[4] اور یہی ہمارے تمام گناہوں کو ڈھانپنے، ہمیں پورے اطمینان اور اعتماد کے ساتھ خدا کے حضور بے خوف لا کھڑا کرنے، اور اُس خوف و دہشت سے آزاد کرنے کے لیے کافی

ہے جس میں ہمارے پہلے والدین، آدم اور حوا، مبتلا ہوئے تھے، جب وہ کانپتے ہوئے انجیر کے پتوں سے خود کو ڈھانپنے کی کوشش کر رہے تھے۔[5]

درحقیقت، اگر ہم خدا کے حضور ذرا سا بھی اپنے آپ پر یا کسی اور مخلوق پر بھروسہ کرتے، تو افسوس! ہم تو ہلاک ہو جاتے۔[6] اسی لیے ہم سب کو داؤد کے ساتھ مل کر کہنا چاہیے کہ ''اَے خداوند، اپنے بندہ کو عدالت میں نہ لا کیونکہ تیری نظر میں کوئی آدمی راستباز نہیں ٹھہر سکتا''۔[7]

حوالہ جات:

[1] رومیوں 25:4 [2] زبور 1:32 [3] رومیوں 24:3 [4] افسیوں 2:8–9 [5] عبرانیوں 14:10 [6] رومیوں 3:10–12 [7] زبور 2:143

مضمون 24

یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے سے گنہگاروں کی پاکیزگی

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ حقیقی ایمان، جو ہم میں خدا کے کلام کو سننے اور روح القدس کے کام سے جنم لیتا ہے، ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے نئی مخلوق بناتا ہے، اور گناہ کی غلامی سے آزاد کر کے، نئی زندگی گزارنے کے قابل کرتا ہے۔[1] اس لیے، یہ ایمان جو ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے، ہمیں پاکیزہ اور مقدس زندگی گزارنے میں سست یا لاپرواہ نہیں بناتا، بلکہ اس کے برعکس، یہ ایمان انسان کے دل میں اس طرح کام کرتا ہے کہ بغیر اس کے انسان خدا کی محبت میں کچھ نہیں کر سکتا یعنی اس کے بغیر انسان جو کچھ بھی کرتا ہے، وہ صرف اپنی ذات کی محبت یا ابدی سزا کے خوف سے بچنے کے لیے کرتا ہے۔[2]

پس، یہ ناممکن ہے کہ یہ مقدس ایمان کسی شخص میں بے اثر رہے، کیونکہ ہم کسی بیکار ایمان کی بات نہیں کر رہے بلکہ اُس ایمان کا ذکر کر رہے ہیں، جس کے بارے میں کتابِ مقدس کہتی ہے کہ ''اِیمان جو مُحبّت کی راہ سے اثر کرتا ہے''[3] یعنی وہ ایمان جو مقدسین کو وہ سب کرنے پر اُبھارتا ہے جس کا حکم خدا نے اپنے پاک کلام میں دیا ہے۔ لہٰذا وہ تمام اعمال جو اس ایمان کے وسیلہ سے کیے جاتے ہیں خدا کے نزدیک پسندیدہ ہیں کیونکہ اُنہیں خدا کے فضل سے پاک ٹھہرایا جاتا ہے۔[4] پھر

بھی یہ تمام اعمال ہمیں خدا کے سامنے راستباز نہیں ٹھہراتے کیونکہ اس سے پہلے کہ ہم کوئی اچھا کام کرتے، ہمیں مسیح پر ایمان کے وسیلے سے راستباز ٹھہرایا گیا ہے۔[5] کیونکہ اگر ہم راستباز ٹھہرائے نہ جاتے تو ہمارے یہ اچھے کام کبھی بھی اچھے نہ ہوتے، بالکل ایسے ہی جیسے جب تک کوئی درخت خود اچھا نہ ہو اُس کا پھل کبھی بھی اچھا نہیں ہو سکتا۔[6]

پس، ہم نیک اعمال کرتے ہیں، مگر کسی اجر یا بدلے کے لالچ میں نہیں کیونکہ ہم خدا سے کیا حاصل کرنے کے حقدار ہیں؟ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم ان نیک اعمال کو کرنے میں بھی خدا کے مقروض ہیں، مگر خدا ہمارا مقروض نہیں۔[7] کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لیے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔[8] اور ہمیں خدا کے کلام کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے جو سکھاتا ہے کہ ''جب تم اُن سب باتوں کی جن کا تمہیں حکم ہوا تعمیل کر چُکو تو کہو کہ ہم نِکمّے نوکر ہیں۔ جو ہم پر کرنا فرض تھا وہی کیا ہے''۔[9]

تاہم، ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ خدا نیک اعمال کا اجر دیتا ہے، لیکن یہ اُس کے فضل ہی سے ہے کہ وہ اپنے ہی دیے ہوئے انعامات پر تاج بخشتا ہے۔[10] حقیقت تو یہ ہے کہ اگرچہ ہم نیک اعمال کرتے ہیں، لیکن ہماری نجات کا انحصار ہمارے اعمال پر نہیں ہے، کیونکہ ہم کوئی ایسا عمل کر ہی نہیں سکتے جو ہماری گناہ آلود فطرت سے پاک اور سزا کے لائق نہ ہو اور اگر ہم کوئی ایک ایسا کام کر بھی لیں جو بظاہر اچھا دکھائی دے، تب بھی صرف گناہ کا تصور ہی اُس عمل کو خدا کے حضور ناقابلِ قبول بنا دینے کے لیے کافی ہے۔[11] اسی لیے اگر ہمارا بھروسہ اپنے اعمال پر ہوتا، تو ہم ہمیشہ شک اور بے یقینی میں بھٹکتے رہتے، اور ہماری بےچین روح ہمیشہ اذیت میں مبتلا رہتی اگر ہم ایمان کے وسیلے سے اپنے نجات دہندہ کے دکھ اور موت کے کفارے میں سکون اور اطمینان نہ پاتے۔[12]

حوالہ جات:

[1] 2-کرنتھیوں 17:5 [2] یوحنا 5:15 [3] گلتیوں 6:5 [4] افسیوں 10:2 [5] رومیوں 1:5 [6] متی 7:17–18 [7] رومیوں 6:11 [8] فلپیوں 13:2 [9] لوقا 10:17 [10] 1-کرنتھیوں 7:4 [11] رومیوں 3:10–12؛ یسعیاہ 6:64 [12] عبرانیوں 12:2–3

مضمون 25

شریعت کی تکمیل

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ شریعت کی تمام رسمیں اور علامتیں مسیح یسوع کی آمد کے ساتھ اپنی تکمیل کو پہنچ چکی ہیں، اور وہ تمام نشانات اور عکس جو اُس کی طرف اشارہ کرتے تھے، اُس کی آمد میں حقیقت بن گئے ہیں۔[1]

اس لیے مسیحیوں کے درمیان اب ان نشانوں کا استعمال باقی نہیں رہنا چاہیے۔[2] تاہم، ان سب باتوں کی اصل حقیقت اور سچائی آج بھی ہمارے لیے مسیح یسوع میں موجود ہے، کیونکہ وہی ان سب کی تکمیل ہے۔[3] اسی لیے ہم آج بھی شریعت اور نبیوں کی گواہیوں سے رہنمائی لیتے ہیں تاکہ وہ ہمیں انجیل میں مضبوط کریں، اور ہماری زندگیوں کو خدا کے جلال اور اُس کی مرضی کے مطابق پوری دیانتداری اور وفاداری کے ساتھ ترتیب دیں۔[4]

حوالہ جات:

[1] متی 17:5 [2] کلسیوں 17:2 [3] عبرانیوں 1:10 [4] 2-تیمتھیس 16:3–17

مضمون 26

یسوع مسیح کا خدا باپ کے حضور ہماری شفاعت کرنا

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح راستباز، کے سوا کسی اور کے وسیلے سے ہمیں خدا تک رسائی حاصل نہیں، کیونکہ وہی اکیلا ہمارا درمیانی، شفاعت کرنے والا، اور مددگار ہے۔[1] اسی لیے اُس نے الٰہی اور انسانی فطرت کو ایک کر کے انسان کی صورت اختیار کی، تاکہ ہم انسان خدا کی عظیم اور جلالی حضوری تک رسائی حاصل کر سکیں۔[2] ورنہ ہم کبھی خدا کے قریب نہیں آ سکتے تھے۔ لیکن یہ درمیانی، جسے باپ نے ہمارے اور اپنے درمیان مقرر کیا، اپنی عظمت کے باعث ہمیں خوفزدہ نہیں

کرتا، تاکہ ہم خوف کے باعث کسی اور کی تلاش نہ کریں۔[3] کیونکہ نہ آسمان میں اور نہ زمین کی کسی مخلوق میں کوئی ایسا ہے جو ہم سے یسوع مسیح سے بڑھ کر محبت رکھتا ہو۔ اگرچہ وہ خُدا کی صُورت پر تھا، پھر بھی اُس نے اپنے آپ کو خالی کر دِیا اور خادِم کی صُورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مُشابِہ ہو گیا۔[4] اور ہر لحاظ سے اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مانند بنا۔

فرض کریں کہ ہمیں کسی اور درمیانی کو تلاش کرنا پڑے، تو کون ایسا ہوگا جو ہم سے اُس سے زیادہ محبت کرے، جس نے اُس وقت ہماری خاطر اپنی جان دے دی جب ہم اُس کے دشمن ہی تھے؟[5] اور اگر فرض کریں کہ ہمیں کوئی ایسا درمیانی ڈھونڈنا پڑے جو عزت اور قدرت رکھتا ہو، تو کس کے پاس یہ سب اُس کے برابر ہوگا جو خدا باپ کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے اور جسے آسمان اور زمین کا کل اختیار حاصل ہے؟ اور کس کی بات زیادہ جلد سنی جائے گی، اُس کے مقابلے میں جسے خدا خود اپنا پیارا بیٹا کہتا ہے؟[6]

پس، مقدسین کو شفاعت کے لیے درمیانی بنانا، دراصل اُن کی بے عزتی کرنا ہے۔ ایسا کرنا ایمان کو غلط جگہ پر رکھنا ہے کیونکہ نہ تو کسی مقدس نے کبھی ایسا عمل کیا اور نہ ہی خود کو درمیانی ٹھہراتے ہوئے کسی اور سے اس کی درخواست کی۔[7] بلکہ اپنی ذمہ داریوں کے مطابق، جیسا کہ اُن کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے، اُنہوں نے ہمیشہ ایسے عقائد کو رد ہی کیا۔

یہاں ہمیں اپنی نا اہلی کا بہانہ نہیں بنانا چاہیے، کیونکہ ہماری دعائیں ہماری اپنی اہلیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح کی فضیلت اور عظمت کی بنیاد پر خدا کے حضور پیش کی جاتی ہیں، جس کی راستبازی ایمان کے ذریعے ہماری ہو گئی ہے۔[8] اسی لیے رسول ہمیں اس احمقانہ خوف بلکہ بے ایمانی سے بچانے کے لیے یاد دلاتا ہے کہ یسوع مسیح ہر لحاظ سے اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مانند بنا، تاکہ وہ ایک رحم دل اور وفادار سردار کاہن بنے، جو اپنے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ دے۔ چونکہ وہ خود آزمائش کے دکھوں سے گزرا، اس لیے وہ اُن کی مدد کر سکتا ہے جو آزمائش میں پڑتے ہیں۔[9] رسول ہمیں سیدھا مسیح سے دعا و التماس کرنے میں حوصلہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ''چونکہ ہمارے پاس ایک عظیم سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گزر چکا ہے یعنی یسوع، خدا کا بیٹا، تو آؤ ہم اپنے اقرارِ ایمان کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ کیونکہ ہمارے پاس ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے، بلکہ وہ ہر لحاظ سے ہماری طرح آزمایا گیا، پھر بھی وہ بے گناہ ٹھہرا۔ پس آؤ ہم

فضل کے تخت کے پاس دِلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رَحم ہو اور وہ فضل حاصِل کریں جو ضرُورت کے وقت ہماری مدد کرے''۔[10]

مزید رسول ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمارے پاس مسیح کے خون کے وسیلہ سے پاک ترین مقام میں داخل ہونے کی پوری دلیری ہے، پس آؤ ہم سچے دل اور کامل ایمان کے ساتھ اُس کے پاس آئیں۔ اور چونکہ مسیح کی کہانت ہمیشہ کے لیے قائم ہے، اِسی لیے وہ ہمیشہ اُن کی نجات کے لیے شفاعت کرتا رہتا ہے جو اُس کے وسیلے سے خدا کے پاس آتے ہیں۔[11] اس سے بڑھ کر ہمیں اور کیا چاہیے؟ کیونکہ خود مسیح کہتا ہے کہ ''راہ، حق اور زِندگی مَیں ہُوں۔ کوئی میرے وسِیلہ کے بغَیر باپ کے پاس نہیں آتا''۔[12] پھر ہم کیوں مسیح کے سوا کسی اور مددگار یا درمیانی کی تلاش کریں؟ جب خدا کو یہ منظور ہوا کہ وہ ہمیں اپنا اکلوتا بیٹا، یعنی یسوع مسیح، بطور ہمارا مددگار اور درمیانی بخشے، تو ہمیں اُسے چھوڑ کر کسی اور کو تلاش نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اگر ہم ایسا کریں تو تلاش تو کرتے رہیں گے، مگر کبھی پائیں گے نہیں۔ خدا نے یہ جانتے ہوئے کہ ہم گنہگار ہیں، ہمیں مسیح یسوع نجات دہندہ کے طور پر دے دیا۔[13]

پس، ہم مسیح یسوع کے حکم کے مطابق آسمانی باپ کو مسیح کے وسیلے سے پکارتے ہیں، جو ہمارا واحد درمیانی اور مددگار ہے، اور جیسے اُس نے ہمیں ربّانی دعا میں سکھایا، ہمیں یقین ہے کہ ہم جو کچھ بھی باپ سے اُس کے نام میں مانگیں گے، وہ ہمیں ضرور عطا کرے گا۔[14]

حوالہ جات:

(1) 1- تیمتھیس 5:2 (2) فلپیوں 7:2 (3) عبرانیوں 16:4 (4) فلپیوں 2:6–7 (5) رومیوں 8:5 (6) متی 18:28; متی 317 ; یوحنا 41:11–42 (7) عبرانیوں 26:7–27 (8)عبرانیوں 14:4–16 (9) عبرانیوں 17:2–18 (10) عبرانیوں 16:4 (11)عبرانیوں 19:10–22 (12) یوحنا 6:14 (13) 1- یوحنا 10:4 (14) متی 22:21

مضمون 27

پاک کیتھولک (عالمگیر) کلیسیا

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ ایک ہی کیتھولک یعنی عالمگیر کلیسیا ہے، جو ایک مقدس جماعت اور سچے مسیحی ایمانداروں کا اجتماع ہے۔[1] جو یسوع مسیح میں اپنی مکمل نجات کے منتظر ہیں، جنہیں اُس کے خون سے دھویا گیا، اور روح القدس سے پاک کیا گیا اور مہر لگائی گئی۔[2]

یہ کلیسیا دنیا کے آغاز سے موجود ہے اور دنیا کے آخر تک قائم رہے گی، یہ بات اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ یسوع مسیح ایک ازلی بادشاہ ہے جو اپنی رعایا کے بغیر نہیں رہ سکتا۔[3] خدا اپنے فضل سے اس مقدس کلیسیا کو دنیا کی تمام طاقتوں اور غضب سے محفوظ رکھتا آیا ہے۔ اگرچہ دنیا کی تاریخ میں کبھی کبھار انسانی نگاہ میں یہ بہت چھوٹی اور کمزور نظر آتی ہے، گویا جیسے مکمل طور پر مٹ گئی ہو۔ مثال کے طور پر، اخیاؔب کے خطرناک دور میں خداوند نے اپنے لیے سات ہزار ایسے لوگوں کو محفوظ رکھا جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔[4]

پس یہ مقدس کلیسیا کسی خاص جگہ، قوم یا ملک تک محدود نہیں ہے، بلکہ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ پھر بھی یہ ایمان کی قوت سے، ایک ہی دل و دماغ اور ایک ہی روح میں متحد اور قائم ہے۔[5]

حوالہ جات:

[1] افسیوں 4:4-5 ; 1-کرنتھیوں 12:12-13; خروج 19:5-6 [2] افسیوں 1:13-14 [3] زبور 145:13; زبور 22:30-31 ; مکاشفہ 1:6

[4] 1-سلاطین 19:18 [5] اعمال 2:42-47 ؛ 1-کرنتھیوں 1:2

مضمون 28

ہر مسیحی پر کلیسیا میں شامل ہونے کی ذمہ داری ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ مقدس کلیسیا اُن لوگوں کی جماعت ہے جو نجات یافتہ ہیں، اور چونکہ اس کے باہر کوئی نجات نہیں، اس لیے کسی شخص کو خواہ اس کی حیثیت یا رتبہ کچھ بھی ہو، یہ اختیار نہیں کہ وہ اس جماعت سے الگ ہو کر اکیلا رہے۔[1] بلکہ سب پر لازم ہے کہ وہ کلیسیا میں شامل ہوں اور اس کے ساتھ جڑے رہیں، کلیسیا کی تعلیم و تربیت کے تابع رہتے ہوئے، یسوع مسیح کے جُوے کے نیچے گردن جھکاتے ہوئے، اور ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہوئے، تاکہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کے مطابق ایک ہی بدن کے اراکین کی طرح ایک دوسرے کو مضبوط کر سکیں اور سنوار سکیں۔[2] اور اس اتحاد کو مؤثر طور پر قائم رکھنے کے لیے تمام ایمانداروں پر لازم ہے کہ جیسا خدا کے کلام میں کہا گیا ہے، وہ اُن لوگوں سے الگ رہے جو کلیسیا سے تعلق نہیں رکھتے، اور اس مقدس کلیسیا میں شامل ہوں جہاں کہیں بھی خدا نے اسے قائم کیا ہو، چاہے دنیوی حکام یا بادشاہوں کے احکام اس کی مخالفت ہی کیوں نہ کرتے ہوں، اور چاہے اس کے نتیجے میں اُنہیں موت یا جسمانی سزا ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔[3]

پس جو کوئی کلیسیا سے الگ ہوتا ہے یا اس میں شامل نہیں ہوتا، وہ دراصل خدا کے حکم کے خلاف عمل کرتا ہے۔[4]

حوالہ جات:

[1] اعمال 12:4؛ عبرانیوں 10:24–25 [2] 1-کرنتھیوں 12:12–27 [3] 2-یوحنا 9–10 [4] عبرانیوں 10:25

مضمون 29

حقیقی (سچی) کلیسیا کی پہچان اور جھوٹی کلیسیا سے اس کا فرق

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمیں خدا کے کلام کی روشنی میں، بڑی احتیاط اور غور و فکر کے ساتھ پہچاننا چاہیے کہ حقیقی کلیسیا کون سی ہے، کیونکہ آج دنیا میں ہر جماعت اپنے آپ کو ''کلیسیا'' کہتی ہے۔[1] ہمارا مطلب یہاں اُن ریاکاروں سے نہیں ہے جو کلیسیا میں حقیقی ایمانداروں کے ساتھ شامل ہیں، اور بظاہر کلیسیا کے رکن نظر آتے ہیں مگر حقیقیت میں اس کا حصہ نہیں ہیں۔ بلکہ ہم اُس فرق کو واضح کر رہے ہیں جو حقیقی کلیسیا یعنی مسیح کا بدن اور اُس کی شراکت میں شریک جماعت میں اور اُن تمام جماعتوں کے درمیان ہے جو اپنے آپ کو کلیسیا کہتی ہیں۔[2]

حقیقی کلیسیا کی پہچان درج ذیل نشانیوں سے کی جا سکتی ہے:

- کلیسیا میں انجیل کے کلام کی خالص منادی کی جاتی ہے۔[3]
- کلیسیا ساکرامنٹس (مقدس رسومات یعنی بپتسمہ اور عشائے ربانی) کو بالکل ویسے ہی انجام دیتی ہے جیسے مسیح نے اُنہیں مقرر کیا۔[4]
- اور کلیسائی نظم و ضبط کو برقرار رکھتے ہوئے گناہ پر ملامت اور اس کی اصلاح کے لیے عمل کرتی ہے۔[5]

مختصراً، سچی کلیسیا اپنے تمام کام خدا کے کلام کے مطابق انجام دیتی ہے، جو کچھ خدا کے کلام کے خلاف ہو اُسے رد کرتی ہے، اور یسوع مسیح کو اپنا واحد اور حقیقی سر تسلیم کرتی ہے۔[6]

ان نشانیوں کے ذریعے کوئی بھی شخص یقین کے ساتھ سچی کلیسیا کو پہچان سکتا ہے، اور کسی کو بھی ایسی سچی کلیسیا سے الگ نہیں ہونا چاہیے۔[7]

جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو کلیسیا کے حقیقی رکن ہیں، اُنہیں درج ذیل مسیحی صفات سے پہچانا جا سکتا ہے:

- یعنی وہ یسوع مسیح پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں۔[8]

- یسوع مسیح کو اپنا واحد منجی تسلیم کرنے کے بعد گناہ سے دور بھاگتے اور راستبازی کے پیچھے چلتے ہیں۔[9]
- وہ سچے خدا اور اپنے ہمسایوں سے محبت رکھنے میں دائیں یا بائیں طرف نہیں مڑتے، اور اپنے جسم کو اُس کے کاموں سمیت مصلوب کرتے ہیں۔[10]

اگرچہ اُن میں کمزوریاں باقی رہتی ہیں، پھر بھی وہ اپنی ساری زندگی روح کی قوت سے اُن کمزوریوں کے خلاف لڑتے رہتے ہیں، اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خون، دکھ، موت اور فرمانبرداری کی طرف رجوع کرتے ہیں، جس میں ایمان کے وسیلے سے اُن کے گناہوں کی معافی پائی جاتی ہے۔[11]

جہاں تک جھوٹی کلیسیا کا تعلق ہے، وہ اپنے آپ کو اور اپنی رسم و رواج کو خدا کے کلام سے زیادہ ترجیح اور اختیار دیتی ہے،[12] وہ مسیح کے جُوے کے نیچے آنے سے انکار کرتی ہے،[13] وہ ساکرامنٹس کو ویسے انجام نہیں دیتی جیسے مسیح نے اپنے کلام میں حکم دیا، بلکہ اپنی مرضی کے مطابق اُن میں کمی یا زیادتی کرتی ہے،[14] وہ یسوع مسیح کی بجائے انسانوں پر زیادہ انحصار کرتی ہے،[15] اور اُن لوگوں کو ستاتی ہے جو خدا کے کلام کے مطابق پاک زندگی گزارتے ہیں اور جھوٹی کلیسیا کی غلطیوں، لالچ، اور بت پرستی پر اُس کو ملامت کرتے ہیں۔[16]

یہ دونوں کلیسیائیں واضح طور پر پہچانی جا سکتی ہیں، اور اسی لیے ایک دوسرے سے الگ اور ممتاز ہیں۔[17]

حوالہ جات:

[1] متی 15:7–20; 1-یوحنا 1:4 ; اعمال 11:17 [2] 1-کرنتھیوں 12:12–27 [3] 2-تیمتھیس 2:4 [4] متی 19:28–20 [5] 1-کرنتھیوں 12:5–13 [6] افسیوں 11:4–16; کلسیوں 18:1 [7] عبرانیوں 25:10 [8] یوحنا 16:3–18 [9] رومیوں 1:6–14 [10] افسیوں 1:5–2 [11] 1-یوحنا 7:1–9 [12] یسعیاہ 13:29 [13] متی 8:23–12 [14] متی 23:23–24 [15] 1-سلاطین 31:12 [16] یسعیاہ 1:58–3 [17] 2-کرنتھیوں 14:6–18

مضمون 30

کلیسیا کا نظامِ خدمت اور عہدے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حقیقی (سچی) کلیسیا کو اُس روحانی نظام کے مطابق چلایا جانا چاہیے، جس کی تعلیم ہمارے خداوند نے اپنے کلام میں دی ہے۔[1] کلیسیا میں خادم یا پادری ہونے چاہئیں جو خدا کے کلام کی منادی کریں اور ساکرامنٹس (یعنی بپتسمہ اور عشائے ربانی) کو انجام دیں۔[2] اسی طرح، کلیسیا میں بزرگ (ایلڈر) اور خادمین (ڈیکن) بھی ہونے چاہئیں، جو پادری کے ساتھ مل کر کلیسیا کی مجلس بناتے ہیں۔[3] کیونکہ انہی کے وسیلے سے سچا ایمان محفوظ رہتا ہے، کلامِ حق کی تعلیم جاری رہتی ہے، اور بُرے لوگوں کی روحانی اصلاح کی جاتی ہے تاکہ وہ قابو میں رہیں۔[4] یوں ضرورت مندوں اور مصیبت زدہ لوگوں کو اُن کی ضرورت کے مطابق مدد اور تسلی ملتی ہے۔[5]

جب ایسے ایماندار اشخاص منتخب کیے جائیں جو وفادار ہوں اور جن کا چناؤ پولُس رسول کے تیمُتھیُس کو دیے گئے اصولوں کے مطابق ہو، تو کلیسیا میں ہر کام عمدگی، نظم و ضبط اور شائستگی کے ساتھ انجام پاتا ہے۔[6]

حوالہ جات:

[1] متی 28:19–20 [2] یوحنا 20:21–23 [3] افسیوں 4:11–12 [4] 1-تیمتھیس 3:1–13 [5] عبرانیوں 13:17 [6] 1-کرنتھیوں 14:40

مضمون 31

کلیسیا کے عہدیداران یعنی پادری، ایلڈر اور ڈیکن کے بارے میں

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے کلام کے خادمین یعنی پادری، ایلڈر اور ڈیکن کو کلیسیا کے جائز اور صحیح انتخاب کے ذریعے منتخب کیا جانا چاہیے، خداوند کے نام میں دعا کے ساتھ، اور خدا کے کلام کی تعلیم اور اصولوں کے مطابق۔[1] اس لیے ہر

ایک کو چاہیے کہ وہ خود سے بے جا آگے نہ بڑھے یا اپنی مرضی سے عہدہ نہ سنبھالے، بلکہ خدا کی بُلاہٹ کا انتظار کرے، تاکہ وہ اپنے بُلائے جانے کے بارے میں پُریقین ہو جائے اور جان لے کہ اُسے خداوند ہی نے چُنا ہے۔[2]

جہاں تک کلام کے خادمین (پادری صاحبان) کا تعلق ہے، اُن سب کے پاس ایک ہی طاقت اور اختیار ہے، چاہے وہ کہیں بھی ہوں، کیونکہ وہ سب یسوع مسیح کے خادم ہیں، جو کلیسیا کا واحد سر اور عالمگیر نگہبان (بشپ) ہے۔[3]

مزید یہ کہ، خدا کے مقرر کیے گئے پاک نظام کو بے ادبی اور بے حرمتی سے محفوظ رکھنے کے لیے، ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی پوری کوشش کے ساتھ کلام کے خادمین (پادری صاحبان) اور کلیسیا کے بزرگوں (ایلڈر اور ڈیکن) کی عزت کرے، اور شکایت، جھگڑے یا مخالفت کے بغیر اُن کے ساتھ امن اور ہم آہنگی سے رہے، کیونکہ وہ خدا کے کام انجام دے رہے ہیں۔[4]

حوالہ جات:

[1] اعمال 6:3-6 [2] 1-تیمتھیس 3:1-13 [3] افسیوں 4:11-12 [4] عبرانیوں 13:17

مضمون 32

کلیسیا کا نظم و ضبط اور کاروائی

ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اگرچہ کلیسیا کے حاکمین (پادری اور ایلڈر) کے لیے یہ فائدہ مند اور اچھا ہے کہ وہ کلیسیا کے نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے درمیان کچھ ترتیب اور نظام قائم کریں، تو بھی اُنہیں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اُن احکامات سے نہ ہٹیں جو مسیح ہمارے واحد اُستاد نے ہمارے لیے مقرر کیے ہیں۔[1]

اسی لیے ہم اُن تمام انسانی ایجادات اور اصولوں کو رد کرتے ہیں جو خدا کی عبادت کے معاملے میں ہم پر مسلط کیے جاتے ہیں اور کسی بھی طرح ہماری روحانی آزادی (ضمیر) کو پابند یا مجبور کرتے ہیں۔[2] لہذا ہم صرف اُن باتوں کو قبول کرتے ہیں جو کلیسیا میں ترتیب، اتحاد، اور ہم آہنگی قائم رکھنے کے لیے ضروری ہیں اور جن سے سب خدا کے تابع رہیں۔[3]

اسی مقصد کے لیے، خدا کے کلام کی ہدایت کے مطابق، کلیسائی تادیب (یعنی کلیسیا سے کسی شخص کو وقتی طور پر یا مکمل طور پر خارج کرنا) ضروری ہے، تاکہ نظم و ضبط برقرار رہے، غلطی پر قائم رہنے والوں کی اصلاح ہو، اور کلیسیا کی پاکیزگی محفوظ رکھی جا سکے۔[4]

حوالہ جات:

[1] متی 18:28–20 [2] 1-کرنتھیوں 40:14 [3] اعمال 28:15–29 [4] 1-کرنتھیوں 1:5–13؛ 2- تھسلنیکیوں 6:3، 14

مضمون 33

ساکرامنٹس (مقدس رسومات)

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے مہربان خدا نے، ہماری کمزوریوں اور خامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہماری خاطر مقدس رسومات (ساکرامنٹس) مقرر کیں، تاکہ وہ ہم پر اپنے وعدوں کی مہر لگائیں، اپنے فضل اور پاک مرضی کو ظاہر کریں، اور ہمارے ایمان کو مضبوط اور قائم رکھے۔[1] خدا نے ان ساکرامنٹس کو انجیل کے کلام کے ساتھ اس لیے شامل کیا، تاکہ وہ ہمارے ظاہری حواس کے ذریعے اس حقیقت کو واضح طور پر پیش کرے، جو ہمیں کلام کے ذریعے سمجھنے کی توفیق دیتی ہے اور دلوں میں عمل کر کے ہماری نجات کی تصدیق کرتی ہے۔[2]

کیونکہ یہ مقدس رسومات ظاہری نشانیاں اور مہریں ہیں، جو اندرونی اور پوشیدہ حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں، جن کے وسیلے سے خدا روح القدس کی قدرت کے ذریعے ہم میں کام کرتا ہے۔[3] لہذا یہ خالی یا بے معنی نشانیاں نہیں ہیں جو ہمیں دھوکا دیں، بلکہ ان کی اصل سچائی یسوع مسیح خود ہے جس کے بغیر یہ نشانیاں کسی کام کی نہیں رہتیں۔[4]

مزید، ہم ان مقدس رسومات (ساکرامنٹس) کی تعداد سے مطمئن ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح نے ہمارے لیے مقرر کیے ہیں:

یہ صرف دو ہیں:

1. بپتسمہ کا ساکرامنٹ
2. یسوع مسیح کی مقدس عشائے ربانی

حوالہ جات:

[1] مرقس 14:22–24; افسیوں 2:8–10 [2] متی 28:19–20 [3] 1-کرنتھیوں 11:23–26 [4] عبرانیوں 9:11–15

مضمون 34

ایمانداروں اور اُن کے بچوں کا بپتسمہ

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ یسوع مسیح، جس میں شریعت کی مکمل تکمیل ہوئی، اُس نے ہر دوسرے خون بہانے کے نظام کو، جو کوئی بھی گناہوں کا کفارہ یا شریعت کے تقاضے پورے کرنے کے لیے کچھ کرنا چاہتا یا کر سکتا تھا، اُسکو اپنے بہائے ہوئے خون کے ذریعے پورا کر دیا۔[1] اور خون سے کیے جانے والے ختنہ کو منسوخ کر کے اُس کی جگہ بپتسمہ کا ساکرامنٹ (رسم) مقرر کیا۔ جس کے ذریعے ہم خدا کی کلیسیا میں شامل کیے جاتے اور باقی تمام لوگوں اور غیر مذاہب سے

جدا کیے جاتے ہیں، تاکہ ہم مکمل طور پر اُس کے ہوں جس کی مہر اور نشان ہم پر لگا ہے۔[2] بپتسمہ ہمارے لیے یہ گواہی بھی ہے کہ خدا، جو ہمارا مہربان باپ ہے، ہمیشہ ہمارا خدا رہے گا۔[3]

اس لئے وہ تمام جو مسیح یسوع کے ہیں، اُنہیں وہ حکم دیتا ہے کہ وہ پاک پانی سے باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ لیں،[4] اس سے خدا ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جیسے جسم پر پانی ڈالنے سے پانی جسم کی گندگی کو دور کرتا ہے، جو اُن سب کے جسموں سے ظاہر ہوتی ہے جن پر بپتسمہ کے وقت پانی چھڑکا جاتا ہے، ویسے ہی یسوع مسیح کا خون، روح القدس کے ذریعے، اندرونی طور پر ہماری روح کو پاک کرتا ہے۔ اور ہمارے گناہوں کی ساری گندگی کو دھو کر، ہم غضب کے فرزندوں کو نئی پیدائش کے ذریعے خدا کے فرزند بناتا ہے۔[5] یہ کام جسمانی پانی سے نہیں ہوتا، بلکہ خدا کے بیٹے کے قیمتی خون کے چھڑکاؤ سے ہوتا ہے، جو ہمارا بحیرہ قلزم ہے۔ جس کے ذریعے ہم فرعون یعنی شیطان کے ظلم و ستم سے بچ کر روحانی کنعان کی زمین میں داخل ہوتے ہیں۔[6]

لہٰذا، جہاں تک خدا کے خادمین کا تعلق ہے، وہ صرف ظاہری طور پر اس ساکرامنٹ (بپتسمہ) کو ادا کرتے ہیں، مگر ہمارا خدا اس ساکرمنٹ کی اصل حقیقت ہمیں عطا کرتا ہے یعنی وہ تمام پوشیدہ نعمتیں اور فضل، جن سے ہماری روحیں گناہوں کی تمام گندگی اور ناپاکی سے پاک کی جاتی ہیں، ہمارے دل بدلے جاتے اور تسلی سے معمور ہوتے ہیں، اور خدا ہمیں اپنی پدرانہ شفقت کا یقین دلاتے ہوئے، ہماری پرانی انسانیت کی تمام گندگی اور نجاست اُتار کر نئی انسانیت عطا کرتا ہے۔[7]

اسی لیے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ جو کوئی ابدی زندگی چاہتا ہے، اُسے صرف ایک ہی بار بپتسمہ لینا چاہیے، اور اسے دوبارہ دہرانا نہیں چاہیے کیونکہ ہم دو دفعہ پیدا نہیں ہو سکتے۔[8] اور اس بپتسمہ کا فائدہ صرف اُس وقت تک محدود نہیں ہوتا جب ہم اسے لیتے ہیں بلکہ یہ پوری زندگی کے لیے مفید رہتا ہے۔ اسی لیے ہم اناباپٹسٹس (Anabaptists) کی غلط تعلیم کو رد کرتے ہیں، جو صرف ایک بار بپتسمہ لینے سے مطمئن نہیں ہوتے، اور ایمانداروں کے بچوں کے بپتسمہ کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔[9]

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے بچوں کا بپتسمہ ہونا چاہیے، وہ بھی خدا کے عہد کے نشان کی مہر حاصل کرنے کے حق دار ہیں، کیونکہ جن وعدوں کی بنیاد پر اسرائیل میں ایمانداروں کے بچوں کو ختنہ کے ذریعے خدا کے عہد کے نشان کی مہر دی جاتی

تھی،[10] وہی وعدے آج ہمارے بچوں کے ساتھ بھی کیے گئے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مسیح نے ایمان داروں کے چھوٹے بچوں کو پاک کرنے کے لیے اپنا خون اُسی طرح بہایا ہے، جیسے اُس نے بالغوں کے لیے بہایا۔[11] لہٰذا، اُنہیں بھی خدا کے عہد کے نشان کی وہ مہر اور ساکرامنٹ(بپتسمہ) حاصل ہونا چاہیے جو مسیح نے اُن کے لیے کیا، جیسا خداوند نے شریعت میں حکم دیا کہ بچوں کے پیدا ہونے کے فوراً بعد ایک برّے کی قربانی کی جائے جو اُن کے لیے یسوع مسیح کے دکھ اور موت میں شامل ہونے کا نشان تھا۔[12] یہی یسوع مسیح کا ساکرامنٹ تھا۔

مزید،بپتسمہ ہمارے بچوں کے لیے وہی کام کرتا ہے جو ختنہ یہودیوں کے لیے کرتا تھا، اسی لیے پولس بپتسمہ کو ''مسیح کا ختنہ'' کہتا ہے۔[13]

حوالہ جات:

[1] عبرانیوں 9:11–14; 10:1–10 [2] کلسیوں 2:11–12; گلتیوں 3:26–27 [3] یرمیاہ 31:33; عبرانیوں 8:10 [4] متی 28:19 [5] اعمال 22:16; ططس 3:5–7 [6] خروج 14:13–31; 1-کرنتھیوں 10:1–2 [7] رومیوں 6:3–4; کلسیوں 2:11–12 [8] افسیوں 4:5; عبرانیوں 6:4–6 [9] مرقس 10:13–16 [10] پیدائش 17:7–14 [11] اعمال 2:38–39 [12] احبار 12:6–8 [13] کلسیوں 2:11–12

مضمون 35

عشائے ربانی کا ساکرامنٹ

ہم ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے منجی خداوند یسوع مسیح نے عشائے ربانی کے ساکرامنٹ کو مخصوص اور مقرر کیا، اُن تمام لوگوں کی ایمان میں نشونما اور ثابت قدمی کے لیے ،جنہیں اُس نے نئے سرے سے پیدا کیا اور اپنے خاندان یعنی کلیسیا میں شامل کیا۔[1]

وہ تمام جو نئے سرے سے پیدا ہوئے اپنے آپ میں دو زندگیاں رکھتے ہیں۔ ایک جسمانی اور عارضی زندگی ہے، جو اُنہیں اُن کی جسمانی یعنی پہلی پیدائش کے وقت ملی اور جو تمام انسانوں کو ملتی ہے۔دوسری روحانی اور آسمانی زندگی ہے، جو اُنہیں اُن کی دوسری یعنی نئی پیدائش میں دی گئی، یہ نئی پیدائش انجیل کے کلام کے ذریعے یسوع مسیح کے جسم میں باہمی شراکت سے حاصل ہوتی ہے جو صرف خدا کے برگزیدوں کے لیے ہی مخصوص ہے۔[2] لہٰذا، جسمانی اور دنیاوی زندگی کی نشونما کے لیے خدا نے ہمارے لیے زمین پر عام زمینی روٹی مقرر کی، جو جسمانی زندگی کی طرح سب عام انسانوں کے لئے ہے۔ لیکن خدا کے برگزیدوں کی روحانی اور آسمانی زندگی کو قائم رکھنے کے لیے، خدا نے آسمان سے زندگی کی روٹی بھیجی یعنی یسوع مسیح — وہ روٹی جو خداوند کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق روحانی طور پر ایمان سے کھانے سے ایمانداروں کی روحانی زندگی کو قائم رکھتی اور نشونما بخشتی ہے۔[3] اس روحانی اور آسمانی روٹی کی نمائندگی کے لیے مسیح نے زمین پر ایک ظاہری زمینی روٹی اپنے بدن کے طور پر اور مے اپنے خون کے طور پر بطور ساکرامنٹ (رسم) مقرر کیا۔ تاکہ ہمیں یہ گواہی دے سکیں کہ جس طرح ہم ساکرامنٹ کو ہاتھ میں پکڑ کر منہ سے کھاتے اور پیتے ہیں، اور اس سے ہماری جسمانی زندگی قائم رہتی ہے، بالکل ویسے ہی ہم اپنی روحانی زندگی کے لیے ایمان کے ذریعے، جو ہماری روح کا ہاتھ اور منہ ہے، یسوع مسیح کے حقیقی جسم اور خون کو حاصل کرتے ہیں، جو ہمارا واحد نجات دہندہ ہے۔[4]

بے شک، یسوع مسیح نے ہمارے لیے اپنے ساکرامنٹس (مقدس رسومات) بے فائدہ مقرر نہیں کیے، کیونکہ وہ ان مقدس علامات کے ذریعے ہم میں وہ تمام تاثیریں پیدا کرتا ہے جس کی یہ نمائندگی کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ طریقہ جس میں انہیں مقرر کیا گیا ہماری سمجھ سے باہر اور ناقابلِ فہم ہے، جیسے پاک روح کے کام بھی پوشیدہ اور ناقابلِ فہم ہیں۔ پھر بھی ہمارا یہ کہنا غلط نہیں، کہ جو ہم کھاتے اور پیتے ہیں وہ مسیح کا حقیقی بدن اور حقیقی خون ہے، جسے ہم منہ سے نہیں بلکہ روح سے ایمان کے ذریعے لیتے ہیں۔[5] اگرچہ یسوع مسیح ہمیشہ آسمان پر خدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے،[6] پھر بھی وہ ایمان کے ذریعے ہم سے اپنا رابطہ قائم رکھنے سے کبھی باز نہیں آتا۔ یہ ضیافت ایک روحانی دسترخوان ہے، جس میں مسیح خود کو اپنے تمام فوائد کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ تاکہ اُس کے دکھوں اور موت سے ہم پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔ اسی میز میں اپنے بدن کے وسیلہ سے وہ ہماری کمزور اور افسردہ روحوں کو طاقت، تسلی اور زندگی بخشتا ہے۔ اور اپنے خون کے وسیلہ سے ہماری جانوں کو تازگی اور

سکون عطا کرتا ہے۔[7] اگرچہ ساکرامنٹس اور ان کے حقیقی معنی آپس میں جڑے ہوئے ہیں، پھر بھی سب لوگ ان دونوں کو حاصل نہیں کرتے۔ بدکار لوگ بظاہر ساکرامنٹس کو قبول تو کرتے ہیں، مگر اس کی اصل حقیقت کو حاصل نہیں کرتے، بلکہ ان میں شمولیت کے باعث اپنے لیے خدا کا عذاب کماتے ہیں۔ جیسے یہوداہ اور شمعون جادوگر جو بظاہر ان ساکرامنٹس میں شامل ضرور ہوئے، لیکن مسیح کو نہ پایا، جو ان ساکرامنٹس کی اصل حقیقت ہے۔[8] کیونکہ مسیح کی شراکت صرف حقیقی ایمانداروں کو ہی حاصل ہے۔[9]

ہم خدا کے لوگوں کے مجمع میں بڑے احترام اور عاجزی کے ساتھ مقدس ساکرامنٹ کو لیتے ہیں۔ اور شکرگزاری کے ساتھ اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کی موت کو یاد کرتے ہیں، اور اسی عمل میں اپنے مسیحی ایمان اور عقیدے کا اقرار کرتے ہیں۔ لہٰذا کسی شخص کو بھی بغیر اپنے آپ کو پرکھے اس میز میں شامل نہیں ہونا چاہیے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس روٹی کو کھاتے اور اس پیالے میں سے پیتے ہوئے اپنے لیے خدا کا عذاب کمائے۔[10] مختصر یہ کہ اس مقدس ساکرامنٹ کے وسیلے سے ہمارے دلوں میں خدا اور اپنے پڑوسیوں کے لیے گہری محبت پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے ہم اُن تمام بے بنیاد، گمراہ کن خیالات اور قابلِ مذمت ایجادات کو رد کرتے ہیں جو لوگوں نے ساکرامنٹس میں ملا دی ہیں۔ ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں اُسی طریقے پر مطمئن رہنا چاہیے جو مسیح اور اُس کے رسولوں نے ہمیں سکھایا ہے، اور ان کے بارے میں ویسا ہی کہنا چاہیے جیسا اُنہوں نے کہا۔[11]

حوالہ جات:

(1) متی 26:26–28؛ 1-کرنتھیوں 11:23–26 (2) یوحنا 3:5–6؛ 1-پطرس 1:23 (3) یوحنا 6:32–35، 48–51 (4) یوحنا 6:53–56؛ 1-کرنتھیوں 10:16–17 (5) یوحنا 4:24؛ یوحنا 6:63 ؛ 1-کرنتھیوں 2:14–16 (6) مرقس 16:19؛ عبرانیوں 1:3 (7) یوحنا 15:5؛ 2-کرنتھیوں 13:5 (8) اعمال 8:18–23؛ متی 26:23–25 (9) یوحنا 15:4–6؛ 1-یوحنا 2:19 (10) 1-کرنتھیوں 11:27–29 (11) اعمال 2:42؛ کلسیوں 2:6–8

مضمون 36

ملکی یا شہری حکومت کا نظام

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ انسانی نسل میں گناہ کے سبب سے بگاڑ کی وجہ سے ہمارے رحیم خدا نے بادشاہ، امرا اور حاکم مقرر کیے۔ تاکہ خدا اس دنیا پر قوانین اور اصولوں کے ذریعے حکومت کرے۔ جس سے انسانوں کی بے راہ روی پر قابو پایا جا سکے اور سب کچھ لوگوں کے درمیان نظم و ضبط اور شائستگی کے ساتھ انجام پائے۔[(1)] اس مقصد کے لیے خدا نے حکومت کے ہاتھ میں تلوار رکھی ہے تاکہ برے لوگوں کو سزا دی جا سکے اور نیک لوگوں کا تحفظ کیا جا سکے۔[(2)]

** حکومت کا کام صرف عوامی امور کی دیکھ بھال تک محدود نہیں بلکہ ایسے اقدامات کرنا بھی ہے جن سے مقدس خدمت کے تحفظ کو قائم رکھا جائے یعنی بت پرستی، اور مخالف مسیح کی جھوٹی عبادت کو ختم کرنا اور جڑ سے اُکھاڑنا، خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت کو فروغ دینا، اور ہر جگہ انجیل کی منادی کو آگے بڑھانا ہے، تاکہ ہر کوئی زندہ خدا کی عبادت اور خدمت کرے جیسا کہ اُس نے اپنے کلام مقدس میں حکم دیا ہے۔[(3)]

مزید، ہر شخص پر فرض ہے کہ خواہ اُس کی حالت، حیثیت یا رتبہ کچھ بھی ہو، وہ حکومت کے تابع رہے، ٹیکس ادا کرے، حکومتی نمائندوں کی عزت و احترام کرے، اور اُنکی اُن تمام باتوں کی تعمیل کرے جو خدا کے کلام کے خلاف نہ ہوں،[(4)] ساتھ ہی اُن کے لیے یہ دعا بھی کرے کہ خدا اُنہیں ہر کام میں درست رہنمائی دے، تاکہ ہم پاکیزگی اور شائستگی کے ساتھ، پرامن اور مطمئن زندگی گزار سکیں۔[(5)]

لہٰذا، اس معاملے میں ہم اناباپٹسٹس (Anabaptists)، انارکیسٹ (Anarchists)، اور عام طور پر اُن سب کو رد کرتے ہیں جو حکام اور شہری حکمرانوں کے اختیار کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، اور خدا کے قائم کردہ انصاف اور اخلاقی نظام کو بگاڑ کر، اشیاء کی مشترکہ ملکیت متعارف کرانا چاہتے ہیں۔[(6)]

حوالہ جات:

[1] امثال 8:15–16؛ دانی ایل 2:21؛ رومیوں 13:1–2 [2] رومیوں 13:3–4؛ 1-پطرس 2:13–14 [3] 2 -تواریخ 34:33؛ یوحنا 18:36؛ متی 28:18–20؛ 1- تیمتھیس 2:1–2 [4]متی 22:21؛ رومیوں 13:5–7؛ ططس 3:1 [5] 1- تیمتھیس 2:2–3؛ یرمیاہ 29:7 [6] 1-پطرس 2:17؛ یہوداہ 8:1؛ 2- پطرس 2:10

** اس مضمون (نمبر 36) کو امریکہ کی اصلاحی کلیسیا (Reformed Church in America) نے اسکے اصل مکمل متن میں یہ تسلیم کرتے ہوئے برقرار رکھا ہے کہ یہ اقرارنامہ ایک ایسے تاریخی پس منظر میں لکھا گیا تھا جو موجودہ حالات کی صحیح طور پر عکاسی نہیں کرتا۔ لہذا، 1958 کی سِنڈ (Synod) میں، کرسچن ریفارمڈ چرچ (Christian Reformed Church) نے اُوپر بیان کردہ دوسرے پیراگراف کو نیچے دیے گیے پیراگراف (موجودہ دور کی روشنی میں) سے تبدیل کر دیا۔

[چونکہ حکومت کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ ایک ایسی معاشرت قائم کرے جو خدا کو پسند ہو،(رومیوں 13:1) اس لیے حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ خدا کے قانون کے تابع رہتے ہوئے اُن تمام رکاوٹوں کو دور کریں جو انجیل کی منادی یا خدا کی عبادت میں رکاوٹ بنتی ہیں۔(1- تیمتھیس 2:1–4) اُنہیں چاہیے کہ وہ اپنے اختیار کی حدود میں رہ کر، اور اپنے پاس موجود وسائل کو استعمال کرتے ہوئے یہ کام انجام دیں، اور خود کو ہر قسم کے مطلق اختیار یا زیادتی سے بچائے رکھیں۔(1-پطرس 2:13–17) یہ سب اس لیے ضروری ہے تاکہ خدا کے کلام کو آزادی سے پھیلنے کا موقع ملے، یسوع مسیح کی بادشاہت آگے بڑھے، اور ہر مخالفِ مسیح قوت کا مقابلہ کیا جا سکے۔(رومیوں 13:3–7)]

مضمون 37

آخری عدالت (قیامت کا دن)

بالآخر، ہم خدا کے کلام کے مطابق یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جب وہ وقت آ جائے گا جو خداوند نے مقرر کیا ہے (جو تمام مخلوقات پر پوشیدہ ہے) اور جب خدا کے برگزیدہ لوگوں کی تعداد پوری ہو جائے گی، تو ہمارا خداوند یسوع مسیح آسمان سے، اُسی طرح جس طرح وہ اُوپر اُٹھایا گیا تھا، جسمانی اور ظاہری صورت میں بڑے جلال اور شان کے ساتھ واپس آئے گا،[1] تاکہ زندوں اور مُردوں کا منصف ٹھہرے۔[2] وہ اس پرانی دنیا کو آگ اور شعلوں سے جلا کر، اسے پاک اور صاف کریگا۔[3]

پھر تمام انسان، خواہ مرد ہوں، عورتیں یا بچے، جو دنیا کے آغاز سے لے کر آخر تک زندہ رہے ہیں، سب کے سب مقرب فرشتہ کی پکار سے خدا کے نرسنگے کی آواز کے ساتھ اُس عظیم منصف کے حضور حاضر کیے جائیں گے۔[(4)] جو لوگ اُس وقت سے پہلے مر چکے ہوں گے، وہ سب مُردے خاک میں سے زندہ کیے جائیں گے، اور اُن کی رُوحیں اُن ہی جسموں کے ساتھ دوبارہ مل جائیں گی جن میں وہ زندگی گزار چکے تھے۔[(5)] اور جو اُس وقت تک زندہ ہوں گے، وہ دوسروں کی طرح نہیں مریں گے، بلکہ ''پلک جھپکتے ہی'' فانی حالت سے غیر فانی حالت میں بدل جائیں گے۔[(6)] پھر کتابیں کھولی جائیں گی (یعنی انسانوں کے دل و ضمیر) اور مُردوں کا انصاف اُن کے اُنہی کاموں کے مطابق کیا جائے گا جو اُنہوں نے دنیا میں کیے تھے، چاہے نیک ہوں یا بُرے۔[(7)] بے شک، ہر شخص کو اپنے اُن فضول الفاظ کا بھی حساب دینا ہوگا جو اُس نے بولے تھے، جنہیں دنیا محض مذاق سمجھتی تھی۔ اور اُس وقت سب لوگوں کے چھپے ہوئے راز اور ریاکاریاں سب کے سامنے ظاہر کر دی جائیں گی۔[(8)]

لہٰذا، یہ عدالت (قیامت کا دن) بدکار اور بُرے لوگوں کے لیے نہایت خوفناک اور ہولناک ہوگی۔ لیکن راستبازوں اور خدا کے برگزیدوں کے لیے یہ دن نہایت خوشی اور تسلی کا باعث ہوگا، کیونکہ اُس وقت اُن کی نجات پوری طرح مکمل ہو جائے گی۔[(9)] تب وہ اپنے اعمال کے پھل اور اُن مصیبتوں کا صلہ پائیں گے جو اُنہوں نے سہی تھیں۔ اُن کی بے گناہی سب کے سامنے ظاہر ہوگی، اور وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ خدا اُن بُرے لوگوں سے کیسا سخت انتقام لیتا ہے جنہوں نے اس دنیا میں اُن پر ظلم و ستم ، اذیت اور جبر کیا تھا۔[(10)] بدکار لوگ اپنے ہی ضمیر کی گواہی سے قصوروار ٹھہرائے جائیں گے، اُنہیں شیطان اور اُس کے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی ہمیشہ کی آگ میں عذاب کے لیے غیر فانی زندگی دی جائے گی۔[(11)]

اس کے برعکس، وفادار اور خدا کے برگزیدوں کو جلال اور عزت کے ساتھ تاج پہنائے جائیں گے۔ خدا کا بیٹا یسوع مسیح اپنے آسمانی باپ اور مقدس چنے ہوئے فرشتوں کے سامنے اُن کے نام کا اقرار کرے گا،[(12)] اُنکی انکھوں کے تمام آنسو پونچھ دے گا، اور اُن کا مقدمہ جو اُس وقت بہت سے منصف اور حکومتی حکام کے نزدیک بدعتی اور بُرا سمجھا جاتا ہے، خدا کے بیٹے کے مقدمے کے طور پر تسلیم کیا جائے گا۔[(13)] اور خداوند اپنے فضل میں انعام کے طور پر اُنہیں ایسی شان اور جلال عطا کرے گا جو انسانی دل کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔[(14)]

اسی لیے ہم اُس عظیم دن کا بڑی بے صبری سے انتظار کرتے ہیں، تاکہ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح میں خدا کے وعدوں کا پورا لطف اُٹھا سکیں۔[15]

حوالہ جات:

[1] اعمال 1:11؛ متی 24:30؛ لوقا 21:27 [2] 2-تیمتھیس 4:1؛ متی 25:31–32 [3] 2-پطرس 3:10–13؛ مکاشفہ 21:1 [4] 1-تھسلنیکیوں 4:16؛ 1-کرنتھیوں 15:52 [5] یوحنا 5:28–29؛ ایوب 19:26 [6] 1-کرنتھیوں 15:51–53 [7] مکاشفہ 20:12؛ رومیوں 2:6–11 [8] متی 12:36؛ لوقا 8:17؛ 1-کرنتھیوں 4:5 [9] 2-تھسلنیکیوں 1:6–10؛ رومیوں 8:19–23 [10] مکاشفہ 6:9–11؛ زبور 58:10–11 [11] متی 25:41؛ مرقس 9:43–48 [12] متی 10:32؛ لوقا 12:8 [13] مکاشفہ 7:17؛ مکاشفہ 21:4 [14] 1-کرنتھیوں 2:9؛ 1-پطرس 5:4 [15] فلپیوں 3:20–21؛ مکاشفہ 22:20

Heidelberg Catechism (Urdu)

ہائیڈل برگ کیٹی کزم (1563)

Reformed by TRUTH
-2024-

فہرست مضامین

تعارف

ابتدائی سوالات -- سوالات 1 تا 2

پہلا حصہ – بدحالی -- سوالات 3 تا 11

دوسرا حصہ – نجات -- سوالات 12 تا 85

1. نجات کی بنیادی ڈاکٹرین ------- سوالات 12 تا 25
2. خدا باپ ---------------- سوالات 26 تا 28
3. خدا بیٹا ---------------- سوالات 29 تا 52
4. خدا روح القدس ----------- سوالات 53 تا 64
5. مقدس سکرامنٹس ---------- سوالات 65 تا 68

I. پاک بپتسمہ -------------- سوالات 69 تا 74

II. عشائے ربانی ------------ سوالات 75 تا 82

6. خدا کی بادشاہی ----------- سوالات 83 تا 85

تیسرا حصہ – شکر گزاری -- سوالات 86 تا 129

1. ایمان اور اعمال --------- سوالات 86 تا 91
2. دس احکام ------------- سوالات 92 تا 115
3. دعائے ربانی ----------- سوالات 116 تا 129

تعارف:

ہیڈل برگ کیٹی کزم (1563) جرمنی کے صوبہ پلاٹینیٹ کے مسیحی حاکم فریڈرک III کی درخواست پر شہر ہیڈل برگ میں تحریر کی گئی، جو 1559 سے 1576 تک پلاٹینیٹ صوبہ کا حکمران تھا۔ اس نئے کیٹی کزم کا مقصد نوجوانوں کو تعلیم دینے کا ایک ذریعہ، صوبائی چرچز میں انجیل کی منادی کے لیے رہنمائی، اور پلاٹینیٹ میں مختلف پروٹسٹنٹ چرچز کے درمیان ایک اعتقادی اتحاد کی صورت میں استعمال ہونا تھا۔ ایک پرانی روایت کے مطابق دو مسیحی نوجوانوں یعنی زکریا آرسینس (جو کہ 28 سالہ ، ہیڈل برگ یونیورسٹی میں علم الہیت کا پروفیسر تھا) اور کیسپر اولیووینس (جو کہ 26 سالہ ایک پروٹسٹنٹ پادری تھا) کو اس کیٹی کزم کا شریک مصنف سمجھا جاتا ہے، لیکن دراصل یہ منصوبہ دیگر مسیحی خادمین کا ایک گروپ اور یونیورسٹی میں علم الہیت کے علمائے کرام کا کام تھا، جس کی نگرانی خود مسیحی حاکم فریڈرک نے کی تھی۔ آرسینس نے ٹیم میں غالباً اہم مصنف کا کردار ادا کیا، جبکہ اولیووینس کا کردار کم تھا۔ اس کیٹی کزم کو جنوری 1563 میں ہیڈل برگ میں ایک سینڈ (چرچ کے رہنماؤں کا اجلاس، جو دینی اور انتظامی امور پر فیصلے کرتے ہیں) نے منظور کیا۔ اسی سال ہیڈل برگ میں ایک دوسرا اور تیسرا جرمن ایڈیشن، جس میں تھوڑے بہت اضافے کیے گئے تھے، اور ایک لاطینی ترجمہ شائع کیا گیا۔ تیسرا ایڈیشن 15 نومبر 1563 کو پلاٹینیٹ چرچ آرڈر میں شامل کیا گیا، اور اس وقت کیٹی کزم کو 52 حصوں یا "خُداوند کا دن یعنی اتوار" میں تقسیم کیا گیا تاکہ ہر اتوار کی عبادت میں ایک اتوار کے موجودہ کیٹی کزم کی وضاحت کی جا سکے۔

سینڈ آف ڈورٹ نے 1619 میں ہیڈل برگ کیٹی کزم کو منظور کیا، اور جلد ہی یہ ریفارمڈ کیٹی کزمز اور اقرارناموں میں سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جانے والا کیٹی کزم بن گیا۔ اس کا ترجمہ کئی یورپی، ایشیائی اور افریقی زبانوں میں کیا گیا ہے اور یہ اب بھی مسیحی اصلاحی کلیسیا کے دور کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا اور سراہا جانے والا کیٹی کزم ہے۔ اگرچہ ملک پاکستان میں اس کے چند پرانے اُردو تراجم ابھی تک موجود ہیں، تاہم سلیمان شہزاد جو کے ریفریشن انٹرنیشنل سمنری فلوریڈہ، امریکہ میں علم الہیات کا طالب علم ہے۔اُس نے 2024 میں اِس کا نیا ترجمہ جدید اُردو زبان میں کیا، جس میں ہائیڈل برگ کیٹی کزم کی قدیم اصل تعلیم، مواد، اور ترتیب کو بغیر کسی سمجھوتے کے برقرار رکھا گیا ہے۔

اس ترجمے میں شامل زیادہ تر بائبل کے حوالہ جات ابتدائی جرمن اور لاطینی ایڈیشنز میں شامل تھے، لیکن مخصوص انتخاب کو 1975 میں کرسچین ریفارمڈ چرچ کے سینڈ نے منظور کیا تھا۔

کیٹی کزم کیا ہے اور مسیحی کلیسیا کے لیے یہ کیوں ضروری ہے؟

انگریزی زبان کا لفظ "کیٹیچزم" یونانی لفظ "κκατηχέω" کیٹیچیزیا — سے آیا ہے، جس کا مطلب ہے "تعلیم دینا" یا "زبانی طور پر سکھانا" یہ مسیحی ایمان کے بنیادی عقائد کو سادہ سوالات اور جوابات کی صورت میں سکھانے کا ایک طریقہ ہے، جو ایمان داروں کو مسیحی تعلیمات کو سمجھنے، خدا کے کلام کے مطابق زندگی گزارنے اور کتاب مقدس کی تعلیمات کو آسانی سے یاد کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اُردو میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کیٹیچزم مسیحی ایمان اور نظم و ضبط کو مختصر سوالات اور جوابات کے ذریعے سیکھنے اور سکھانے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ بائبل کے عقیدے کو سادہ اور واضح الفاظ میں سمجھانے کا بہترین ذریعہ ہے، تاکہ ہمارے دلوں میں کسی بدعت یا غیر بائبلی عقیدے کو جگہ پانے کا کوئی موقع نہ ملے۔

(اتوار) خُداوند کا دن - 1

سوال 1 : آپ کی زندگی اور موت میں واحد سکون کیا ہے؟

جواب: یہ کہ میں اپنی مرضی کا نہیں ہوں، [1] بلکہ میرا تعلق—جسم اور روح—زندگی اور موت [2] میں میرے وفادار نجات دہندہ، یسوع مسیح سے ہے۔ [3] اُس نے اپنے قیمتی خون سے میرے تمام گناہوں کی پوری قیمت ادا کی ہے، [4] اور مجھے شیطان کے ظلم و ستم سے آزاد کر لیا ہے۔ [5] وہ میرے اُوپر اس طرح نظر رکھتا ہے [6] کہ میرے سر سے ایک بال بھی میرے آسمانی باپ کی مرضی کے بغیر نہیں گرتا [7]؛ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام چیزیں میری نجات کے لیے ایک ساتھ کام کرتی ہیں۔ [8]

کیونکہ میں اُس کا ہوں، مسیح، پاک روح کے ذریعے مجھے ابدی زندگی کا یقین دلاتا ہے.[9] اور مجھے اس قابل بناتا ہے کہ اب سے میں اپنے پورے دل کی مرضی اور خوشی سے اُسکے لیے زندگی گزاروں۔[10]

حوالہ جات:[1] 1-کرنتھیوں 6:19-20، [2] رومیوں 14:7-9 ، [3] 1-کرنتھیوں 3:23؛ طِطُس 2:14، [4] 1-پطرس 1:18-19؛ 1-یوحنا 1:7-9؛ 2:2، [5] یوحنا 8:34-36؛ عبرانیوں 2:14-15؛ 1-یوحنا 3:1-11، [6] یوحنا 6:39-40؛ 10:27-30؛ 2- تھسلنیکیوں 3:3؛ 1-پطرس 1:5، [7] متی 10:29-31؛ لوقا 21:16-18، [8] رومیوں 8:28، [9] رومیوں 8:15-16؛ 2-کرنتھیوں 1:21-22؛ 5:5؛ افسیوں 1:13-14، [10] رومیوں 8:1-17

سوال 2 : آپ کا اس سکون کی خوشی میں جینے اور مرنے کے لیے کیا جاننا ضروری ہے؟

جواب: تین باتیں:

پہلی بات، یہ کہ میرے گناہ اور بدحالی کتنی بڑی ہے؛[1]

دوسری بات، یہ کہ میں اپنے تمام گناہوں اور بدحالیوں سے کس طرح آزاد کیا گیا ہوں؛[2]

تیسری بات، یہ کہ مجھے ایسی نجات پر کس طرح خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔[3]

حوالہ جات:[1] رومیوں 3:9-10؛ 1-یوحنا 1:10، [2] یوحنا 17:3؛ اعمال 4:12؛ 10:43 ، [3] متی 5:16؛ رومیوں 6:13؛ افسیوں 5:8-10؛ 2- تیمتھیُس 2:15؛ 1-پطرس 2:9-10

حصہ 1: بدحالی

(اتوار) خُداوند کا دن - 2

سوال 3 : آپ کو اپنی بدحالی یعنی گناہگار فطرت کا علم کیسے ہوا؟

جواب: خداوند کی شریعت نے مجھے بتایا۔ [1]

حوالہ جات: [1] رومیوں 20:3; 7:7-25

سوال 4 : خداوند کی شریعت ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے؟

جواب: یسوع مسیح ہمیں متی 22 باب اُسکی 37 سے 40 آیات میں اس کا خلاصہ کرتے ہوئے یوں سکھاتا ہے کہ:

"اُس نے اُس سے کہا کہ خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے مُحبّت رکھ۔ [1] بڑا اور پہلا حُکم یِہی ہے۔ اور دُوسرا اِس کی مانِند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر مُحبّت رکھ۔ [2] اِن ہی دو حُکموں پر تمام تَورَیت اور انبِیا کے صحِیفوں کا مدار ہے۔"

حوالہ جات: [1] اِستِثنا 5:6، [2] احبار 18:19.

سوال 5 : کیا آپ ان سب احکامات پر مکمل طور پر عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: بالکل بھی نہیں۔ [1] کیونکہ میرا فطرتی طور پر خُدا اور اپنے ہمسائے سے نفرت کرنے کی طرف رجحان ہے۔ [2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 9:3-20، 23؛ 1-یوحنا 8:1، 10، [2] پیدائش 5:6؛ یرمیاہ 9:17؛ رومیوں 7:23-24؛ 7:8؛ افسیوں 1:2-3؛ طِطُس 3:3.

(اتوار) خُداوند کا دن - 3

سوال 6 : کیا خُدا نے انسان کو اس قدر شریر اور بگڑا ہوا بنایا ؟

جواب: نہیں۔ خُدا نے انسان کو اچھا[1] اور اپنی صُورت پر پیدا کیا،[2] یعنی حقیقی راستبازی اور پاکیزگی میں،[3] تاکہ تمام انسان اپنے خالق خُدا کو حقیقی طور پر جان سکیں،[4] اپنے پورے دل سے اُس سے محبت کریں، اور خُدا کے ساتھ ابدی خوشی میں زندگی گزارتے ہوئے، اُسکی حمد وثنا کریں اور اُس کی عظمت کو بیان کریں۔[5]

حوالہ جات: [1] پیدائش 31:1 ، [2] پیدائش 1:26-27، [3] افسیوں 24:4، [4] کُلسّیوں 10:3، [5] زبور 8

سوال 7 : پھر یہ بگڑی ہوئی انسانی فطرت کہاں سے آئی ہے ؟

جواب: یہ بگڑی ہوئی فطرت ہمارے پہلے والدین، آدم اور حوا کی باغ عدن میں خُدا کے خلاف گناہ میں گرنے اور نافرمانی کرنے سے آئی ہے۔[1] خُدا کے خلاف گناہ کرنے کے اس عمل نے ہماری انسانی فطرت کو اس قدر گناہ آلودہ کر دیا،[2] جس کے نتیجے میں ہم سب گناہ کی حالت میں حاملہ اور پیدا ہوئے ہیں۔[3]

حوالہ جات: [1] پیدائش 3، [2] رومیوں 12:5، 18-19، [3] زبور 5:51

سوال 8 : کیا ہم اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ کوئی اچھا کام کرنے کے قابل ہی نہیں رہے ، اور کیا ہمارا رجحان ہر طرح کی بدی کی طرف ہی رہتا ہے ؟

جواب: جی ہاں[1] ، جب تک کہ ہم خُدا کے پاک روح کے ذریعے نئے سِرے سے پیدا نہ ہو جائیں۔[2]

حوالہ جات: [1] پیدائش 5:6؛ 21:8؛ ایوب 4:14؛ یسعیاہ 6:53؛ [2] یوحنا 3:3-5

(اتوار) خُداوند کا دن - 4

سوال 9 : لیکن کیا خُدا ہمارے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا، جب وہ اپنی شریعت میں ہم سے وہ عمل کرنے کا تقاضا کرتا ہے جو ہم کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں؟

جواب: نہیں، خُدا نے انسانوں کو شریعت کی پیروی کرنے کی صلاحیت کے ساتھ بنایا تھا۔[1] مگر شیطان کے بہکاوے میں آکر،[2] اور اپنی مرضی سے نافرمانی کرتے ہوئے،[3] اُنہوں (آدم اور حوا) نے خود کو اور اپنی تمام نسلوں کو ان نعمتوں سے محروم کر لیا۔[4]

حوالہ جات: [1]پیدائش 31:1؛ افسیوں 24:4؛ [2]پیدائش 13:3؛ یوحنا 44:8؛ [3]پیدائش 6:3؛ [4]رومیوں 12:5، 18، 19

سوال 10 : کیا خُدا ایسی نافرمانی اور بغاوت کو بغیر کسی سزا کے چھوڑ دیتا ہے؟

جواب: بالکل نہیں۔ خُدا اُس گناہ پر سخت غضبناک ہے جس کے ساتھ ہم پیدا ہوئے ہیں، نیز اُس گناہ پر بھی جو ہم ذاتی طور پر کرتے ہیں۔ ایک عادل جج کی حیثیت سے، خُدا اُن کو اب اور ہمیشہ کے لیے سزا دے گا،[1] جیسا کہ خُدا نے فرمایا ہے کہ: "اُس پر لعنت ہو جو شریعت کی کتابِ میں لکھے ہوئے تمام احکامات پر عمل نہیں کرتا اور اُن کی پیروی نہیں کرتا۔"[2]

حوالہ جات: [1]خروج 7:34؛ زبور 5:4-6؛ نحمیاہ 2:1؛ رومیوں 18:1؛ افسیوں 6:5؛ عبرانیوں 27:9؛ [2]گلتیوں 10:3؛ استثنا 26:27

سوال 11 : لیکن کیا خُدا رحم کرنے والا نہیں ہے؟

جواب: بے شک خُدا رحم کرنے والا ہے،[1] لیکن وہ انصاف کرنے والا بھی ہے۔[2] خُدا کے انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ وہ گناہ جو اُسکی عظمت کے خلاف کیا جائے، اُسکی سزا سب سے بڑی سزا—یعنی جسم اور روح کا ابدی عذاب—ہونی چاہیے۔[3]

حوالہ جات: [1]خروج 34:6-7؛ زبور 103:8-9؛ [2]خروج 34:7؛ استثنا 7:9-11؛ زبور 5:4-6؛ عبرانیوں 10:30-31؛ [3]متی 25:35-46

حصہ 2: نجات

حصہ 2.1: نجات کی بنیادی ڈاکٹرین

(اتوار) خُداوند کا دن - 5

سوال 12 : خُدا کے عدل و انصاف کے مطابق، ہم اس دنیا اور ابدیت دونوں میں سزا کے مستحق ہیں: تو پھر ہم اس سزا سے کیسے بچ سکتے ہیں اور خُدا کے فضل کی طرف کیسے واپس جا سکتے ہیں؟

جواب: خُدا کے انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ اُسکے عدل و انصاف کی مکمل تکمیل ہو۔[1] لہذا اُس کے عدل و انصاف کے تمام مطالبات کی مکمل قیمت کو ادا کرنا ضروری ہے، اب چاہے وہ ہم خود ادا کریں یا کوئی اور ہماری خاطر اُن کی ادائیگی کرے۔[2]

حوالہ جات: [1]خروج 7:23؛ رومیوں 2:1-11؛ [2]یسعیاہ 11:53؛ رومیوں 3:8-4

سوال 13 : کیا ہم خود یہ قیمت ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: بالکل نہیں۔ حقیقت میں، ہم ہر روز اپنے قرض میں اضافہ کرتے ہیں۔[1]

حوالہ جات: [1]متی 12:6؛ رومیوں 2:4-5

سوال 14 : کیا کسی بھی قسم کی - کوئی اور مخلوق- ہمارا یہ قرض ادا کر سکتی ہے؟

جواب: نہیں۔ سب سے پہلے، خُدا کسی اور مخلوق کو اُس گناہ کی سزا نہیں دے گا جس کا قصوروار انسان ہو۔[1] اس کے علاوہ، کوئی بھی مخلوق گناہ کے خلاف خُدا کے ابدی غضب کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتی اور نہ ہی دوسروں کو اس سے نجات دلوا سکتی ہے۔[2]

حوالہ جات: [1]حزقی ایل 4:18، 20؛ عبرانیوں 2:14-18؛ [2]زبور 7:49-9؛ 3:130

سوال 15 : پھر ہمیں کس قسم کے درمیانی اور نجات دہندہ کی تلاش کرنی چاہیے؟

جواب: ایک ایسے انسان کی جو حقیقی طور پر کامل[1] اور راستباز[2] ہو، اور جو تمام مخلوقات سے زیادہ طاقتور بھی ہو، یعنی وہ جو کامل حقیقی خدا بھی ہو۔[3]

حوالہ جات: [1]رومیوں 3:1؛ 1-کرنتھیوں 21:15؛ عبرانیوں 17:2؛ [2]یسعیاہ 9:53؛ 2-کرنتھیوں 21:5؛ عبرانیوں 26:7؛ [3]یسعیاہ 14:7؛ 6:9؛ یرمیاہ 6:23؛ یوحنا 1:1

(اتوار) خُداوند کا دن - 6

سوال 16 : درمیانی کا حقیقی طور پر کامل اور راستباز انسان ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: کیونکہ خدا کے انصاف کا یہ تقاضہ ہے کہ انسان کی فطرت، جس نے گناہ کیا ہے، وہی گناہ کی قیمت ادا کرے؛[1] مگر ایک گناہ گار انسان دوسرے گنہگاروں کے گناہ کی قیمت ادا نہیں کر سکتا۔[2]

حوالہ جات: [1]رومیوں 12:5، 15؛ 1-کرنتھیوں 21:15؛ عبرانیوں 2:14-16، [2]عبرانیوں 7:26-27؛ 1-پطرس 18:3

سوال 17 : درمیانی کا کامل حقیقی خُدا ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: تاکہ درمیانی، اپنی الٰہی قدرت کے ذریعے، اپنی انسانی فطرت میں خدا کے غضب کا بوجھ برداشت کرے اور ہمارے لیے راستبازی اور زندگی کما کر ہمیں واپس بحال کرے۔[1]

حوالہ جات: [1]یسعیاہ 53؛ یوحنا 16:3؛ 2-کرنتھیوں 21:5

سوال 18: تو پھر یہ درمیانی–کون ہے، جو ایک ہی وقت میں حقیقی خدا اور حقیقی راستباز انسان بھی ہے ؟

جواب: یہ درمیانی ہمارا خُداوند یسوع مسیح ہے،[1] جسے ہمارے لیے بھیجا گیا کہ ہمیں مکمل طور پر بحال کرے اور خدا کے سامنے راست باز ٹھہرائے.[2]

حوالہ جات: [1]متی 1:21-23؛ لوقا 2:11؛ 1-تیمُتھِیُس 2:5؛ [2] 1-کرنتھیوں 1:30

سوال 19: آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟

جواب: مجھے انجیل مقدس بتاتی ہے۔ خُدا نے انجیل مقدس کا انکشاف جنت میں ہی شروع کر دیا تھا؛[1] بعد میں خُدا نے مقدس بزرگوں[2] اور نبیوں[3] کے ذریعے اسی انجیل کی منادی کی اور شریعت کی قربانیوں اور دیگر مذہبی رسومات میں اس کی پیشن گوئی کی گئی؛[4] اور آخرکار خُدا نے اسے اپنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کے ذریعے پورا کیا۔[5]

حوالہ جات: [1] پیدائش 3:15؛ [2]پیدائش 22:18؛ 49:10، [3]یسعیاہ 53؛ یرمیاہ 23:5-6 ؛ میکاہ 7:18-20؛ اعمال 10:43؛ عبرانیوں 1:1-2، [4] اخبار 1-7؛ یوحنا 5:46؛ عبرانیوں 10:1-10، [5]رومیوں 10:4؛ گلِتیوں 4:4-5؛ کُلسّیوں 2:17

(اتوار) خُداوند کا دن - 7

سوال 20 : تو کیا پھر تمام لوگ مسیح کے وسیلہ سے نجات پاتے ہیں، جیسے وہ آدم کے وسیلہ سے ہلاکت میں پڑے تھے؟

جواب: نہیں۔ صرف وہی لوگ نجات پاتے ہیں جو سچے ایمان کے ذریعے مسیح یسوع میں پیوند کئے گئے ہیں اور صرف وہی اُس کے تمام فوائد حاصل کرتے ہیں۔[1]

حوالہ جات: [1]متی 7:14؛ یوحنا 3:16، 18، 36؛ رومیوں 11:16-21

سوال 21 : سچا ایمان کیا ہے؟

جواب: سچا ایمان صرف ایک حقیقی علم نہیں ہے جس کے ذریعے میں اُس سب کو سچ مانتا ہوں جو خدا نے اپنے کلام مقدس میں ہم پر ظاہر کیا ہے؛[1] بلکہ یہ ایک مکمل اعتماد بھی ہے[2] جو روح القدس میرے اندر[3] یسوع مسیح کی انجیل (خوشخبری) کے ذریعے پیدا کرتا ہے،[4] کہ خدا نے نہ صرف دوسروں کو بلکہ مجھے بھی[5] گناہوں کی معافی، راست بازی، اور ابدی نجات مفت عطا کی ہے۔[6] یہ سب خالص فضل کی نعمتیں ہیں جو صرف مسیح یسوع کے اعمال کے سبب ہمیں عطا کی گئ ہیں۔[7]

حوالہ جات: [1] یوحنا 3:17، 17؛ عبرانیوں 11:1-3؛ یعقوب 19:2 ; [2] رومیوں 4:18-21؛ 1:5؛ 10:10؛ عبرانیوں 4:14-16; [3] متی 16:15-17؛ یوحنا 5:3؛ اعمال 14:16; [4] رومیوں 16:1؛ 10:17 ؛ 1-کرنتھیوں 21:1; [5] گلتیوں 20:2; [6] رومیوں 17:1؛ عبرانیوں 10:10 ; [7] رومیوں 3:21-26؛ گلتیوں 16:2 ؛ افسیوں 2:8-10

سوال 22 : پھر ایک مسیحی کا کن چیزوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے؟

جواب: اُن تمام باتیں پر جن کا وعدہ انجیل مقدس میں ہم سے کیا گیا ہے،[1] جن کا خلاصہ ہمارے عالمی اور غیر متنازعہ مسیحی ایمان کے مضامین میں سکھایا گیا ہے۔

حوالہ جات: [1] متی 28:18-20؛ یوحنا 20:30-31

سوال 23 : یہ مضامین کیا ہیں؟

جواب: میں ایمان رکھتا ہوں خُدا قَادِرِ مُطْلَق باپ پر جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا.

اور اُسکے اکلوتے بیٹے ہمارے خُداوند یسوع مسیح پر جو رُوح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا. کنواری مریم سے پیدا ہوا. پنطُسؔ پِیلاطُسؔ کی حکومت میں دُکھ اُٹھایا، مصلوب ہوا، مرگیا اور دفن ہوا (عالم ارواح میں اُتر گیا). تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا. آسمان پر چڑھ گیا اور خُدا قَادِرِ مُطْلَق باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے جہاں سے وہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا.

میں ایمان رکھتا ہوں رُوح القدس پر، پاک کیتھولک* کلیسیا پر، مقدسوں کی رفاقت، گناہوں کی معافی، جسم کے جی اُٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر. آمین۔

کیتھولک* = عالمگیر کلیسیا

(اتوار) خُداوند کا دن - 8

سوال 24 : یہ مضامین کس طرح تقسیم کیے گئے ہیں؟

جواب: تین حصوں میں:

1. خدا باپ اور ہماری تخلیق؛[1]

2. خدا بیٹا اور ہماری نجات؛[2]

3. اور خدا روح القدس اور ہماری تقدیس (پاکیزگی)۔[3]

حوالہ جات: [1] پیدائش 1:1؛ یسعیاہ 18:45 ; [2] یوحنا 16:3؛ رومیوں 8:5 ; [3] 1-کرنتھیوں 11:6؛ رومیوں 16:15

سوال 25 : چونکہ خدا ایک ہی ہے،[1] تو پھر آپ تین یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس کے بارے میں کیوں بات کرتے ہیں؟

جواب: کیونکہ خدا نے اپنے پاک کلام میں اپنے آپ کو اسی طرح ظاہر کیا ہے:[2] یہ تین جدا جدا اشخاص در حقیقت ایک ہی، سچا، اور ابدی خدا ہے۔

حوالہ جات: [1] اِستِثنا 4:6؛ 1-کرنتھیوں 4:8، 6؛ [2] متی 3:16-17؛ 18:28-19؛ لوقا 28:4 (یسعیاہ 1:61)؛ یوحنا 26:14؛ 26:15؛ 2-کرنتھیوں 14:13؛ گلتیوں 6:4؛ طِطُس 3:5-6

حصہ 2.2: خدا باپ

(اتوار) خُداوند کا دن - 9

سوال 26 : آپ کیا ایمان رکھتے ہیں جب آپ یہ اقرار کرتے ہیں کہ "میں ایمان رکھتا ہوں خُدا قَادِرِ مُطلَق باپ پر جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا"؟

جواب: یہ کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے ابدی باپ نے آسمان و زمین اور ان میں موجود سب چیزوں کو بغیر کسی چیز کے وجود اور مدد کے تخلیق کیا، [1] جو آج تک اپنی ابدی مشورت اور حکمت سے ان کو سنبھالتا اور ان پر حکمرانی کرتا ہے۔ [2] اور اپنے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلہ سے وہ میرا باپ اور خُدا ہے، [3] جس پر میں بغیر کسی شک کے اتنا بھروسہ کرتا ہوں کہ وہ میری تمام جسمانی اور روحانی ضروریات کو پورا کرے گا، [4] اور اس غمگین دنیا میں جو بھی مصیبت (آزمائش) وہ مجھ پر بھیجے گا وہ میری بھلائی میں بدل دے گا۔ [5] خُدا یہ سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے کیونکہ وہ قَادِرِ مُطلَق خُدا ہے [6] اور یہ سب کچھ کرنے کی خواہش رکھتا ہے کیونکہ وہ ایک وفادار باپ ہے۔ [7]

حوالہ جات: [1] پیدائش 1-2؛ خروج 20:11؛ زبور 33:6؛ یسعیاہ 44:24؛ اعمال 4:24؛ 14:15؛ [2] زبور 104؛ متی 6:30؛ 10:29؛ افسیوں 1:11؛ [3] یوحنا 1:12-13؛ رومیوں 8:15-16؛ گلتیوں 4:4-7؛ افسیوں 1:5؛ [4] زبور 55:22؛ متی 6:25-26؛ لوقا 12:22-31؛ [5] رومیوں 8:28؛ [6] پیدائش 18:14؛ رومیوں 8:31-39؛ [7] متی 7:9-11

(اتوار) خُداوند کا دن - 10

سوال 27: آپ تدبیرِ خداوندی سے کیا مراد لیتے ہیں؟

جواب: یہ کہ خدا قادرِ مطلق ہے جو اپنی ہمہ وقت موجود طاقت[1] کے ذریعے آسمان، زمین اور تمام مخلوقات کو ایسے قائم رکھتا ہے جیسے اُس نے اُن کو اپنے ہاتھ میں سنبھالا ہو،[2] اور اُن پر اس طرح حکمرانی کرتا ہے کہ پتے اور گھاس، بارش اور خشک سالی، خوشحال اور مفلس سال، کھانا اور پینا، صحت اور بیماری، خوشحالی اور غربت[3]—درحقیقت، یہ سب کچھ ہمیں اتفاقاً نہیں[4] بلکہ اُس کے والدانہ ہاتھ سے ملتا ہے۔[5]

حوالہ جات: [1]یرمیاہ 23:23-24؛ اعمال 17:24-28؛ [2]عبرانیوں 1:3؛ [3]یرمیاہ 5:24؛ اعمال 14:15-17؛ یوحنا 9:3؛ امثال 22:2، [4]امثال 16:33، [5]متی 10:29

سوال 28: خدا کی تخلیق اور تدبیر کا علم ہماری کیسے مدد کرتا ہے؟

جواب: ایسے کہ جب حالات ہمارے خلاف ہوں تو ہم صبر کر سکتے ہیں،[1] اور خوشحالی کے وقت اُسکی شکر گزاری۔[2] مستقبل کے بارے میں ہم اپنے وفادار خدا اور باپ پر اس قدر کامل اعتماد رکھ سکتے ہیں کہ تخلیق کی کوئی بھی چیز ہمیں اُسکی محبت سے جدا نہیں کر سکتی۔[3] کیونکہ تمام مخلوقات اس قدر مکمل طور پر خدا کے ہاتھ میں ہیں کہ اُسکی مرضی کے بغیر نہ تو وہ حرکت کر سکتی ہیں اور نہ ہی اُن کو حرکت دی جا سکتی ہے۔[4]

حوالہ جات: [1]ایوب 1:21-22؛ یعقوب 1:3؛ [2]استثنا 8:10؛ 1 - تھِسّلُنیکیوں 5:18؛ [3]زبور 55:22؛ رومیوں 5:3-5؛ 8:38-39؛ [4]ایوب 1:12؛ 2:6؛ امثال 21:1؛ اعمال 17:24-28

(اتوار) خُداوند کا دن - 11

سوال 29 : خُدا کے بیٹے کو "یسوع" جس کا مطلب ہے "نجات دہندہ" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ وہ ہمیں ہمارے گناہوں سے بچاتا ہے،[1] اور اُسکے سوا نجات نہ تو کسی اور کے وسیلہ سے مل سکتی ہے اور نہ ہی کہیں اور تلاش کی جا سکتی ہے۔[2]

حوالہ جات: [1]متی 21:1؛ عبرانیوں 25:7؛ [2]یسعیاہ 11:43؛ یوحنا 5:15؛ اعمال 4:11-12؛ 1 - تیمُتھِیُس 5:2

سوال 30 : کیا جو لوگ اپنی نجات مقدسین میں، یا اپنے آپ میں، یا کہیں اور تلاش کرتے ہیں، حقیقت میں صرف ایک ہی نجات دہندہ یعنی "یسوع" پر ایمان رکھتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو فخر سے یسوع مسیح کا ماننے والا کہتے ہیں، لیکن اپنے عمل سے وہ یسوع مسیح کے واحد نجات دہندہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔[1] یا تو یسوع مسیح کامل نجات دہندہ نہیں، یا وہ لوگ جو یسوع مسیح پر سچا ایمان رکھتے ہیں، اُس میں وہ سب کچھ پاتے ہیں جو اُن کی نجات کے لیے ضروری ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 1:12-13؛ گلتیوں 4:5؛ [2]کُلسِّیوں 1:19-20؛ 2:10؛ 1-یوحنا 7:1

(اتوار) خُداوند کا دن - 12

سوال 31: یسوع کو "مسیح" جس کا مطلب "مسح کیا ہوا" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ خُدا باپ نے اُسے منتخب کیا اور اُسے روح القدس سے مسح کیا[1] تاکہ وہ ہمارے لیے اعلیٰ نبی اور اُستاد بنے[2] جو ہم پر خدا کی مرضی اور اُس کی نجات کو مکمل طور پر ظاہر کرے؛[3] وہ ہمارا واحد سردار کاہن ہے[4] جس نے اپنے جسم کی ایک ہی بار کی قربانی سے ہمیں نجات دلائی[5] اور جو مسلسل ہمارے حق میں خُدا کے سامنے ہماری سفارش کرتا رہتا ہے؛[6] وہ ہمارا ابدی بادشاہ ہے[7] جو ہم پر اپنے کلام اور روح سے حکمرانی کرتا ہے، اور جو ہمیں اُس آزادی میں محفوظ رکھتا ہے جو اُس نے ہمارے لیے حاصل کی ہے۔[8]

حوالہ جات: [1]لوقا 3:21-22؛ 4:14-19 (یسعیاہ 61:1)؛ عبرانیوں 1:9 (زبور 45:7)؛ [2]اعمال 3:22 (استثنا 18:15)؛[3]یوحنا 1:18؛ 15:15؛ [4]عبرانیوں 7:17 (زبور 110:4)؛ [5]عبرانیوں 9:12؛ 10:11-14؛ [6]رومیوں 8:34؛ عبرانیوں 9:24؛ [7]متی 21:5 (زکریا 9:9)؛ [8]متی 28:18-20؛ یوحنا 10:28؛ مکاشفہ 12:10-11

سوال 32: آپ کو مسیحی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ ایمان کے ذریعے میں مسیح کا رکن ہوں،[1] اور اسطرح میں اُسکے مسح میں شریک ہوں۔[2] مجھے یہ مسح اس لئے کیا گیا ہے کہ میں اُسکے نام کا اقرا کروں،[3] اور اپنے آپ کو اُسکے سامنے زندہ شکرگزاری کی قربانی کے طور پر پیش کروں،[4] اور اس زندگی میں گناہ اور شیطان کے خلاف آزادنہ ضمیر کے ساتھ جدوجہد کروں،[5] اور اسکے بعد ہمیشہ کی زندگی میں مسیح کے ساتھ تمام تخلیق پر حکومت کروں۔[6]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 12:12-27، [2]اعمال 2:17 (یُوایل 2:28)؛ 1-یوحنا 2:27، [3]متی 10:32؛ رومیوں 10:9-10؛ عبرانیوں 13:15، [4]رومیوں 12:1؛ 1-پطرس 2:5، 9، [5]گلتیوں 5:16-17؛ افسیوں 6:11؛ 1-تیمُتھِیُس 1:18-19، [6]متی 25:34؛ 2-تیمُتھِیُس 2:12

(اتوار) خُداوند کا دن - 13

سوال 33: مسیح کو خُدا کا " اکلوتا مجسم بیٹا" کیوں کہا جاتا ہے، جبکہ ہم بھی خُدا کے بچے ہیں ؟

جواب: کیونکہ مسیح اکیلا ہی خُدا کا ابدی اور فطرتی بیٹا ہے۔[1] تاہم، ہم سب خُدا کے لے پالک (گود لیے ہوئے) بچے ہیں -جو مسیح کے ذریعے فضل سے گود لیے گئے ہیں۔[2]

حوالہ جات: [1] یوحنا 1:1-3، 14، 18؛ عبرانیوں 1؛ [2] یوحنا 1:12؛ رومیوں 8:14-17؛ افسیوں 1:5-6

سوال 34: آپ مسیح کو "ہمارا خُداوند" کیوں کہتے ہیں ؟

جواب: کیونکہ—سونا یا چاندی سے نہیں، بلکہ اپنی قیمتی خون سے—[1] اُس نے ہمیں گناہ اور شیطان کے ظلم و ستم اور حکومت سے آزاد کیا ہے،[2] اور ہمیں، جسم اور روح سمیت، خرید کر اپنا بنا لیا ہے۔[3]

حوالہ جات: [1] 1-پطرس 1:18-19، [2] کُلسِّیوں 1:13-14؛ عبرانیوں 2:14-15، [3] 1-کرنتھیوں 6:20؛ 1-تِیمُتھِیُس 2:5-6

(اتوار) خُداوند کا دن - 14

سوال 35: اس کا کیا مطلب ہے کہ یسوع مسیح " روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا اور کنواری مریم سے پیدا ہوا"؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع خدا کا ابدی بیٹا ہے، جو حقیقت میں اور ہمیشہ کے لیے سچا اور ابدی خدا ہے،[1] اُس نے روح القدس کی قدرت سے،[2] کنواری مریم کے جسم اور خون سے ایک مکمل انسانی فطرت اختیار کی،[3] تاکہ وہ داؤد کا حقیقی وارث ٹھہرے،[4] اور ہر لحاظ سے اپنے بہن بھائیوں کی طرح ہو[5] — سوائے گناہ کے۔[6]

حوالہ جات: [1] یوحنا 1:1؛ 10:30-36؛ اعمال 13:33 (زبور 2:7)؛ کُلسّیوں 1:15-17؛ 1-یوحنا 5:20؛ [2] لوقا 1:35؛ [3] متی 1:18-23؛ یوحنا 1:14؛ گلتیوں 4:4؛ عبرانیوں 2:14؛ [4] 2-سموئیل 7:12-16؛ زبور 132:11؛ متی 1:1؛ رومیوں 1:3؛ [5] فلپیوں 2:7؛ عبرانیوں 2:17؛ [6] عبرانیوں 4:15؛ 7:26-27

سوال 36 : مسیح یسوع کا پاکیزگی کی حالت میں کنواری مریم کے رحم میں پڑنا اور پیدائش، آپ کے لیے کیسے فائدہ مند ہے؟

جواب: یسوع مسیح ہمارا درمیانی ہے[1] اور خُدا کی نگاہ میں، وہ اپنی بے گناہی اور کامل پاکیزگی کے ذریعے میرے تمام گناہوں کو ڈھانپتا ہے جن میں میں پیدا ہوا تھا۔[2]

حوالہ جات: [1] 1-تیمُتھِیُس 2:5-6؛ عبرانیوں 9:13-15؛ [2] رومیوں 8:3-4؛ 2-کرنتھیوں 5:21؛ گلتیوں 4:4-5؛ 1-پطرس 1:18-19

(اتوار) خُداوند کا دن - 15

سوال 37 : آپ ان الفاظ سے کہ مسیح نے "دُکھ اٹھایا" کیا مراد لیتے ہیں؟

جواب: یہ کہ زمین پر اپنی پوری زندگی کے دوران، خاص طور پر آخر میں (صلیب پر)، مسیح نے جسم اور روح دونوں میں خُدا کے غضب کو برداشت کیا جو پوری انسانیت کے گناہ کے خلاف تھا۔[1] یہ اُس نے اسلیے کیا تاکہ، اپنے دُکھوں کے وسیلہ سے، وہ واحد کفارے کی قربانی دیتے ہوئے،[2] ہمیں جسم اور روح دونوں میں ابدی سزا سے نجات دلوائے[3] اور ہمارے لیے خُدا کے فضل، راستبازی اور ابدی زندگی کو حاصل کرے۔[4]

حوالہ جات: [1] یسعیاہ 53؛ 1-پطرس 2:24؛ 3:18؛ [2] رومیوں 3:25؛ عبرانیوں 10:14؛ 1-یوحنا 2:2؛ 4:10؛ [3] رومیوں 8:1-4؛ گلتیوں 3:13؛ [4] یوحنا 3:16؛ رومیوں 3:24-26

سوال 38: مسیح نے کیوں پنطُسؔ پِیلاطُسؔ جیسے دنیاوی جج کی حکومت میں دُکھ اُٹھایا ؟

جواب: تاکہ وہ اپنی بے گناہی میں ایک دنیوی جج کے ذریعے مجرم ٹھہرایا جائے،[1] اور اسطرح ہمیں خُدا کی اُس غضبناک عدالت سے آزاد کرے جو ہم پر پڑنی تھی۔[2]

حوالہ جات: [1] لوقا 13:23-24؛ یوحنا 4:19، 12-16؛ [2] یسعیاہ 4:53-5؛ 2-کرنتھیوں 21:5؛ گلتیوں 13:3

سوال 39: کیا یہ ضروری تھا کہ مسیح کی موت کسی اور طریقے کی بجائے صرف صلیب پر ہی واقع ہوتی ؟

جواب: جی ہاں۔ اس سے میں اس بات پر قائل ہوتا ہوں کہ یسوع مسیح نے وہ لعنت اُٹھائی جو مجھ پر پڑی ہوئی تھی، کیونکہ صلیب پر موت کو خُدا نے لعنتی قرار دیا تھا۔[1]

حوالہ جات: [1] گلتیوں 10:3-13 (استثنا 23:21)

---

16 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 40: مسیح یسوع کو موت کا دُکھ کیوں برداشت کرنا پڑا ؟

جواب: کیونکہ خُدا کے انصاف اور سچائی کا یہی تقاضا تھا،[1] اور کوئی اور چیز ہمارے گناہوں کی قیمت ادا نہیں کر سکتی تھی سوائے خُدا کے بیٹے کی موت کے۔[2]

حوالہ جات: [1] پیدائش 17:2، [2] رومیوں 3:8-4؛ فلپیوں 8:2؛ عبرانیوں 9:2

سوال 41: مسیح کو "دفن" کیوں کیا گیا؟

جواب: مسیح کی تدفین اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ وہ واقعی مر گیا تھا۔[1]

حوالہ جات: [1] یسعیاہ 9:53؛ یوحنا 19:38-42؛ اعمال 29:13؛ 1-کرنتھیوں 15:3-4

سوال 42: چونکہ مسیح نے ہمارے لئے جان دی تو ہمیں ابھی بھی کیوں مرنا پڑتا ہے ؟

جواب: ہماری موت ہمارے گناہوں کا قرض ادا نہیں کرتی۔[1] بلکہ یہ ہمارے گناہ کرنے کے سلسلہ کو ختم کرتی ہے اور یہ ہماری ابدی زندگی میں داخل ہونے کا راستہ ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] زبور 7:49، [2] یوحنا 24:5؛ فلپیوں 1:21-23؛ 1- تھسلنیکیوں 5:9-10

سوال 43: مسیح کی قربانی اور صلیب پر موت سے ہمیں مزید کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: مسیح کی قدرت سے ہماری پرانی شخصیت مصلوب ہوئی، موت کے گھاٹ اُتاری گئی، اور اُسکے ساتھ دفن کردی گئی،[1] تاکہ جسم کی بُری خواہشات مزید ہم پر حکمرانی نہ کرپائیں،[2] بلکہ ہم اپنے آپ کو اُسکے حضور شکر گزاری کی قربانی کے طور پر پیش کرسکے۔[3]

حوالہ جات: [1] رومیوں 6:5-11؛ کُلسِّیوں 2:11-12؛ [2] رومیوں 6:12-14؛ [3] رومیوں 12:1؛ افسیوں 5:1-2

سوال 44: رسولوں کے عقیدہ میں یہ کیوں شامل کیا گیاہے کہ "مسیح عالم ارواح میں اُتر گیا" ؟

جواب: اس لیے کہ مجھے گہری دہشت اور آزمائشوں کے وقت یقین دلایا جائے کہ میرے خُداوند یسوع مسیح نے بے بیان تکلیف، درد اور روحانی دہشت کو صلیب پر اور اس سے پہلے بھی برداشت کیا، اور مجھے جہنم کی تکلیف اور عذاب سے نجات دلائی۔[1]

حوالہ جات: [1] یسعیاہ 53؛ متی 26:36-46؛ 27:45-46؛ لوقا 22:44؛ عبرانیوں 5:7-10

(اتوار) خُداوند کا دن - 17

سوال 45: مسیح یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا (قیامت) ہمارے لئے کیسے فائدہ مند ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے یعنی اپنی قیامت کے ذریعے، یسوع مسیح نے موت پر فتح حاصل کی، تاکہ وہ اپنی راست بازی میں ہمیں شامل کرے جو اُس نے ہمارے لئے اپنی صلیبی موت کے ذریعے حاصل کی۔[1]

دوسرا یہ کہ اپنی قادر مطلق قدرت کے ذریعے، اُس نے ہمیں بھی پہلے سے ہی نئی زندگی کے لیے مُردوں میں سے زندہ کیا ہے۔[2]

تیسرا یہ کہ مسیح کی قیامت ہمارے لیے ایک یقینی وعدہ ہے کہ ہماری بھی بابرکت قیامت ہوگی۔[3]

حوالہ جات: [1] رومیوں 25:4؛ 1-کرنتھیوں 20-16:15؛ 1-پطرس 5-3:1؛ [2] رومیوں 11-5:6؛ افسیوں 6-4:2؛ کُلسِّیوں 4-1:3؛ [3] رومیوں 11:8؛ 1-کرنتھیوں 23-12:15؛ فلپیوں 21-20:3

(اتوار) خُداوند کا دن - 18

سوال 46: آپ کا یہ کہنے سے کیا مطلب ہے کہ "مسیح آسمان پر چڑھ گیا"؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح، اپنے شاگردوں کی موجودگی میں، زمین سے آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔[1] اور وہ وہاں ہمارے لیے موجود ہے،[2] جب تک کہ وہ دوبارہ زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنے کے لیے نہ آئے۔[3]

حوالہ جات: [1] لوقا 51-50:24؛ اعمال 11-9:1؛ [2] رومیوں 34:8؛ افسیوں 10-8:4؛ عبرانیوں 25-23:7؛ 24:9؛ [3] اعمال 11:1

سوال 47: تو کیا مسیح دنیا کے آخر تک ہمارے ساتھ نہیں ہے جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا تھا؟[1]

جواب: مسیح سچا انسان اور سچا خُدا ہے۔ اپنی انسانی فطرت میں مسیح اس وقت زمین پر موجود نہیں ہے؛[2] لیکن اپنی اُلُوہیت، جلال، فضل، اور روح میں وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے اور کبھی بھی ہم سے جدا نہیں ہوتا۔[3]

حوالہ جات: [1] متی 20:28؛ [2] اعمال 1:9-11؛ 3:19-21؛ [3] متی 28:18-20؛ یوحنا 14:16-19

سوال 48: اگر مسیح کی انسانیت جہاں اُسکی اُلُوہیت ہے وہاں موجود نہیں، تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسیح کی دونوں فطرتیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئیں؟

جواب: بالکل نہیں۔ کیونکہ اُلُوہیت غیر محدود ہے اور ہر جگہ موجود ہے،[1] اس لیے یہ بات واضح ہے کہ مسیح کی اُلُوہیت اُس انسانیت کی حدود سے بالاتر ہے جو اُس نے اختیار کی، لیکن اُسی وقت اُس کی اُلُوہیت اُس کی انسانیت میں موجود بھی ہے اور ذاتی طور پر اُسکے ساتھ متحد ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] یرمیاہ 23:23-24؛ اعمال 7:48-49 (یسعیاہ 66:1)؛ [2] یوحنا 1:14؛ 3:13؛ کُلسِّیوں 2:9

سوال 49: مسیح کا آسمان پر اُٹھایا جانا ہمارے لئے کیسے فائدہ مند ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ مسیح آسمان پر اپنے باپ کے سامنے ہماری شفاعت کرتا ہے۔[1]

دوسرا یہ کہ آسمان میں ہمارا اپنا جسم بھی موجود ہے جو اُسکے عہد کے وعدے کی ضمانت ہے کہ مسیح جو ہمارا سر ہے، ہمیں یعنی اپنے جسم کے اراکین کو بھی اپنے ساتھ اُٹھا کر لے جائے گا۔[2]

تیسرا یہ کہ وہ اپنے روح القدس کو اپنے عہد کے وعدے کی ضمانت کے طور پر زمین پر ہمارے پاس بھیجتا ہے،[3] تاکہ روح القدس کی قدرت کے وسیلہ سے ہم دنیا کی چیزوں کی بجائے آسمان کی چیزوں کی تلاش میں رہے، جہاں مسیح خُدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔[4]

حوالہ جات: [1] رومیوں 8:34؛ 1-یوحنا 1:2؛ [2] یوحنا 14:2؛ 17:24؛ افسیوں 2:4-6؛ [3] یوحنا 16:14; 2-کرنتھیوں 1:21-22; 5:5؛ [4] کُلسِّیوں 3:1-4

(اتوار) خُداوند کا دن - 19

سوال 50: مزید ان الفاظ کا کیا مطلب ہے کہ " وہ یعنی مسیح خُدا باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے" ؟

جواب: کیونکہ مسیح آسمان پر اُٹھایا گیا تاکہ وہاں یہ ظاہر کریں کہ وہ اپنی کلیسیا کا سرہے،[1] یعنی وہ وہی ہے جسکے ذریعے خُدا باپ تمام چیزوں پر حکمرانی کرتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] افسیوں 1:20-23؛ کُلسِّیوں 1:18؛ [2] متی 28:18؛ یوحنا 5:22-23

سوال 51: مسیح ہمارا سر یعنی سردار اور بادشاہ کی جلالی شان ہمارے لئے کیسے فائدہ مند ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ وہ اپنے روح القدس کے ذریعے آسمان سے اپنے اراکین یعنی کلیسیا پر انعامات نازل کرتا ہے۔[1] دوسرا یہ کہ وہ اپنی قدرت سے ہمارا دفاع کرتا ہے اور ہمیں تمام دشمنوں سے محفوظ رکھتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] اعمال 2:33؛ افسیوں 4:7-12؛ [2] زبور 110:1-2؛ یوحنا 10:27-30؛ مکاشفہ 19:11-16

سوال 52: مسیح کا "زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنے" کے لیے واپس آنا آپ کو کس طرح تسلی دیتا ہے؟

جواب: میں ہر پریشانی اور ظلم و ستم میں، سر اُٹھائے ہوئے، پورے یقین کے ساتھ اُس قاضی یعنی یسوع مسیح کا انتظار کرتا ہوں جس نے پہلے ہی میری جگہ پر اپنی جان دے کر خُدا کے انصاف کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے ساری لعنت کو مجھ سے دور کر دیا ہے۔[1] مسیح اپنے اور میرے دشمنوں کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈالے گا، لیکن مجھے اور اپنے تمام چنے ہوئے لوگوں کو اپنے ساتھ آسمان کی خوشی اور جلال میں لے جائے گا۔[2]

حوالہ جات: [1]لوقا 28:21؛ رومیوں 8:22-25؛ فلپیوں 3:20-21؛ ططس 2:13-14؛ [2]متی 25:31-46؛ 2 - تِھسّلُنیکیوں 1:6-10

حصہ 2.4: خُدا روح القدس

(اتوار) خُداوند کا دن - 20

سوال 53: آپ "روح القدس" کے بارے میں کیا ایمان رکھتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ روح القدس، خُدا باپ اور خُدا بیٹے کے ساتھ، ابدی خُدا ہے۔[1]

دوسرا یہ کہ روح القدس مجھے بھی عطا کیا گیا ہے[2] تاکہ سچے ایمان کے ذریعے وہ مجھے مسیح اور اُسکے تمام فوائد میں شریک کرتے ہوے،[3] تسلی دے،[4] اور ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔[5]

حوالہ جات: [1]پیدائش 1:1-2؛ متی 28:19؛ اعمال 5:3-4؛[2] 1-کرنتھیوں 6:19؛ 2-کرنتھیوں 1:21-22؛ گلتیوں 4:6،[3] گلتیوں 3:14؛ [4]یوحنا 15:26؛ اعمال 9:31؛ [5]یوحنا 14:16-17؛ 1-پطرس 4:14

(اتوار) خُداوند کا دن - 21

سوال 54: آپ "پاک کیتھولک (عالمگیر) کلیسیا" کے بارے میں کیا ایمان رکھتے ہیں؟

جواب: میں ایمان رکھتا ہوں کہ خدا کے بیٹے نے اپنے روح اور کلام کے ذریعے،[1] ساری انسانی نسل میں سے،[2] دنیا کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک،[3] اپنے لیے لوگوں کی ایک جماعت جمع کی، اُن کی حفاظت کی اور اُنہیں ہمیشہ کی زندگی کے لیے چن لیا،[4] جو سچے ایمان میں متحد ہے۔[5] اور میں اس جماعت کا ایک زندہ رکن ہوں[6] اور ہمیشہ رہوں گا۔[7]

حوالہ جات: [1] یوحنا 10:14-16؛ اعمال 20:28؛ رومیوں 10:14-17؛ کُلسّیوں 1:18؛ [2] پیدائش 3:26-4؛ مکاشفہ 5:9؛ [3] یسعیاہ 59:21؛ 1-کرنتھیوں 11:26؛ [4] متی 16:18؛ یوحنا 10:28-30؛ رومیوں 8:28-30؛ افسیوں 1:3-14؛ [5] اعمال 2:42-47؛ افسیوں 4:1-6؛ [6] 1-یوحنا 3:14، 19-21؛ [7] یوحنا 10:27-28؛ 1-کرنتھیوں 1:4-9؛ 1-پطرس 1:3-5

سوال 55: آپ "مقدسوں کی شراکت" سے کیا مراد سمجھتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلے، یہ کہ تمام مسیحی ایماندار، اس جماعت یعنی مقدسوں کی شراکت کے رکن ہونے کی حیثیت سے، مسیح میں اُسکی میراث اور تمام نعمتوں میں شریک ہیں۔[1]

دوسرا یہ کہ ہر رکن کو یہ فرض سمجھنا چاہیے کہ وہ ان نعمتوں کو دوسروں کی خدمت اور اُنکے فائدے کے لیے خوشی سے اور فوری (بلا تاخیر) استعمال کرے ۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 8:32؛ 1-کرنتھیوں 6:17؛ 12:4-7، 12-13؛ 1-یوحنا 1:3؛ [2] رومیوں 12:4-8؛ 1-کرنتھیوں 12:20-27؛ 13:1-7؛ فلپیوں 2:4-8

سوال 56: آپ "گناہوں کی معافی" کے بارے میں کیا ایمان رکھتے ہیں؟

جواب: میں ایمان رکھتا ہوں کہ خُدا، مسیح کے کفارے کے وسیلہ سے میرے کسی بھی گناہ[1] یا میری گنہگار فطرت کو یاد نہ کرے گا جس کے خلاف مجھے پوری زندگی لڑنا ہے۔[2] بلکہ، خُدا اپنے فضل سے مجھے مسیح کی راستبازی عطا کرتا ہے تاکہ مجھ پر کبھی بھی سزا کا حکم نہ ہو۔[3]

حوالہ جات: [1] زبور 103:3-4، 10، 12؛ میکاہ 7:18-19؛ 2-کرنتھیوں 5:18-21؛ 1-یوحنا 1:7؛ 2:2؛ [2] رومیوں 7:21-25؛ [3] یوحنا 3:17-18؛ رومیوں 8:1-2

(اتوار) خُداوند کا دن - 22

سوال 57: بائبل مقدس میں موجود "جسم کے جی اُٹھنے کے عقیدے" سے آپ کو کس طرح تسلی ملتی ہے؟

جواب: اس طرح سے کے نہ صرف میری روح اس زندگی کے فوراً بعد مسیح کے پاس، جو اس کا سر (مالک) ہے لے جائی جائے گی،[1] بلکہ میرا یہ گناہ آلودہ جسم بھی مسیح کی قدرت سے زندہ کیا جائے گا، اور میری روح کے ساتھ دوبارہ ملایا جائے گا، اور مسیح کے جلالی جسم کی مانند بنا دیا جائے گا۔[2]

حوالہ جات: [1] لوقا 23:43؛ فلپیوں 1:21-23، [2] 1-کرنتھیوں 15:20، 42-46، 54؛ فلپیوں 3:21؛ 1-یوحنا 3:2

سوال 58: رسولوں کے عقیدے میں موجود "ہمیشہ کی زندگی" کا مضمون آپ کو کس طرح تسلی دیتا ہے؟

جواب: اس طرح سے کے جیسے میں ابھی اپنے دل میں ابدی زندگی کی خوشی کا آغاز محسوس کرتا ہوں،[1] ویسے ہی اس زندگی کے بعد مجھے ایسی کامل ابدی زندگی کی خوشی حاصل ہوگی، جو نہ تو کبھی کسی آنکھ نے دیکھی، نہ ہی کبھی کسی کان نے سنی، اور نہ ہی کسی انسان کے دل نے کبھی اُسکا تصور کیا: یعنی ایک ایسی ابدی زندگی جس میں ہمیشہ کے لیے خدا کی حمد و ستائش کی جائے گی۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 14:17؛ [2] یوحنا 17:3؛ 1-کرنتھیوں 2:9

(اتوار) خُداوند کا دن - 23

سوال 59: ان سب باتوں پر ایمان رکھنے سے آپ کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب: یہ کہ میں مسیح میں، خُدا کے سامنے راستباز ہوں اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوں۔[1]

حوالہ جات: [1] یوحنا 3:36؛ رومیوں 1:17 (حبقوق 2:4)؛ رومیوں 5:1-2

سوال 60: آپ خُدا کے سامنے کیسے راستباز ٹھہرتے ہیں؟

جواب: میں صرف یسوع مسیح پر سچے ایمان کے ذریعے ہی راستباز ٹھہرتا ہوں۔[1]

حالانکہ میرا ضمیر مجھ پر یہ الزام لگاتا ہے کہ میں نے خُدا کے تمام احکام کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے اُسکے خلاف گناہ کیا ہے، اورکبھی بھی اُن میں سے کسی ایک حکم کو بھی پورا نہیں کیا،[2] اور اب بھی ہر برائی کی طرف مائل رہتا ہوں،[3] پھر بھی، میری کسی خوبی کی بنا پر نہیں،[4] بلکہ صرف خُدا کے بے پناہ فضل کے ذریعے ہی،[5] خُدا مجھے یسوع مسیح کا کامل کفارہ، راستبازی اور پاکیزگی ایسے عطا کرتا ہے،[6] جیسے میں نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو اور نہ ہی کبھی گناہ گار رہا ہوں، اور جیسے میں نے مسیح کی طرح مکمل فرمانبرداری کی ہو۔[7] مجھے صرف اس تحفے کو راست-رو دل کے ساتھ ایمان لاتے ہوئے قبول کرنا ہے۔[8]

حوالہ جات: [1] رومیوں 3:21-28؛ گلتیوں 2:16؛ افسیوں 2:8-9؛ فلپیوں 3:8-11؛ [2] رومیوں 3:9-10؛ [3] رومیوں 7:23؛ [4] طِطس 3:4-5؛ [5] رومیوں 3:24؛ افسیوں 2:8؛ [6] رومیوں 4:3-5 (پیدائش 15:6)؛ 2-کرنتھیوں 5:17-19؛ 1-یوحنا 2:1-2؛ [7] رومیوں 4:24-25؛ 2-کرنتھیوں 5:21؛ [8] یوحنا 3:18؛ اعمال 16:30-31

سوال 61: آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ آپ صرف ایمان کے ذریعے ہی راستباز ٹھہرتے ہیں؟

جواب: یہ اسلئے نہیں کہ میں اپنے ایمان کی قدامت سے خُدا کو خوش کرتا ہوں۔ بلکہ اسلئے کہ صرف مسیح کا کامل کفارہ، راستبازی اور پاکیزگی ہی مجھے خُدا کے سامنے راستباز ٹھہراتی ہے،[1] اور میں اس راستبازی کو صرف ایمان کے ذریعے ہی قبول کرتے ہوئے اپنا بنا سکتا ہوں۔[2]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 1:30-31؛ [2] رومیوں 10:10؛ 1-یوحنا 5:10-12

(اتوار) خُداوند کا دن - 24

سوال 62 : ہمارے نیک اعمال خدا کے حضور ہماری راستبازی کیوں نہیں ٹھہر سکتے، یا کم از کم یہ ہماری راستبازی کا کچھ حصہ کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب: کیونکہ وہ راستبازی جو خُدا کے انصاف کے تقاضے کو پورا کر سکے، مکمل طور پر کامل اور ہر طرح سے الٰہی شریعت کے مطابق ہونی چاہیے۔[1] لیکن اس زندگی میں ہمارے سب سے اچھے اعمال بھی نامکمل اور گناہ آلودہ ہیں۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 20:3؛ گلتیوں 10:3 (استثنا 26:27)؛ [2] یسعیاہ 6:64

سوال 63 : آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے نیک اعمال ہمیں کچھ فائدہ نہیں پہنچاتے، جبکہ خدا خود یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان کا اجر اس زندگی اور آنے والی زندگی میں دے گا ؟[1]

جواب: یہ اجر کمایا نہیں جاتا، بلکہ یہ خُدا کے فضل کا تحفہ ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] متی 12:5؛ عبرانیوں 6:11؛ [2] لوقا 10:17؛ 2- تیمتھیُس 7:4-8

سوال 64 : لیکن کیا یہ تعلیم لوگوں کو بے پرواہ اور بدکار نہیں بنا دیتی؟

جواب: نہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ جو سچے ایمان کے ذریعے مسیح میں پیوست (شامل) کیے گئے ہیں، شکرگزاری کے پھل پیدا نہ کریں۔[1]

حوالہ جات: [1] لوقا 43:6-45؛ یوحنا 5:15

حصہ 2.5: مقدس سکرمنٹس (رسومات)

(اتوار) خُداوند کا دن - 25

سوال 65 : چونکہ ہم صرف ایمان کے ذریعے ہی مسیح میں اور اُسکے تمام فوائد میں شامل ہوتے ہیں: تو دراصل یہ ایمان کہاں سے آتا ہے؟

جواب: روح القدس ہمارے دلوں میں مقدس انجیل کی منادی کے ذریعے اسے پیدا کرتا ہے[1] اور مقدس سکرمنٹس کے ذریعے اسکی تصدیق کرتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] یوحنا 5:3؛ 1-کرنتھیوں 2:10-14؛ افسیوں 8:2؛ رومیوں 17:10؛ 1-پطرس 1:23-25؛ [2] متی 28:19-20؛ 1-کرنتھیوں 16:10

سوال 66 : مقدس سکرمنٹس (رسومات) کیا ہیں؟

جواب: سکرمنٹس خُدا کی طرف سے مقرر کردہ پاک نشانات اور مہریں ہیں۔ انہیں خُدا نے خود مقرر کیا ہے تاکہ ہم ان کے استعمال سے خوشخبری (انجیل) کے وعدے کو زیادہ واضح طور پر سمجھ سکیں اور وہ اس وعدے پر مہر ثبت کرے۔[1]

خُدا کی انجیل کا وعدہ یہ ہے کہ وہ اپنے فضل کے وسیلہ سے، مسیح یسوع کی صلیبی قربانی کے ذریعے ہمیں گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی بخشتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] پیدائش 11:17؛ استثنا 6:30؛ رومیوں 11:4؛ [2] متی 26:27-28؛ اعمال 38:2؛ عبرانیوں 10:10

سوال 67 : کیا کلام اور سکرمنٹس دونوں کا مقصد ہمارے ایمان کو ہماری نجات کے واحد ذریعہ یسوع مسیح کی صلیبی قربانی پر مرکوز کرنا ہے ؟

جواب: جی ہاں ! انجیل مقدس میں روح القدس ہمیں یہی سکھاتا ہے اور سکرمنٹس کے ذریعے اسکی تصدیق کرتا ہے کہ

ہماری نجات مکمل طور پر صرف یسوع مسیح کی صلیبی قربانی پر ہی منحصر ہے۔ [1]

حوالہ جات: [1] رومیوں 3:6؛ 1-کرنتھیوں 26:11؛ گلتیوں 27:3

سوال 68 : نئے عہد نامہ میں خُداوند یسوع مسیح نے کتنے سکرامنٹس مقرر کیے ہیں ؟

جواب: صرف دو، پاک بپتسمہ اور پاک عشاء۔ [1]

حوالہ جات: [1] متی 20-19:28؛ 1-کرنتھیوں 26-23:11

حصہ 2.5.1: پاک بپتسمہ

(اتوار) خُداوند کا دن - 26

سوال 69 : پاک بپتسمہ آپکو کس طرح یہ یاد دلاتا اور پختہ یقین کرواتا ہے کہ مسیح کی واحد صلیبی قربانی آپکو ذاتی طور پر فائدہ پہنچاتی ہے؟

جواب: اسطرح سے کہ مسیح نے اس ظاہری دھونے کو مقرر کیا [1] اور اسکے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ جیسے پانی جسم کی گندگی کو دھو دیتا ہے، اسی طرح اُسکا خون اور اُسکا روح میری روح کی ناپاکی کو دھو دیتے ہیں، یعنی میرے تمام گناہوں کو۔ [2]

حوالہ جات: [1] اعمال 38:2؛ [2] متی 11:3؛ رومیوں 10-3:6؛ 1-پطرس 21:3

سوال 70 : مسیح کے خون اور روح سے دھوئے جانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مسیح کے خون سے دھوئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنے فضل کے وسیلہ سے، مسیح یسوع کی صلیبی قربانی کے ذریعے ہمارے گناہ معاف کر دیے ہیں کیونکہ مسیح کا خون صلیب پر ہمارے لیے بہایا گیا۔ [1]

مسیح کے روح سے دھوئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ روح القدس نے ہمیں نیا بنایا اور ہمیں مسیح کا رکن بننے کے لیے پاک کیا، تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ گناہ کے لیے مُردہ ہوں اور پاک اور بے عیب زندگی گزاریں۔[2]

حوالہ جات: [1] زکریا 1:13؛ افسیوں 1:7-8؛ عبرانیوں 24:12؛ 1-پطرس 2:1؛ مکاشفہ 5:1؛ [2] حزقی ایل 25:36-27؛ یوحنا 5:3-8؛ رومیوں 4:6؛ 1-کرنتھیوں 11:6؛ کُلسّیوں 11:2-12

سوال 71 : مسیح نے کہاں یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اُسکے خون اور روح سے اسطرح دھوئے جاتے ہیں جیسے ہم بپتسمہ کے پانی سے دھوئے گیے ہیں؟

جواب: بپتسمہ کے سکرمنٹ کو مقرر کرتے وقت، جہاں وہ کہتا ہے کہ "پس تُم جا کر سب قَوموں کو شاگِرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوحُ القُدس کے نام سے بپِتسمہ دو۔"[1]

"جو اِیمان لائے اور بپِتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو اِیمان نہ لائے وہ مُجرِم ٹھہرایا جائے گا۔"[2]

یہ وعدہ اُس وقت دہرایا جاتا ہے جب پاک کلام میں بپتسمہ کو "نئی پیدائش کا پانی"[3] اور گناہوں کو دھونے کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔[4]

حوالہ جات: [1] متی 19:28، [2] مرقس 16:16، [3] طِطُس 5:3، [4] اعمال 16:22

(اتوار) خُداوند کا دن - 27

سوال 72 : کیا پانی بپتسمہ میں ہماری ظاہری دھلائی کے ساتھ ساتھ گناہوں کو بھی مٹا دیتا ہے؟

جواب: نہیں، صرف یسوع مسیح کا خون اور روح القدس ہی ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔[1]

حوالہ جات: [1] متی 11:3؛ 1-پطرس 21:3؛ 1-یوحنا 7:1

سوال 73 : پھر روح القدس بپتسمہ کو نئی پیدائش کا پانی اور گناہوں کو دھو ڈالنے والا کیوں بیان کرتا ہے ؟

جواب: خُدا کے پاس ان الفاظ کے لیے اچھا جواز ہے۔ سب سے پہلے، خُدا ہمیں یہ سکھانا چاہتا ہے کہ یسوع مسیح کا خون اور روح ہمارے گناہوں کو ایسے ہی دور کرتا ہے جیسے پانی جسم سے گندگی کو دور کرتا ہے۔[1]

لیکن اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اس اَلٰہی وعدے اور نشان کے ذریعے خُدا ہمیں یہ یقین دلاتا ہے کہ ہم روحانی طور پر اپنے گناہوں سے ایسے ہی صاف کیے گئے ہیں جیسے پانی سے ہمارا جسم ظاہری طور پر صاف کیا جاتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 11:6؛ مکاشفہ 5:1؛ 14:7 ، [2] اعمال 38:2؛ رومیوں 3:6-4؛ گلتیوں 27:3

سوال 74: کیا (مسیحوں کے) بچوں کا بپتسمہ ہونا چاہیے؟

جواب: جی ہاں۔ بچے بھی بالغوں کی طرح خُدا کے عہد اور اُسکے عہد کے لوگوں میں شامل ہیں،[1] کیونکہ اُن سے بھی مسیح یسوع کے خون اور روح القدس جو ایمان پیدا کرتا ہے، کے وسیلہ سے گناہوں سے نجات کا وعدہ کیا گیا ہے،[2] اسلئے مسیحوں کے بچے بھی بپتسمہ جو خُداوند کے عہد کا نشان ہے اُسکے ذریعے مسیحی کلیسیا میں شامل کیے جانے چاہیے اور اُنہیں غیر مسیحوں کے بچوں سے الگ کیا جانا چاہیے۔[3] جیسے پرانے عہدنامے میں ختنہ کے ذریعے کیا گیا تھا،[4] جسے نئے عہدنامے میں بپتسمہ سے بدل دیا گیا۔[5]

حوالہ جات: [1] پیدائش 7:17؛ متی 14:19؛ [2] یسعیاہ 1:44-3؛ اعمال 38:2-39؛ 31:16؛ [3] اعمال 47:10؛ 1-کرنتھیوں 14:7؛ [4] پیدائش 9:17-14; [5] کُلسِّیوں 11:2-13

حصہ 2.5.2: عشائے ربانی

(اتوار) خُداوند کا دن - 28

سوال 75: عشائے ربانی آپ کو کس طرح یہ یاد کرواتی اور یقین دلواتی ہے کہ آپ مسیح کی واحد قربانی جو صلیب پر دی گئی اُس میں شریک ہیں اور اُسکے تمام فوائد میں حصہ دار ہیں؟

جواب: اس طرح سے کہ مسیح نے مجھے اور تمام ایمانداروں کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اُسکی یادگاری میں اس توڑی ہوئی روٹی میں سے کھائیں اور اس پیالے میں سے پئیں۔اس حکم کے ساتھ یہ وعدے بھی ہیں:[1]

پہلا، جیسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ خداوند کی روٹی میرے لئے توڑی گئی اور اُسکا پیالہ میرے ساتھ بانٹا گیا، بالکل ویسے ہی اُسکا جسم صلیب پر چڑھایا گیا اور اُسے میری خاطر توڑا گیا، اور اُسکا خون میری خاطر صلیب پر بہایا گیا۔

دوسرا، جیسے میں خداوند کے خادم کے ہاتھ سے جو عشائے ربانی بانٹتا ہے، اس روٹی اور پیالے کو اپنے منہ سے چکھتا ہوں، جو مجھے مسیح کے جسم اور خون کے نشان کے طور پر دیا جاتا ہے، بالکل ویسے ہی وہ اپنے مصلوب جسم اور بہائے گئے خون سے میری جان کو ابدی زندگی کے لئے خوراک اور تازگی بخشتا ہے۔

حوالہ جات: [1] متی 26:26-28؛ مرقس 22:14-24؛ لوقا 19:22-20؛ 1-کرنتھیوں 23:11-25

سوال 76: مسیح کے مصلوب جسم کو کھانا اور اس کے بہائے ہوئے خون کو پینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ راست-رو دل کے ساتھ مسیح کے سارے دُکھوں اور موت کو قبول کرنا، جسکے ذریعے ہم گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی حاصل کرتے ہیں۔[1] لیکن اس کے معنی بہت گہرے ہیں:

ہم روح القدس کے ذریعے، جو مسیح اور ایماندار دونوں میں موجود ہے، مسیح کے پاک جسم میں زیادہ سے زیادہ پیوست ہوتے جاتے ہیں۔[2] اسی طرح، اگرچہ وہ آسمان پر ہے[3] اور ہم زمین پر ہیں، ہم اُسکے گوشت میں سے گوشت اور اُسکی ہڈیوں میں سے ہڈی ہیں۔[4] اور ہم ہمیشہ کے لیے ایک ہی روح میں زندہ رہتے اور اسی ایک روح کے تحت حکمرانی پاتے ہیں، بالکل ایسے ہی جیسے ہمارے جسم کے اعضاء ایک ہی جان کے تحت کام کرتے ہیں۔[5]

حوالہ جات: [1] یوحنا 35:6، 40، 50-54، [2] یوحنا 55:6-56؛ 1-کرنتھیوں 13:12، [3] اعمال 9:1-11؛ 1-کرنتھیوں 26:11؛ کُلسِّیوں 1:3، [4] 1-کرنتھیوں 15:6-17؛ افسیوں 29:5-30؛ 1-یوحنا 13:4، [5] یوحنا 56:6-58؛ 15:1-6؛ افسیوں 15:4-16؛ 1-یوحنا 24:3

سوال 77 : مسیح نے یہ کہاں وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے جسم اور خون سے ایمانداروں کو ایسے ہی پرورش اور تازگی بخشتا ہے جیسے کہ وہ حقیقی طور پر توڑی ہوئی روٹی کھاتے اور پیالے میں سے پیتے ہوں ؟

جواب: یہ وعدہ مسیح خداوند نے عشائے ربانی کے سکرمنٹ کو مقرر کرتے ہوئے کیا: " خُداوند یِسُوعؔ نے جِس رات وہ پکڑوایا گیا روٹی لی۔ اور شُکر کر کے توڑی اور کہا یہ میرا بدن ہے جو تُمہارے لِئے ہے۔ میری یادگاری کے واسطے یِہی کِیا کرو۔ اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا یہ پیالہ میرے خُون میں نیا عہد ہے۔ جب کبھی پِیو میری یادگاری کے لِئے یِہی کِیا کرو۔ کیونکہ جب کبھی تُم یہ روٹی کھاتے اور اِس پیالے میں سے پِیتے ہو تو خُداوند کی مَوت کا اِظہار کرتے ہو۔ جب تک وہ نہ آئے۔ "[1]

یہ وعدہ پولوس رسول نے ان الفاظ میں دوبارہ دہراتے ہوئے کہا کہ: "وہ برکت کا پیالہ جِس پر ہم برکت چاہتے ہیں کیا مسِیح کے خُون کی شِراکت نہیں؟ وہ روٹی جِسے ہم توڑتے ہیں کیا مسِیح کے بدن کی شِراکت نہیں؟ چُونکہ روٹی ایک ہی ہے اِس لِئے ہم جو بُہت سے ہیں ایک بدن ہیں کیونکہ ہم سب اُسی ایک روٹی میں شرِیک ہوتے ہیں۔ "[2]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 11:23-26، [2] 1-کرنتھیوں 10:16-17

---

29 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 78 : کیا عشائے ربانی میں روٹی اور انگوروں کا شِیرہ مسیح کے حقیقی جسم اور خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں؟

جواب: نہیں ۔ جیسے بپتسمہ کا پانی مسیح کے خون میں تبدیل نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ خود گناہوں کو دھوتا ہے بلکہ یہ صرف ان چیزوں کا ایک الٰہی نشان اور یقین دہانی ہے،[1] ویسے ہی خُداوند کی عشائے ربانی کی پاک روٹی بھی مسیح کے جسم میں تبدیل نہیں ہوتی،[2] اگرچہ اسے سکرامنٹ کی نوعیت اور زبان کے مطابق مسیح کا جسم کہا جاتا ہے۔[3]

حوالہ جات: [1] افسیوں 26:5؛ طِطُس 5:3، [2] متی 26:26-29، [3] 1-کرنتھیوں 10:16-17؛ 11:26-28، پیدائش 10:17-11؛ خروج 11:12، 13؛ 1-کرنتھیوں 10:1-4

سوال 79 : مسیح عشائے ربانی کی روٹی کو اپنا جسم اور پیالے کو اپنا خون یا خون میں نیا عہد کیوں کہتا ہے، اور پولس رسول مسیح کے جسم اور خون میں شرکت کرنا جیسے الفاظ کا استعمال کیوں کرتا ہے؟

جواب: مسیح کے پاس ان الفاظ کے لیے اچھا جواز ہے۔ وہ ہمیں یہ سکھانا چاہتا ہے کہ جیسے روٹی اور انگوروں کا شِیرہ عارضی یعنی جسمانی زندگی کو طاقت دیتے ہیں، ویسے ہی اُسکا صلیب پر مصلوب کیا گیا جسم اور بہایا گیا خون ہماری روحوں کے لیے ابدی زندگی کا حقیقی کھانا اور پینا ہیں۔ [1]

لیکن اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وہ ہمیں اس ظاہری نشان اور عہد کے ذریعے یہ یقین دہانی کروانا چاہتا ہے کہ، جیسے ہم اپنے منہ سے ان مقدس نشانات کو اُسکی یادگاری میں لیتے ہیں، [2] ویسے ہی روح القدس کے کام کے ذریعے اُسکے حقیقی جسم اور خون میں شریک ہوتے ہیں، اور یہ بھی کہ اُسکے تمام دُکھ اور فرمانبرداری ایسے ہی ہماری ہے جیسے ہم نے خود ذاتی طور پر گناہوں کے لیے دُکھ اٹھائے ہو اور اُنکا کفارہ ادا کیا ہو۔ [3]

حوالہ جات: [1] یوحنا 51:6، 55، [2] 1-کرنتھیوں 10:16-17؛ 26:11، [3] رومیوں 5:6-11

(اتوار) خُداوند کا دن - 30

سوال 80: مسیح خُداوند کی مقرر کردہ عشائے ربانی میں اور رومن کیتھولک کی مقرر کردہ ماس میں کیا فرق ہے؟

جواب: مسیح خُداوند کی عشائے ربانی ہمیں یہ تصدیق کرواتی ہے کہ ہمارے تمام گناہ یِسُوعؔ مسیح کی واحد یعنی ایک ہی بار کی قربانی کے ذریعے مکمل طور پر معاف کر دیے گئے ہیں، یہ قربانی مسیح نے ہمارے لیے صرف ایک ہی بار ہمیشہ کے گناہوں کے لیے صلیب پر دی۔ [1] یہ ہمیں یہ بھی تصدیق کرواتی ہے کہ روح القدس ہمیں مسیح میں پیوند کرتا ہے، [2] جو اپنے حقیقی جسم کے ساتھ اب آسمان پر خُدا باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے، [3] جہاں وہ چاہتا ہے کہ ہم اُسکی عبادت کریں۔ [4]

[لیکن رومن کیتھولک کی مقرر کردہ ماس یہ سکھاتی ہے کہ زندوں اور مُردوں کے گناہ مسیح کی (صرف ایک ہی بار کی) صلیبی قربانی کے ذریعے معاف نہیں ہوتے جب تک کہ کاہن (فادر) ہر روز ماس میں مسیح کو اُنکے گناہوں کی قربانی کے لیے پیش نہ کرے ۔ یہ یہ بھی سکھاتی ہے کہ مسیح رومن کیتھولک ماس کی روٹی اور شِیرے میں اپنی جسمانی حالت میں موجود ہوتا ہے، جہاں مسیح کی عبادت کی جانی چاہیے۔

لہذا، رومن کیتھولک ماس بنیادی طور پر یِسُوعؔ مسیح کی واحد یعنی ایک ہی بار کی قربانی اور دُکھوں کا انکار ہے جو ایک قابلِ مذمت بت پرستی ہے۔]

حوالہ جات: [1] یوحنا 30:19؛ عبرانیوں 27:7؛ 12:9، 25-26؛ 10:10-18؛ [2] 1-کرنتھیوں 17:6؛ 10:16-17؛ [3] اعمال 55:7-56؛ عبرانیوں 1:3؛ 1:8؛ [4] متی 20:6-21؛ یوحنا 21:4-24؛ فلپیوں 20:3؛ کُلسِّیوں 1:3-3

سوال 81: کن لوگوں کو خداوند کی میز (عشائے ربانی) میں شامل ہونا چاہیے ؟

جواب: وہ لوگ جو اپنے گناہوں کے سبب سے خود سے ناخوش ہوں، لیکن اسکے باوجود وہ اس بات پر یقین رکھتے ہوں کہ اُنکے گناہ معاف کردیے گئے ہیں اور اُنکی باقی تمام کمزوریاں مسیح کے دُکھوں اور موت کے سبب سے ڈھانپی گئی ہیں، اور جو اپنے ایمان کو مزید مضبوط کرنے اور بہتر زندگی گزارنے کی آرزو رکھتے ہوں۔

تاہم، منافق اور توبہ نہ کرنے والے، اس کھانے پینے کے سبب سے خود پر سزا لاتے ہیں۔ [1]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 10:19-22؛ 11:26-32

سوال 82 : کیا ایسے لوگوں کو بھی خدا کی میز (عشائے ربانی) میں شامل کیا جانا چاہیے جو اپنے دعووں اور زندگی کے نظم و ضبط سے یہ ظاہر کرتے ہوں کہ وہ بے دین اور بے ایمان ہیں؟

جواب: نہیں، ایسا کرنے سے خدا کے عہد کی بے حرمتی ہوگی اور پوری مسیحی جماعت پر خدا کا غضب نازل ہوگا۔[1] اسلیے، مسیح اور اُسکے رسولوں کی تعلیمات کے مطابق، مسیحی کلیسیا پر فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو، خدا کی بادشاہی کی چابیوں کا باقاعدہ استعمال کرتے ہوئے، اس میز میں شامل نہ کریں جب تک کہ وہ اپنی زندگی کی اصلاح نہ کر لیں۔

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 11:17-32؛ زبور 50:14-16؛ یسعیاہ 1:11-17

حصہ 2.6: خدا کی بادشاہی

(اتوار) خُداوند کا دن - 31

سوال 83: خدا کی بادشاہی کی چابیاں کیا ہیں؟

جواب: انجیل مقدس کی تبلیغ اور توبہ کی طرف مسیحی نظم و ضبط۔ یہ دونوں مسیحی ایمانداروں کے لیے آسمان کی بادشاہی کو کھولتی ہیں جبکہ بے دین اور بے ایمانوں کے لیے اسے بند کرتی ہیں۔[1]

حوالہ جات: [1] متی 16:19؛ یوحنا 20:22-23

سوال 84: انجیل مقدس کی منادی کس طرح آسمان کی بادشاہی کو کھولتی اور بند کرتی ہے؟

جواب: مسیح کے حکم کے مطابق: آسمان کی بادشاہی اُس وقت کھلتی ہے جب انجیل کی منادی اور اسکا اعلان تمام ایمانداروں یعنی ہر ایک ایماندار کو کیا جائے کہ جب بھی وہ سچے ایمان کے ساتھ انجیل کے وعدے کو قبول کرتے ہیں، تو خدا مسیح کی راست بازی اور کفارے کے سبب سے اُنکے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

آسمان کی بادشاہی اُس وقت بند ہو جاتی ہے جب انجیل کی منادی اور اسکا اعلان بے ایمانوں اور منافقوں کو کیا جائے کہ جب تک وہ توبہ نہیں کرتے، خدا کا غضب اور ابدی عذاب اُن پر رہتا ہے۔

خداوند کی عدالت، اس زندگی اور آنے والی زندگی میں، اسی انجیل کی گواہی پر مبنی ہے۔[1]

حوالہ جات: [1] متی 19:16؛ یوحنا 3:31-36؛ 20:21-23

سوال 85: مسیحی نظم و ضبط (چال چلن) کے ذریعہ آسمان کی بادشاہی کس طرح بند ہوتی اور کھولتی ہے؟

جواب: مسیح کے حکم کے مطابق: وہ لوگ جو، اگرچہ مسیحی کہلاتے ہوں، مگر اپنی تعلیم یا چال چلن سے غیر مسیحی زندگی گزارتے ہوں، اور جو کئی بار کی برادرانہ محبت بھری نصیحتوں کے باوجود اپنے گناہوں اور برے چال چلن کو ترک کرنے سے انکار کرتے ہوں ، اور جو کلیسیا کے خادمین کے پاس شکایت ہونے کے باوجود بھی، کلیسیا کی نصیحتوں کا جواب نہ دیتے ہوں – ایسے افراد کو کلیسیا مسیح کے سکرمنٹس (بپتسمہ اور پاک عشاء) میں نہ شامل کرتے ہوئے مسیحی جماعت سے خارج کر دیتی ہے اور خدا بھی اُنہیں مسیح کی بادشاہی سے خارج کر دیتا ہے۔[1]

ایسے افراد جب سچی اصلاح کا وعدہ کرے اور اسے اپنے چال چلن سے ثابت کرے، تو اُنہیں دوبارہ مسیح اور اُسکی کلیسیا کے ارکان کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] متی 15:18-20؛ 1-کرنتھیوں 5:3-5، 11-13؛ 2-تھسلنیکیوں 3:14-15، [2] لوقا 15:20-24؛ 2-کرنتھیوں 2:6-11

حصہ 3: شکر گزاری

(اتوار) خُداوند کا دن - 32

سوال 86 : چونکہ ہمیں اپنے اچھے کاموں کے وسیلہ سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے یِسُوعؔ مسیح کے ذریعے گناہوں سے نجات ملی ہے، تو پھر ہمیں اچھے کام کیوں کرنے چاہیے؟

جواب: کیونکہ مسیح، جس نے اپنے خون کے ذریعے ہمیں چھڑایا ہے، اپنے روح کے وسیلہ سے ہمیں اپنی صورت میں بحال بھی کر رہا ہے، تاکہ ہم اپنی پوری زندگی سے یہ ظاہر کر سکیں کہ ہم خدا کی نعمتوں کے لیے اُسکے شکرگزار ہیں،[1] تاکہ ہمارے ذریعے اُسے جلال پہنچے،[2] اور ہم ایمان کے پھلوں یعنی اچھے کاموں سے اپنے ایمان کا یقین کرسکیں،[3] اور تاکہ ہمارے مسیحی چال چلن سے ہمارے پڑوسی مسیح کی طرف مائل ہوسکے۔[4]

حوالہ جات: [1] رومیوں 6. 13:6؛ 12:1-2؛ 1-پطرس 2:5-10؛ [2] متی 5:16؛ 1-کرنتھیوں 6:19-20؛ [3] متی 7:17-18؛ گلتیوں 5:22-24؛ 2-پطرس 1:10-11؛ [4] متی 5:14-16؛ رومیوں. 14:17-19؛ 1-پطرس 2:12؛ 3:1-2

سوال 87 : کیا وہ لوگ بھی بچ سکتے ہیں جو اپنی ناشکری اور توبہ نہ کرنے والی راہوں پر چلتے ہوئے خدا کی طرف رجوع نہیں کرتے؟

جواب: ہرگز نہیں۔ کتاب مقدس ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ نہ تو کوئی بدکار شخص، اور نہ ہی کوئی بت پرست، زانی، چور، لالچی، شرابی، بہتان لگانے والا، ڈاکو، یا اس قسم کے لوگ خدا کی بادشاہی کے وارث ہو گے۔[1]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 6:9-10؛ گلتیوں 5:19-21؛ افسیوں 5:1-20؛ 1-یوحنا 3:14

(اتوار) خُداوند کا دن - 33

سوال 88: حقیقی توبہ یا تبدیلی میں کیا چیزیں شامل ہیں؟

جواب: دو چیزیں: پرانے انسان کا مرنا اور نئے انسان کا جی اُٹھنا۔[1]

حوالہ جات: [1] رومیوں 1:6-11؛ 2-کرنتھیوں 17:5؛ افسیوں 22:4-24؛ کُلسّیوں 5:3-10

سوال 89: پرانے انسان کے مرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ گناہ پر حقیقی طور پر شرمندہ ہونا اور اسے نفرت کے ساتھ ترک کرتے ہوئے اس سے دور بھاگنا۔[1]

حوالہ جات: [1] زبور 3:51-4، 17؛ یوایل 12:2-13؛ رومیوں 12:8-13؛ 2-کرنتھیوں 10:7

سوال 90: نئے انسان کے جی اُٹھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ مسیح کے ذریعے خدا میں پورے دل سے خوش ہونا[1] اور خدا کی مرضی کے مطابق ہر قسم کے اچھے عمل کے ذریعے اُسکی رضا میں محبت اور خوشی سے جینا۔[2]

حوالہ جات: [1] زبور 8:51، 12؛ یسعیاہ 15:57؛ رومیوں 1:5؛ 17:14؛ [2] رومیوں 10:6-11؛ گلتیوں 20:2

سوال 91: اچھے اعمال کیا ہیں؟

جواب: صرف وہ اعمال جو سچے ایمان سے کیے جائیں،[1] خدا کی شریعت کے مطابق ہوں[2] اور خدا کے جلال کے لیے کیے جائیں۔[3] اور جو ہماری اپنی رائے یا انسانی روایات پر مبنی نہ ہوں۔[4]

حوالہ جات: [1] یوحنا 5:15؛ عبرانیوں 6:11؛ [2] احبار 4:18؛ 1-سموئیل 22:15؛ افسیوں 10:2؛ [3] 1-کرنتھیوں 31:10؛ [4] استثنا 32:12؛ یسعیاہ 13:29؛ حزقی ایل 18:20-19؛ متی 7:15-9

حصہ 3.2: دس احکام

(اتوار) خُداوند کا دن - 34

سوال 92: خداوند کی شریعت کیا ہے؟

جواب: خُداوند کا زندہ کلام جو یہ فرماتا ہے کہ:

پہلا حکم: خُداوند تیرا خُدا جو تُجھے مُلکِ مِصرؔ سے اور غُلامی کے گھر سے نِکال لایا مَیں ہُوں۔ میرے حضُور تُو غَیر معبُودوں کو نہ ماننا۔

دوسرا حکم: تُو اپنے لِئے کوئی تراشی ہُوئی مُورت نہ بنانا۔ نہ کِسی چِیز کی صُورت بنانا جو اُوپر آسمان میں یا نِیچے زمِین پر یا زمِین کے نِیچے پانی میں ہے۔ تُو اُن کے آگے سِجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عِبادت کرنا کیونکہ مَیں خُداوند تیرا خُدا غیُور خُدا ہُوں اور جو مُجھ سے عداوت رکھتے ہیں اُن کی اَولاد کو تِیسری اور چَوتھی پُشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہُوں۔ اور ہزاروں پر جو مُجھ سے مُحبّت رکھتے اور میرے حُکموں کو مانتے ہیں رحم کرتا ہُوں۔

تیسرا حکم: تُو خُداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ جو اُس کا نام بے فائدہ لیتا ہے خُداوند اُسے بے گُناہ نہ ٹھہرائے گا۔

چوتھا حکم: یاد کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا۔ چھ دِن تک تُو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا۔ لیکن ساتواں دِن خُداوند تیرے خُدا کا سبت ہے اُس میں نہ تو کوئی کام کرے نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غُلام نہ تیری لَونڈی نہ تیرا چَوپایہ نہ کوئی مُسافِر جو تیرے ہاں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔ کیونکہ خُداوند نے چھ دِن میں آسمان اور زمِین اور سمُندر اور جو کُچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دِن آرام کیا۔ اِس لِئے خُداوند نے سبت کے دِن کو برکت دی اور اُسے مُقدّس ٹھہرایا۔

پانچواں حکم: تُو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عِزّت کرنا تاکہ تیری عمر اُس مُلک میں جو خُداوند تیرا خُدا تُجھے دیتا ہے دراز ہو۔

چھٹا حکم: تُو خُون نہ کرنا۔

ساتواں حکم: تُو زِنا نہ کرنا۔

آٹھواں حکم: تُو چوری نہ کرنا۔

نواں حکم: تُو اپنے پڑوسی کے خِلاف جُھوٹی گواہی نہ دینا۔

دسواں حکم: تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اُس کے غُلام اور اُس کی لَونڈی اور اُس کے بَیل اور اُس کے گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کِسی اَور چِیز کا لالچ کرنا۔[1]

حوالہ جات: [1] خروج 20:1-17؛ استثنا 6:5-21

سوال 93: یہ احکام کس طرح تقسیم کیے گئے ہیں؟

جواب: یہ احکام دو تختیوں پر لکھے گئے ہیں۔ پہلی تختی میں چار احکام ہیں، جو ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہمیں خدا کے ساتھ کس طرح زندگی گزارنی چاہیے۔ دوسری تختی میں چھ احکام ہیں، جو ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ہم اپنے ہمسائے کا کیا حق رکھتے ہیں۔[1]

حوالہ جات: [1] متی 22:37-39

سوال 94: پہلے حکم میں خدا ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: یہ کہ، میں اپنی نجات کو خطرے میں ڈالنے سے بچنے کے لیے، تمام بت پرستی،[1] جادوگری اور، تواہماتی رسومات[2] کرنے سے پرہیز کروں، اور مقدسین یا دیگر مخلوقات سے دعا نہ مانگوں۔[3]

یہ بھی کہ میں صرف ایک ہی سچے خدا کو صحیح طور پر جانوں،[4] اور صرف اُسی پر بھروسہ کروں،[5] اور ہر اچھے کام[6] کے لیے عاجزی[7] اور صبر[8] کے ساتھ خدا کی طرف دیکھوں، اور اپنے پورے دل سے خدا سے محبت کروں،[9] اُس سے ڈروں[10] اور اُس کی عزت کروں۔[11]

مختصراً یہ کہ، میں کچھ بھی قربان کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہوں، تاکہ کسی بھی معاملے میں خدا کی مرضی کے خلاف نہ جاؤں۔[12]

حوالہ جات: [1] 1-کرنتھیوں 6:9-10؛ 10:5-14؛ 1-یوحنا 5:21؛ [2] احبار 19:31؛ استثنا 18:9-12؛ [3] متی 4:10؛ مکاشفہ 19:10؛ 22:8-9؛ [4] یوحنا 17:3؛ [5] یرمیاہ 17:5، 7؛ [6] زبور 104:27-28؛ یعقوب 1:17؛ [7] 1-پطرس 5:5-6؛ [8] کُلسّیوں 1:11؛ عبرانیوں 10:36؛ [9] متی 22:37 (استثنا 6:5)؛ [10] امثال 9:10؛ 1-پطرس 1:17؛ [11] متی 4:10 (استثنا 6:13)؛ [12] متی 5:29-30؛ 10:37-39

سوال 95: بُت پرستی کیا ہے؟

جواب: بت پرستی وہ ہے جب انسان کسی ایسی چیز پر بھروسہ کرے یا کوئی ایسی چیز ایجاد کرے جس پر وہ واحد سچے خدا جس نے اپنی ذات کو کلام مقدس میں ظاہر کیا ہے، اُس کی بجائے یا اُس کے ساتھ کسی اور چیز پر بھروسہ کرے تو یہ بت پرستی ہے ۔[1]

حوالہ جات: [1] 1-تواریخ 16:26؛ گلتیوں 4:8-9؛ افسیوں 5:5؛ فلپیوں 3:19

(اتوار) خُداوند کا دن - 35

سوال 96: دوسرے حکم میں خدا ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: یہ کہ ہم کسی بھی صورت میں خدا کی کوئی تصویر یا مورت نہ بنائیں[1] اور نہ ہی ہم کسی اور طریقے سے اُس کی عبادت کریں سوائے اُس طریقے کے جس کا خدا نے اپنے کلام میں حکم دیا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] استثنا 4:15-19؛ یسعیاہ 40:18-25؛ اعمال 17:29؛ رومیوں 1:22-23; [2] احبار 10:1-7؛ 1-سموئیل 15:22-23؛ یوحنا 4:23-24

سوال 97: کیا پھر ہم کسی بھی تصویر یا مورت کو بالکل نہیں بنا سکتے ؟

جواب: خدا کو کسی بھی طریقے کی تصویر، صورت یا مورت میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کیا جانا چاہیے۔ حالانکہ مخلوقات

کی تصاویر بنائی جا سکتی ہیں، لیکن خدا اس بات سے منع کرتا ہے کہ ایسی تصاویر بنائی جائیں یا رکھی جائیں اگر ان کا مقصد ان کی عبادت کرنا یا ان کے ذریعے خدا کی خدمت کرنا ہو۔[1]

حوالہ جات: [1] خروج 34:13-14، 17؛ 2-سلاطین 18:4-5

سوال 98 : کیا یہ ممکن نہیں کہ گرجا گھروں میں ان -پڑھ لوگوں کے لیے کتابوں کی جگہ تصاویر یا مورتیں رکھی جائیں؟

جواب: نہیں، ہمیں خدا سے زیادہ عقلمند ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ خدا چاہتا ہے کہ مسیحی جماعت اس کے کلام کی زندہ منادی کے ذریعے تعلیم حاصل کرے،[1] نہ کہ اُن بتوں کے ذریعے جو بول بھی نہیں سکتے۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 10:14-15، 17؛ 2-تیمُتھیُس 3:16-17؛ 2-پطرس 1:19؛ [2] یرمیاہ 10:8؛ حبقوق 2:18-20

---

36 - خُداوند کا دن (اتوار)

سوال 99 : تیسرے حکم کا کیا مقصد ہے؟

جواب: یہ کہ ہم خدا کے نام کی توہین نہ کریں اور نہ ہی اُسکے نام کا غلط استعمال کریں، جیسے کہ بدُعا دینا،[1] جھوٹی قسم کھانا[2] یا غیر ضروری حلف اُٹھانا،[3] اور نہ ہی ایسے گھٹیا گناہوں میں خاموش تماشائی بن کر شریک ہوں۔[4]

مختصر یہ کہ ہمیں خدا کے مقدس نام کو صرف عزت اور وقار کے ساتھ ہی استعمال کرنا چاہیے،[5] تاکہ ہم خدا کا صحیح طور پر اقرار کر سکیں،[6] خدا سے دُعا کر سکیں،[7] اور اپنے تمام الفاظ اور اعمال میں خدا کے نام کو جلال دے سکے۔[8]

حوالہ جات: [1] احبار 24:10-17؛ [2] احبار 19:12؛ [3] متی 5:37؛ یعقوب 5:12؛ [4] احبار 5:1؛ امثال 29:24؛ [5] زبور 99:1-5؛ یرمیاہ 4:2؛ [6] متی 10:32-33؛ رومیوں 10:9-10؛ [7] زبور 50:14-15؛ 1-تیمُتھیُس 2:8؛ [8] کلسّیوں 3:17

سوال 100 : کیا خدا کے نام کی توہین، یعنی قسمیں کھانا اور بدُعا دینا اتنا سنگین گناہ ہے کہ خدا ایسے لوگوں پر غصہ ہوتا ہے جو اُسے روکنے اور اس پر پابندی لگانے کے لیے اپنی پوری کوشش نہیں کرتے؟

جواب: جی ہاں، بالکل۔[1] کوئی بھی گناہ اس سے زیادہ سنگین نہیں ہے یا خدا کے غصے کو اتنا زیادہ نہیں بڑھاتا جتنا کہ اُسکے نام کی توہین کرنا۔ اسی لیے خدا نے اس کا بدلہ موت کے ذریعے دینے کا حکم دیا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] احبار 1:5؛ [2] احبار 24:10-17

(اتوار) خُداوند کا دن - 37

سوال 101 : کیا ہم عزت و احترام کے ساتھ خداوند کے نام کی قسم کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، جب حکومت اس کا مطالبہ کریں، یا جب اس کی ضرورت محسوس ہو تاکہ سچائی اور امانت داری کو خدا کے جلال اور اپنے ہمسائے کے فائدے کے لیے قائم کرتے ہوئے، اسے فروغ دیا جا سکے۔ یہ قسمیں خداوند کے کلام پر مبنی ہیں[1] اور ان کا درست استعمال خدا کے لوگوں نے پرانے اور نئے عہدنامہ میں کیا ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] استثنا 6:13؛ 10:20؛ یرمیاہ 4:1-2؛ عبرانیوں 6:16؛ [2] پیدائش 21:24؛ یشوع 9:15؛ 1-سلاطین 1:29-30؛ رومیوں 1:9؛ 2-کرنتھیوں 1:23

سوال 102 : کیا ہم مقدسین یا دیگر مخلوقات کے نام پر بھی قسم کھا سکتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ ایک جائز قسم کا مطلب یہ ہے کہ ہم خدا کو اس واحد ہستی کے طور پر پکاریں جو ہمارے دِل و دِماغ کو جانتا ہے تاکہ وہ ہماری سچائی کی گواہی دے اور اگر ہم جھوٹی قسم کھائیں تو ہمیں سزا دے۔[1] خدا کے سوا کوئی اور مخلوق اس عزت کے لائق نہیں ہے۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 1:9؛ 2-کرنتھیوں 1:23؛ [2] متی 5:34-37؛ 23:16-22؛ یعقوب 5:12

(اتوار) خُداوند کا دن - 38

سوال 103 : چوتھے حکم میں خدا آپ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: پہلی بات یہ کہ انجیل کی خدمت اور اسکی تعلیم کے انتظام کو برقرار رکھا جائے،[1] اور خاص طور پر آرام کے دن یعنی سبت کے دن میں باقاعدگی سے گرجا گھر جاوں،[2] تاکہ خدا کے کلام کو سیکھ سکوں،[3] مقدس سکرمنٹس میں شامل ہو سکوں،[4] علانیہ طور پر خدا سے دُعا کر سکوں،[5] اور غریبوں کے لیے مسیحی ہدیہ جات پیش کر سکوں۔[6]

دوسری بات یہ کہ میں اپنی روزمرہ زندگی کے بُرے راستوں سے آرام کروں، خداوند سے کہوں کہ اپنے پاک روح کے ذریعے میری زندگی میں کام کرے، اور اس طرح میں اس زندگی میں ابدی سبت یعنی آرام کا آغاز کر سکوں۔[7]

حوالہ جات: [1] استثنا 6:4-9، 20-25؛ 1-کرنتھیوں 9:13-14؛ 2-تیمتھیس 2:2؛ 3:13-17؛ طِطس 1:5؛ [2] استثنا 5:12-12؛ زبور 9:40-10؛ 26:68؛ اعمال 2:42-47؛ عبرانیوں 10:23-25؛ [3] رومیوں 10:14-17؛ 1-کرنتھیوں 14:31-32؛ 1-تیمتھیس 4:13؛ [4] 1-کرنتھیوں 11:23-25؛ [5] کُلسِّیوں 3:16؛ 1-تیمتھیس 2:1؛ [6] زبور 50:14؛ 1-کرنتھیوں 16:2؛ 2-کرنتھیوں 8 اور 9؛ [7] یسعیاہ 66:23؛ عبرانیوں 4:9-11

(اتوار) خُداوند کا دن - 39

سوال 104 : پانچویں حکم میں خدا آپ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: یہ کہ میں اپنے والدین اور اُن تمام افراد کا عزت، محبت، اور وفاداری سے احترام کروں جو مجھ پر اختیار رکھتے ہیں؛ اور یہ بھی کہ میں اُنکی اچھی تعلیم اور تربیت کو فرمانبرداری سے مانوں؛[1] اور صبر سے اُنکی خامیوں اور کمزوریوں کو برداشت کروں—[2] کیونکہ خدا اُنکے ذریعے ہم پر حکمرانی کرتا ہے۔[3]

حوالہ جات: [1] خروج 17:21؛ امثال 8:1؛ 1:4؛ رومیوں 13:1-2؛ افسیوں 5:21-22؛ 6:1-9؛ کُلسّیوں 18:3، 1:4 ؛ [2] امثال 20:20؛ 22:23؛ 1-پطرس 18:2؛ [3] متی 21:22؛ رومیوں 13:1-8؛ افسیوں 6:1-9؛ کُلسّیوں 18:3-21

(اتوار) خُداوند کا دن - 40

سوال 105 : چھٹے حکم میں خدا آپ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: یہ کہ میں نہ تو اپنے ہمسائے کو حقیر جانوں، اور نہ اپنے اعمال، خیالات، الفاظ ، دیکھنے یا اشاروں میں اُس سے نفرت کروں، اور نہ ہی اُسکی بے عزتی، یا اُسے قتل کروں،۔ اور نہ ہی کسی اور شخص کا (اپنے ہمسائے کے خلاف) ان کاموں میں ساتھ دوں؛[1] بلکہ میں بدلہ لینے کی ہر خواہش کو رد کروں۔[2] مجھے خود کو نقصان پہنچانے یا بے دھڑک طور پر خطرے میں ڈالنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔[3] کیونکہ قتل کی روک تھام کے لیے حکومت کو تلوار کے ذریعے اختیار دیا گیا ہے.[4]

حوالہ جات: [1] پیدائش 6:9؛ احبار 17:19-18؛ متی 5:21-22؛ 52:26؛ [2] امثال 25:21-22؛ متی 35:18؛ رومیوں 19:12؛ افسیوں 26:4؛ [3] متی 7:4؛ 52:26؛ رومیوں 13:11-14؛ [4] پیدائش 6:9؛ خروج 14:21؛ رومیوں 4:13

سوال 106 : کیا یہ حکم صرف قتل سے متعلق ہے؟

جواب: خدا قتل سے منع کر کے ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اُسے قتل کی جڑ سے بھی نفرت ہے، یعنی حسد، کینہ، غصہ، اور بدلہ لینے کی خواہش۔[1] خدا کی نظر میں یہ تمام چیزیں قتل کی مختلف شکلیں ہیں۔[2]

حوالہ جات: [1] امثال 30:14؛ رومیوں 29:1؛ 19:12؛ گلتیوں 19:5-21؛ 1-یوحنا 9:2-11؛ [2] 1-یوحنا 15:3

سوال 107 : کیا چھٹے حکم میں اتنا کافی ہے کہ ہم اپنے ہمسائے کو قتل نہ کریں؟

جواب: نہیں۔ خدا حسد، نفرت، اور غصے کی مذمت کر کے ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم اپنے ہمسائے سے اپنی مانند محبت کریں،[1] صبر، امن پسندی، نرمی، رحم دلی، اور دوستی سے اُن کے ساتھ پیش آئیں،[2] اُنہیں جتنا ہو سکے نقصان سے بچائیں، اور اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی بھلائی کریں۔[3]

حوالہ جات: [1] متی 12:7؛ 39:22؛ رومیوں 10:12؛ [2] متی 5:3-12؛ لوقا 36:6؛ رومیوں 10:12، 18؛ گلتیوں 6:1-2؛ افسیوں 2:4؛ کُلسِیوں 12:3؛ 1-پطرس 8:3؛ [3] خروج 23:4-5؛ متی 5:44-45؛ رومیوں 12:20-21 (امثال 25:21-22)

(اتوار) خُداوند کا دن - 41

سوال 108 : خدا ساتویں حکم میں ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

جواب: یہ کہ خدا ہر قسم کی بے حیائی کو ناپسند کرتا ہے،[1] اس لیے ہمیں اس سے سخت نفرت کرنی چاہیے،[2] اور سادہ، پرہیزگار اور پاکدامن زندگی گزارنی چاہیے،[3] چاہے ہم شادی شدہ ہوں یا کنوارے۔

حوالہ جات: [1] احبار 30:18؛ افسیوں 5:3-5؛ [2] یہوداہ 22-23؛ [3] 1-کرنتھیوں 7:1-9؛ 1-تھِسّلُنیکیوں 4:3-8؛ عبرانیوں 4:13

سوال 109 : کیا اس حکم میں خدا صرف زناکاری جیسے سنگین گناہوں سے منع کرتا ہے ؟

جواب: چونکہ ہمارا جسم اور روح دونوں خدا کا مقدس ہے، اور خدا چاہتا ہے کہ ہم دونوں کو پاک اور صاف رکھیں۔ اسی وجہ سے خدا ہر قسم کی بے حیائی والے اعمال، نظر، باتیں، خیالات، خواہشات،[1] اور وہ سب کچھ منع کرتا ہے جو کسی کو ان کی طرف مائل کرے۔[2]

حوالہ جات: [1] متی 5:27-29؛ 1-کرنتھیوں 6:18-20؛ افسیوں 5:3-4؛ [2] 1-کرنتھیوں 33:15؛ افسیوں 18:5

(اتوار) خُداوند کا دن - 42

سوال 110 : آٹھویں حکم میں خدا کس بات سے منع کرتا ہے؟

جواب: خدا صرف چوری اور ڈکیتی سے ہی منع نہیں کرتا، جو خداوند کی شریعت کے مطابق سزا کے لائق ہے،[1] بلکہ خدا کی نظر میں چوری کا مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر کوئی اپنے پڑوسی کی چیزوں کو کسی چالبازی یا دھوکہ دہی کے ذریعے اپنے لئے حاصل کریں، چاہے وہ طاقت کے ذریعے ہو یا ایسے ذرائع سے جو جائز معلوم ہوں،[2] جیسے وزن، سائز، یا مقدار کی غلط پیمائش میں، دھوکہ دہی کے ذریعے کاروبار میں ، جعلی پیسہ، زیادتی، سود ، یا کوئی اور طریقہ کار میں جس سے خدا نے منع کیا ہو۔[3] اس کے علاوہ خدا ہر قسم کے لالچ [4] اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو ضائع کرنے سے بھی منع کرتا ہے۔[5]

حوالہ جات: [1]خروج 1:22، 1-کرنتھیوں 9:5-10، 9:6-10، [2]میکاہ 9:6 -11، لوقا 14:3، یعقوب 1:5-6، [3]استثنا 13:25-16، زبور 5:15، امثال1:11، 22:12، حزقی ایل 9:45-12، لوقا 35:6، [4] لوقا 15:12، افسیوں 5:5، [5] امثال 20:21، 20:23-21، لوقا 10:16-13

سوال 111 : آٹھویں حکم میں خدا آپ سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب: خدا چاہتا ہے کہ میں اپنے پڑوسی کی بھلائی کے لیے جو کچھ بھی کر سکتا ہوں وہ کروں، دوسروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کروں جیسا میں چاہتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ کریں، اور ایمانداری سے محنت کروں تاکہ حاجت مندوں کی ضرورت کو پورا کر سکوں۔[1]

حوالہ جات: [1] یسعیاہ 5:58-10، متی 12:7، گلتیوں 9:6-10، افسیوں 28:4

(اتوار) خُداوند کا دن - 43

سوال 112 : نویں حکم کا مقصد کیا ہے؟

جواب: اس کا مقصد یہ ہے کہ میں کبھی کسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دوں، کسی کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر پیش نہ کروں، کسی کی غیبت نہ کروں، کسی پر بے بنیاد الزام نہ لگاؤں، اور نہ ہی بغیر سنے کسی کو برے طریقے سے الزام دوں۔[1] بلکہ عدالت میں اور ہر جگہ، مجھے جھوٹ اور دھوکہ دہی سے بچنا چاہیے؛ یہ وہ چیزیں ہیں جو شیطان استعمال کرتا ہے اور یہ خدا کے غضب کو دعوت دیتی ہیں۔[2] مجھے سچائی سے محبت کرنی چاہیے، صاف گوئی سے سچ بولنا چاہیے، کھلے دل سے سچائی کو تسلیم کرنا چاہیے،[3] اور اپنے پڑوسی کی نیک نامی کی حفاظت اور ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔[4]

حوالہ جات: [1] زبور 15، امثال 5:19، متی 1:7، لوقا 37:6، رومیوں 1:28-32، [2] احبار 11:19-12، امثال 22:12، 5:13، یوحنا 44:8، مکاشفہ 8:21، [3] 1-کرنتھیوں 6:13، افسیوں 25:4، [4] 1-پطرس 8:3-9، 8:4

(اتوار) خُداوند کا دن - 44

سوال 113 : دسویں حکم کا مقصد کیا ہے؟

جواب: یہ کہ ہمارے دلوں میں خدا کے کسی بھی حکم کے خلاف کسی قسم کی کوئی خواہش یا خیال پیدا نہ ہو۔ بلکہ ہمیں اپنے پورے دل سے ہمیشہ گناہ سے نفرت کرنی چاہیے اور جو کچھ بھی صحیح ہو اُس میں خوشی حاصل کرنی چاہیے۔[1]

حوالہ جات: [1] زبور 7:19-14؛ 23:139-24؛ رومیوں 7:7-8

سوال 114 : لیکن کیا وہ لوگ جو خدا کی طرف رجوع لے آتے ہیں ان احکام پر مکمل طور پر فرمانبرداری سے عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ اس دنیا میں حتیٰ کہ سب سے مقدس لوگ بھی اس فرمانبرداری کا صرف تھوڑا سا آغاز ہی کر پاتے ہیں۔[1]

تاہم، وہ پورے ارادے کے ساتھ شروع کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف بعض بلکہ خدا کے تمام احکام کے مطابق زندگی گزاریں۔[2]

حوالہ جات: [1]واعظ 20:7؛ رومیوں 7:14-15؛ 1-کرنتھیوں 9:13؛ 1-یوحنا 1:8-10؛ [2] زبور 1:1-2؛ رومیوں 7:22-25؛ فلپیوں 3:12-16

سوال 115 : چونکہ اس زندگی میں کوئی بھی شخص دس احکام پر مکمل طور پر فرمانبرداری سے عمل نہیں کر سکتا، تو پھر خدا کیوں چاہتا ہے کہ ان احکام کی اتنی وضاحت سے منادی کی جائے؟

جواب: سب سے پہلے، اس لیے کہ جب تک ہم زندہ رہیں، ہم اپنی گناہ آلودہ جسمانی فطرت کو زیادہ بہتر طور پر جان سکیں اور اپنے گناہوں کی معافی اور راستبازی کے لیے مسیح کی طرف زیادہ شدت سے دیکھ سکیں۔[1]

دوسرا، یہ کہ ہم کبھی بھی کوشش کرنے اور خدا سے دُعا کرنے سے باز نہ آئیں کہ وہ ہمیں اپنے پاک روح کی طاقت بخشے تاکہ ہم خدا کی صورت میں مزید بحال ہو سکے، جب تک کہ اس زندگی کے بعد ہم اپنے مقصد تک نہ پہنچ جائیں یعنی کامل زندگی تک۔[2]

حوالہ جات: [1] زبور 5:32؛ رومیوں 3:19-26؛ 7:7، 24-25؛ 1-یوحنا 1:9؛ [2] 1-کرنتھیوں 9:24؛ فلپیوں 3:12-14؛ 1-یوحنا 3:1-3

حصہ 3.3: دُعائے ربانی (خداوند کی سکھائی ہوئی دعا)۔

(اتوار) خُداوند کا دن - 45

سوال 116 : مسیحیوں کے لیے دُعا کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: کیونکہ دُعا شکرگزاری کا سب سے اہم حصہ ہے جسکا خدا ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔[1] اور اس لیے بھی کیونکہ خدا اپنا فضل اور روح القدس صرف اُنہی لوگوں کو عطا کرتا ہے جو بلا ناغہ دُعا میں پورے دل سے یہ نعمتیں اُس سے مانگتے ہیں اور ان

کے لیے خدا کی شکر گزاری کرتے رہتے ہیں۔[2]

حوالہ جات: [1] زبور 50:14-15؛ 116:12-19؛ 1- تھِسّلُنیکیوں 5:16-18، [2] متی 7:7-8؛ لوقا 11:9-13

سوال 117 : کس قسم کی دُعا خداوند کو پسند آتی ہے، جسے وہ سنتا ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ کہ ہم کو دل سے صرف ایک ہی سچے خدا سے دُعا کرنی چاہیے، جو اپنے آپ کو کلام پاک میں ہم پر ظاہر کرتا ہے، اور ہمیں وہ سب کچھ بتاتا ہے جس کا خداوند ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم دُعا میں اُس سے مانگیں۔[1]

دوسرا، یہ کہ ہمیں اپنی ضرورت اور مصیبت کو مکمل طور پر پہچاننا چاہیے، تاکہ ہم خدا کی عظمت کے سامنے خود کو عاجز کریں۔[2]

تیسرا، یہ کہ ہمیں اس ناقابل فراموش سچ پر اطمنان کرنا چاہیے کہ اگرچہ ہم اس کے حقدار نہیں لیکن پھر بھی یسوع مسیح کی خاطر خدا ہماری دُعاؤں کو ضرور سنے گا۔ کیونکہ یہی اُس نے اپنے پاک کلام میں ہم سے وعدہ کیا ہے۔[3]

حوالہ جات: [1] زبور 145:18-20؛ یوحنا 4:22-24؛ رومیوں 8:26-27؛ یعقوب 1:5؛ 1-یوحنا 5:14-15

[2] 2-تواریخ 7:14؛ زبور 2:11؛ 34:18؛ 62:8؛ یسعیاہ 62:2؛ مکاشفہ 4; [3] دانی ایل 9:17-19؛ متی 7:8؛ یوحنا 14:13-14؛ 16:23؛ رومیوں 10:13؛ یعقوب 1:6

سوال 118 : خداوند نے ہمیں کن چیزوں کے لئے دُعا کرنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: وہ سب چیزیں جن کی ہمیں روحانی اور جسمانی زندگی میں ضرورت ہے،[1] جن کے بارے میں ہمارے خداوند یسوع مسیح نے دُعائے ربانی میں ہمیں سکھایا ہے۔

حوالہ جات: [1] یعقوب 1:17؛ متی 6:33

سوال 119 : دُعائے ربانی کیا ہے ؟

جواب: اَے ہمارے باپ تُو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جَیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے زمِین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جِس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو مُعاف کِیا

ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں مُعاف کر۔ اور ہمیں آزمایش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا (کیونکہ بادشاہی اور قُدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین)۔ (1)

حوالہ جات: (1) متّی 9:6-13؛ لُوقا 11:2-4

(اتوار) خُداوند کا دن - 46

سوال 120: یسوع مسیح نے ہمیں یہ حکم کیوں دیا کہ ہم خدا کو "باپ" کہہ کر پکاریں؟

جواب: تاکہ ہماری دُعا کے آغاز سے ہی ہم پر ہماری دُعا کا بنیادی حصہ واضح ہو جائے کہ - ہم ایک بچے کی طرح اس بات پر تعظیم اور بھروسہ کریں کہ یسوع مسیح کی بدولت خدا ہمارا باپ بن چکا ہے، اور جیسے ہمارے والدین ہمیں زندگی کی ضروری چیزیں دینے سے انکار نہیں کرتے، ویسے ہی ہمارا آسمانی باپ بھی ہمیں کم ہی انکار کرتا ہے اُن تمام چیزوں سے جو ہم ایمان سے اُس سے مانگتے ہیں۔ (1)

حوالہ جات: (1) متی 9:7-11؛ لوقا 11:11-13

سوال 121: ربانی دُعا میں یہ الفاظ کہ "تو جو آسمان پر ہے" کیوں استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: یہ الفاظ ہمیں سکھاتے ہیں کہ ہم خدا کی آسمانی عظمت کو دنیا کی کسی چیز جیسا نہ سمجھیں، (1) اور اپنی جسمانی اور روحانی ضروریات کے لئے خدا کی قدرت پر مکمل طور پر بھروسہ رکھیں۔ (2)

حوالہ جات: (1) یرمیاہ 23:23-24؛ اعمال 17:24-25؛ (2) متی 6:25-34؛ رومیوں 8:31-32

(اتوار) خُداوند کا دن - 47

سوال 122 : ربانی دُعا میں موجود پہلی درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: پہلی درخواست یعنی "تیرا نام پاک مانا جائے" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہماری مدد کر کے ہم تجھے سچے طور پر جانے،[1] تیری عزت کریں، تجھے جلال دیں اور تیرے تمام کاموں اور اُن سے ظاہر ہونے والی تیری قدرت، حکمت، مہربانی، انصاف، رحمت اور سچائی کے لئے تیری حمد و ستائش کریں۔[2]

اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ہماری مدد کر کہ ہم اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں سے–یعنی اپنی سوچوں، باتوں اور کاموں سے– کبھی بھی تیرے نام کی بے حرمتی نہ کرے، بلکہ تیرا نام ہمیشہ عزت اور جلال ہی پائے۔[3]

حوالہ جات: [1] یرمیاہ 9:23-24؛ 31:33-34؛ متی 16:17؛ یوحنا 17:3؛ [2] خروج 34:5-8؛ زبور145؛ یرمیاہ 32:16-20؛ لوقا 1:46-55، 68-75؛ رومیوں 11:33-36؛ [3] زبور115:1 ؛ متی 5:16

(اتوار) خُداوند کا دن - 48

سوال 123 : ربانی دُعا میں موجود دوسری درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: دوسری درخواست یعنی "تیری بادشاہی آئے" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہم پر اپنے کلام اور پاک روح کے ذریعے اس طرح حکمرانی کر کہ ہم زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو تیری مرضی کے تابع کریں۔[1] اپنی کلیسیا کی حفاظت و نگاہ بانی کر اور اسے بڑھا۔[2] شیطان کے تمام کاموں اور ہر وہ طاقت کو جو تیرے خلاف بغاوت کرتی اور تیرے پاک کلام کے خلاف سازش کرتی ہے اُسکو تباہ کر۔[3] جب تک کہ تیری مکمل بادشاہت نہ آجائے، جس میں تو ہی سب کچھ ہو۔[4]

حوالہ جات: [1] زبور 119:5، 105؛ 143:10؛ متی 6:33؛ [2] زبور 122:6-9؛ متی 16:18؛ اعمال 2:42-47؛ [3] رومیوں 16:20؛ 1-یوحنا 3:8 ; [4] رومیوں 8:22-23؛ 1-کرنتھیوں 15:28؛ مکاشفہ 22:17، 20

(اتوار) خُداوند کا دن - 49

سوال 124 : ربانی دُعا میں موجود تیسری درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: تیسری درخواست یعنی "تیری مرضی جَیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہماری مدد کر کے ہم اور تمام لوگ اپنی مرضی کو چھوڑ کر تیری مرضی کو بغیر کسی شکایت کے پورا کرے، کیونکہ واحد تیری ہی مرضی اچھی ہے۔[1]

مزید یہ کہ ہماری اور تمام لوگوں کی مدد کرکے جس کام کے لیے ہمیں بلایا گیا ہے[2] اُس کام کو آسمان پر تیرے فرشتوں کی طرح خوش دلی اور وفاداری کے ساتھ کر سکے۔[3]

حوالہ جات: [1] متی 21:7؛ 16:24-26؛ لوقا 42:22؛ رومیوں 12:1-2؛ ططس 2:11-12؛ [2] 1-کرنتھیوں 7:17-24؛ افسیوں 6:5-9؛ [3] زبور 103:20-21

(اتوار) خُداوند کا دن - 50

سوال 125 : ربانی دُعا میں موجود چوتھی درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: چوتھی درخواست یعنی "ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہماری تمام جسمانی ضروریات کی نگاہ بانی کر،[1] تاکہ ہم یہ جان سکیں کہ ہر اچھائی کا وسیلہ واحد تو ہی ہے،[2] اور نہ تو ہماری اپنی کوئی محنت، فکر مندی اور نہ ہی تیری دی ہوئی نعمتیں ہمیں تیری برکت کے بغیر کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔[3] اس لیے ہماری مدد کر تاکہ ہم مخلوقات پر بھروسہ کرنا چھوڑ کر صرف تجھ پر ہی بھروسہ کریں۔[4]

حوالہ جات: [1] زبور 104:27-30؛ 145:15-16؛ متی 6:25-34؛ [2] اعمال 14:17؛ 17:25؛ یعقوب 1:17؛ [3] استثنا 8:3؛ زبور 37:16؛ 127:1-2؛ 1-کرنتھیوں 15:58؛ [4] زبور 55:22؛ 62؛ 146؛ یرمیاہ 17:5-8؛ عبرانیوں 13:5-6

(اتوار) خُداوند کا دن - 51

سوال 126 : ربانی دُعا میں موجود پانچویں درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: پانچویں درخواست یعنی "اور جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو مُعاف کِیا ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں مُعاف کر" کا مطلب ہے کہ اے خدا مسیح کے خون کی خاطر، ہم گناہ گاروں کے گناہوں اور وہ تمام برائیاں کو جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتی ہیں، [1] اُنہیں ہمارے خلاف یاد نہ کر۔ ہمیں معاف کر، جیسے ہم اپنے پڑوسیوں کو معاف کرنے کا پکا ارادہ رکھتے ہیں، جو ہمارے اندر تیرے فضل کی موجودگی کا ثبوت ہے۔ [2]

حوالہ جات: [1] زبور 51:1-7؛ 143:2؛ رومیوں 8:1؛ 1-یوحنا 2:1-2؛ [2] متی 6:14-15؛ 18:21-35

(اتوار) خُداوند کا دن - 52

سوال 127 : ربانی دُعا میں موجود چھٹی درخواست کا کیا مطلب ہے؟

جواب: چھٹی درخواست یعنی "اور ہمیں آزمایش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہم خود اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک لمحے کے لیے بھی اپنے آپ کو بچانے کے قابل نہیں ہیں۔ [1] اور ہمارے جانی دشمن یعنی شیطان، [2] دنیا، [3] اور ہماری اپنی گناہگار فطرت، [4] ہم پر حملہ کرنے سے کبھی نہیں رُکتے۔ پس، اے خدا ! ہمیں اپنے روح القدس کی قدرت سے مضبوط کر، تاکہ ہم اس روحانی جنگ میں شکست نہ کھائیں، [5] بلکہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے آخر کار مکمل فتح یابی حاصل کریں۔ [6]

حوالہ جات: [1] زبور 103:14-16؛ یوحنا 15:1-5; [2] 2-کرنتھیوں 11:14؛ افسیوں 6:10-13؛ 1-پطرس 5:8; [3] یوحنا 15:18-21; [4] رومیوں 7:23؛ گلتیوں 5:17؛ [5] متی 10:19-20؛ 26:41؛ مرقس 13:33؛ رومیوں 5:3-5; [6] 1-کرنتھیوں 10:13؛ 1- تھسلنیکیوں 3:13; 5:23

سوال 128 : ربانی دُعا کے اختتامی الفاظ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اختتامی الفاظ یعنی "کیونکہ بادشاہی اور قُدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں" کا مطلب ہے کہ اے خدا ہم نے یہ تمام درخواستیں تیرے سامنے رکھی ہیں کیونکہ، تو ہمارا قادر مطلق بادشاہ ہے،[1] جو اپنے پاک نام کی خاطر نہ صرف چاہتا ہے بلکہ ہمیں ہر اچھی چیز عطا کرنے کی پوری قدرت بھی رکھتا ہے۔ اے خدا ہمارا نہیں بلکہ صرف تیرا ہی نام جو پاک ہے ہمیشہ تک عزت اور جلال پائے۔[2]

حوالہ جات: [1] رومیوں 10:11-13؛ 2-پطرس 2:9؛ [2] زبور 115:1؛ یوحنا 14:13

سوال 129 : اس چھوٹے سے لفظ "آمین" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: لفظ "آمین" کا مطلب ہے کہ سچ مچ اور یقیناً ایسا ہی ہو گا ! اور یہ اس سے بھی زیادہ یقینی ہے کہ خدا میری دُعا سنتا ہے بجائے اس سے کہ میں واقعی میں وہی چاہتا ہوں جس کے لئے میں نے دُعا کی ہے۔[1]

حوالہ جات: [1] یسعیاہ 65:24؛ 2-کرنتھیوں 1:20؛ 2- تیمتھیس 2:13

The Canons of Dort (Urdu)

ڈُورٹ کی کلیسیا کے کَینز

Reformed by TRUTH
-2025-

فہرست مضامین

تعارف: --

بابِ نمبر 1: ---------------------- الٰہی چناؤ (تقدیر) کے بارے میں ------------------------------

مضامین:

1. خدا کا عادلانہ اختیار: تمام انسانوں پر سزا کا حق ------------------------------------
2. خدا کی محبت کا ظہور --
3. انجیل کی منادی ---
4. انجیل کے پیغام پر دو طرح کا ردِعمل --
5. بے ایمانی اور ایمان کے اسباب ---
6. خدا کا ازلی فیصلہ ---
7. الٰہی چناؤ ---
8. الٰہی چناؤ کا واحد فیصلہ ---
9. الٰہی چناؤ کی بنیاد پیش بینی ایمان نہیں ہے -------------------------------------
10. الٰہی چناؤ خدا کی خوشنودی پر مبنی ہے ---
11. ناقابلِ تبدیل چُناؤ --
12. الٰہی چناؤ کے بارے میں یقین دہانی --
13. اس یقین کے اثرات --
14. الٰہی چناؤ کی تعلیمات کو درست طریقے سے سکھانا -------------------------------
15. الٰہی ردّ کیے جانے کا فیصلہ ---
16. الٰہی ردّ کیے جانے کی تعلیمات پر ردِعمل ---
17. ایمانداروں کے بچوں کی نجات ---
18. الٰہی چناؤ اور رد کیے جانے کے بارے میں درست رویہ ----------------------------

الٰہی چناؤ اور رد کیے جانے کی غلط تعلیمات کے جوابات ---------------------------------------

بابِ نمبر 2: ---------------- مسیح کا کفارہ اور انسان کی نجات کے بارے میں --------------------

مضامین:

1. خدا کے انصاف کا تقاضا --

2. یسوع مسیح کی طرف سے خدا کے انصاف کی مکمل تلافی ----------------------------

3. یسوع مسیح کی موت کی لامحدود اہمیت ---

4. اس لامحدود اہمیت کی وجوہات --

5. انجیل کی منادی کا حکم --

6. ایمان نہ لانے کی ذمہ داری انسان پر ہے --

7. ایمان، خدا کا عطا کیا گیا تحفہ ہے ---

8. یسوع مسیح کی موت کا نجات بخش اثر --

9. خدا کے منصوبے کی تکمیل --

مسیح کے کفارے پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات --

بابِ نمبر 4 اور 3: --- انسان کے بگاڑ، اُس کا خدا کی طرف رجوع، اور اس کے طریقہ کار کے بارے میں -------

مضامین:

1. انسانی فطرت پر گناہ میں گرنے کے اثرات ---

2. گناہ کے بگاڑ کا پھیلاؤ ---

3. مکمل بگاڑ --

4. فطرت کی روشنی کی ناکافیت ---

5. شریعت کی ناکافیّت --

6. انجیل کی نجات بخش قدرت --

7. انجیل کی اشاعت میں خدا کی خودمختاری --

8. انجیل کی سنجیدہ پکار ---

9. انجیل کو رد کرنے میں انسانی ذمہ داری ---

10. تبدیلی/توبہ، خدا کا کام ---

11. انسان کی توبہ (تبدیلی) میں روح القدس کا کردار ---

12. تجدید (نئی پیدائش) ایک غیر معمولی عمل ---

13. تجدید کا ناقابلِ فہم طریقہ ---

14. خدا کا انسان کو ایمان عطا کرنے کا طریقہ ---

15. خدا کے فضل کا جواب ---

16. تجدید کا اثر ---

17. تجدید میں خدا کا مختلف وسائل کے ذریعے کام کرنا ---

انسان کے بگاڑ اور توبہ پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات ---

بابِ نمبر 5: ---------- مقدسین کی استقامت (ثابت قدمی) کے بارے میں ----------------------------

1. نیا جنم پانے والے گناہ سے پوری طرح آزاد نہیں ہوتے ---

2. ایماندار کا اپنی کمزوری اور گناہ پر ردِعمل ---

3. خدا، ایمان لانے والوں کو ثابت قدم رکھتا ہے ---

4. سچے ایمانداروں کا سنگین گناہوں میں گرنے کا خطرہ ---

5. سنگین گناہوں کے نتائج ---

6. خدا کی نجات بخش مداخلت ---

7. توبہ کی طرف نئی زندگی ---

8. ثابت قدمی پر یقین ---

9. ثابت قدمی کی یقین دہانی ---

10. اس یقین دہانی کی بنیاد ---

11. اس یقین دہانی کے بارے میں شک و شبہات ---

12. اس یقین دہانی کو پرہیزگاری کی ترغیب کے طور پر دیکھنا ---

13. یہ یقین لاپرواہی کی وجہ نہیں بنتا --

14. استقامت میں خدا کے وسائل کا استعمال --

15. استقامت کی تعلیم پر مختلف ردِعمل --

مقدسین کی استقامت پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات --

حاصلِ کلام --

تعارف:

ریفارمڈ چرچ کی نیشنل سِنڈ (کلیسائی مجلس) کی طرف سے منظور شدہ، جو 1618 اور 1619 میں ڈورڈریچٹ (نیدرلینڈز) میں منعقد ہوئی:

نیدرلینڈز میں زیرِ بحث پانچ بنیادی عقائد کے بارے میں سِنڈ آف ڈورٹ کے فیصلے کو عام طور پر ''کینز آف ڈورٹ ''یا (ریمونسٹرانٹس کے خلاف پانچ مضامین) کہا جاتا ہے۔
یہ اُن عقائد کے بیانات پر مشتمل ہے جو ڈورٹ کی عظیم کلیسائی مجلس نے منظور کیے تھے۔ یہ اجلاس 1618–1619 میں شہر ڈورڈریخت (Dordrecht) نیدرلینڈز میں منعقد ہوا۔ اگرچہ یہ نیدرلینڈز کی اصلاحی کلیساؤں کی ایک قومی کونسل تھی، لیکن اس کی ایک بین الاقوامی حیثیت بھی تھی، کیونکہ اس میں صرف ڈچ نمائندے ہی نہیں بلکہ آٹھ غیر ملکی ممالک سے آنے والے چھبیس نمائندے بھی شامل تھے۔

سِنڈ آف ڈورٹ کا انعقاد اس لیے کیا گیا تھا کہ ڈچ کلیساؤں میں اُٹھنے والے ایک بڑے اختلاف کو حل کیا جائے، جو آرمینین-ازم کی تعلیمات کے پھیلاؤ کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ جیکب آرمینئیس (Jacob Arminius) جو لیڈن یونیورسٹی میں الٰہیات کا پروفیسر تھا، اس نے کیلون اور اس کے پیروکاروں کی چند اہم تعلیمات پر سوال اُٹھایا۔ آرمینئیس کی وفات کے بعد، اس کے پیروکاروں نے 1610 کی ریمانسٹریس (Remonstrance) میں پانچ نکات پر اپنا مؤقف پیش کیا۔
اس دستاویز میں، اور بعد کی مزید واضح تحریروں میں،آرمینینز (Arminians) جنہیں بعد میں "ریمونسٹرانٹس (Remonstrant)" کہا گیا، جو یہ تعلیم دیتے تھے کہ:

1. **مشروط چناؤ** یعنی خدا کا انتخاب انسان کے مستقبل کے ایمان کی پیشگی خبر پر مبنی ہے۔
2. **لامحدود کفارہ** یعنی مسیح کا کفارا تمام انسانوں کے لئے دستیاب ہے، بشرطیکہ وہ اپنی آزاد مرضی سے اسے قبول کریں۔
3. **جزوی بگاڑ** یعنی انسان مکمل طور پر گناہگار نہیں ہے، اور وہ اپنی آزادانہ مرضی رکھتا ہے۔

4. **خدا کا فضل قابلِ مزاحمت ہے** یعنی انسان خدا کے فضل کو رد کر سکتا ہے۔

5. **اور نجات پانے والا شخص دوبارہ نجات سے محروم بھی ہو سکتا ہے۔**

کینز آف ڈورٹ میں، سِنڈ نے آرینین-ازم کے ان نظریات کو رد کیا اور انہی نکات پر اصلاحی (ریفارمڈ) چرچ کی تعلیمات کو بیان کیا، تاکہ مقدسین کو کلامِ مقدس کی تعلیم کے مطابق نجات کے بارے میں زیادہ گہرا یقین حاصل ہو سکے۔ آرینینز یعنی ریمونسٹرانٹس چاہتے تھے کہ ریفارمڈ چرچ کے عقائدی معیار میں ترمیم کی جائے اور ان کے اقلیتی نظریات حکومت کی حفاظت میں ہوں۔ آرینین-ازم اور کیلون- ازم کا تنازعہ اتنا شدید ہو گیا کہ اس نے نیدرلینڈز (Netherlands) کو خانہ جنگی کے کنارے پر پہنچا دیا۔ آخرکار، 1617 میں، جنرل اسمبلی* نے چار کے مقابلے میں تین ووٹوں سے قومی سِنڈ بلانے کا فیصلہ کیا تاکہ آرینین-ازم کے مسائل پر غور کیا جا سکے۔

سِنڈ نے سات ماہ کے عرصے میں (نومبر 1618 سے مئی 1619) 154 باضابطہ اجلاس منعقد کیے۔ 13 ریمونسٹ تھیالوجین، جن کی قیادت سائمن اپیسکوپس (Simon Episcopius) نے کی، جنہوں نے سِنڈ کے کام کو سست کرنے اور نمائندوں کو تقسیم کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کیے، لیکن یہ حربے ناکام ثابت ہوئے۔
اور یوہانس بوگرمن (Johannes Bogerman) کی قیادت میں ریمونسٹس کو برخاست کر دیا گیا۔ سِنڈ نے پھر کینز (Canons) تیار کیے جو 1610 کی ریمونسٹرانس کی تعلیمات کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں اور ان متنازعہ نکات پر ریفارمڈ کلیسیا کے عقیدہ کو کتابی دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں، جنہیں آج عام طور پر "کیلون- ازم کے پانچ نکات" کہا جاتا ہے:

1. غیر مشروط چناؤ (Unconditional Election)،

2. محدود کفارہ (Limited Atonement)،

3. مکمل بگاڑ (Total Depravity)،

4. ناقابلِ مزاحمت فضل (Irresistible Grace)، اور

5. مقدسین کی استقامت (Perseverance of Saints)۔

کیونکہ یہ نکات کیلون- ازم کی مکمل تعلیمات کو بیان نہیں کرتے اس لیے بہتر یہ ہو گا کہ انہیں آرمینین-ازم کے پانچ غلط تعلیمی نکات کے خلاف کیلون- ازم کے پانچ جوابات سمجھا جائے، لیکن یقیناً یہ ریفارمڈ کلیسیا کے نجات کے عقیدہ (Soteriology) کے مرکز میں ہیں، کیونکہ یہ خدا کی قادرِ مطلق حکمرانی کے اصول سے اخذ کیے گئے ہیں۔

ان کا خلاصہ یوں بھی کیا جا سکتا ہے کہ:

- غیر مشروط چناؤ اور ایمان، خدا کے قادرِ مطلق انعامات ہیں۔
- اگرچہ مسیح کا کفارہ پوری دنیا کے گناہوں کو معاف کرنے کے لیے کافی ہے، پھر بھی اس کی نجات بخش اثر پذیری صرف خدا کے چنے ہوئے لوگوں تک محدود ہے۔
- 3 اور 4 نکات یعنی تمام انسان گناہ کی وجہ سے اس قدر مکمل طور پر بگڑ چکے ہیں کہ وہ اپنی نجات میں خود کچھ بھی کر نہیں سکتے، لیکن خدا اپنے قادرِ مطلق ناقابلِ مزاحمت فضل سے اپنے برگزیدوں کو بلا کر نئی زندگی عطا کرتا ہے۔
- جنہیں یوں نجات دی گئی، اُنہیں خدا اپنے فضل سے محفوظ بھی رکھتا ہے تاکہ وہ آخر تک ثابت قدم رہیں، اگرچہ وہ اپنے چناؤ اور بلاہٹ کو یقینی بنانے کی کوشش میں کئی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔

سادہ الفاظ میں، ہم کینز (Canons) کے موضوع کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ:

- تصور شدہ قادرِ مطلق فضل،
- قادرِ مطلق فضل جسے حاصل کیا گیا،
- قادرِ مطلق فضل جس کی ضرورت پیش آئی اور جسے عمل میں لایا گیا،
- قادرِ مطلق فضل جس نے انسان کو محفوظ رکھا۔

اگرچہ کینز (Canons) بظاہر صرف چار حصوں پر مشتمل ہیں، مگر ہم اسے پانچ نکات، مضامین یا سرِ عقائد بھی کہہ سکتے ہیں، کیونکہ کینز کو 1610 کی ریمونسٹرانس کے پانچ مضامین کے مطابق ترتیب دیا گیا تھا۔

تیسرا اور چوتھا حصہ جان بوجھ کر ایک میں ملایا گیا، کیونکہ ڈورٹ کے دینی رہنما انہیں ناقابلِ جدا سمجھتے تھے، اور اسی لیے انہیں "سرِ عقیدہ 3/4" کہا جاتا ہے۔

کیننز ایک خاص کردار کے حامل ہیں کیونکہ ان کا اصل مقصد آرینین تنازع کے دوران زیرِ بحث عقائد کے نکات پر ایک عدالتی فیصلہ دینا تھا۔ اصل مقدمہ انہیں اس طرح بیان کرتا ہے کہ:

"یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جس میں پانچ پیش کردہ عقائد کے صحیح نظریے کو بیان کیا گیا ہے جو خدا کے کلام کے مطابق ہے، اور غلط نظریے کو رد کیا گیا ہے جو خدا کے کلام کے خلاف ہے۔"

کیننز کی ایک محدود نوعیت ہے کیونکہ یہ پورے عقائد کا احاطہ نہیں کرتے، بلکہ صرف متنازعہ پانچ نکات پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ہر بڑے سرِ عقیدہ (نکات) میں دو حصے شامل ہیں:

- **مثبت حصہ**، جو اس موضوع پر ریفارمڈ کلیسیا کے عقیدہ کی تشریح کو بیان کرتا ہے،
- **منفی حصہ**، جو متعلقہ آرینین غلطیوں کو رد کرتا ہے۔

کل ملا کر کیننز میں 59 تشریحی مضامین اور 34 غلطیوں کی تردید شامل ہیں۔

کیننز بائبل کے عین مطابق اور متوازن دستاویز ہیں جو بیان کیے گئے مخصوص عقائد پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ منفرد ہیں کیونکہ یہ ایک ایسے "اتحاد کی شکل (Form of Unity)" ہیں جو ایک کلیسیائی اسمبلی نے تیار کی، اور اپنے وقت کی تمام اصلاحی (ریفارمڈ) کلیسیاؤں کے اتفاق رائے کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ڈچ اور غیر ملکی تمام نمائندوں نے، چاہے وہ سُپرا لَپسارین* یا انفرا لَپسارین* نظریے کے حامل ہوں، بغیر استثناء کے کیننز پر اپنے دستخط کیے۔ کیننز مکمل ہونے پر شکرگزاری کا اجلاس منعقد کیا گیا تاکہ خدا کا شکر ادا کیا جائے کہ اُس نے اصلاحی کلیسیاؤں میں مطلق فضل کے عقیدہ کو محفوظ رکھا۔

* جنرل اسمبلی: ڈچ صوبوں کی نمائندہ کونسل، جو نیدرلینڈز کی وفاقی حکومت میں فیصلہ کرتی تھی۔

* سُپرا لَپساریَن (Supralapsarian): وہ نظریہ جس میں سیکھایا جاتا ہے کہ خدا نے انسان کے گناہ کرنے سے پہلے اپنی مرضی سے کچھ لوگوں کو نجات کے لیے اور کچھ کو ہلاکت کے لیے چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

* انفرا لَپساریَن (Infralapsarian): وہ نظریہ جس میں سیکھایا جاتا ہے کہ خدا نے انسان کے گناہ کرنے کے بعد اپنی مرضی سے کچھ لوگوں کو نجات کے لیے اور کچھ کو ہلاکت کے لیے چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

بابِ نمبر 1

الٰہی تقدیر (چناؤ) کے بارے میں

مضمون 1

خدا کا عادلانہ اختیار: تمام انسانوں پر سزا کا حق

چونکہ تمام انسانوں نے آدم میں گناہ کیا، جس سے وہ خدا کی لعنت کے نیچے آ گئے اور ہمیشہ کی موت کے لائق ٹھہرے، اس لیے اگر خدا ان سب کو ان کے حال پر چھوڑ کر ہلاک ہونے دیتا اور ان کے گناہوں کی وجہ سے سزا کے حوالے کر دیتا، تو بھی اُس کی طرف سے کوئی ناانصافی نہ ہوتی۔ جیسا رسول فرماتا ہے کہ ''ہر ایک کا مُنہ بند ہو جائے اور ساری دُنیا خُدا کے نزدِیک سزا کے لائِق ٹھہرے''(رومیوں 19:3)۔ اور آگے آیت 23بیان کرتی ہے کہ ''سب نے گُناہ کِیا اور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں''۔ مزید رومیوں 23:6 میں کہا گیا ہے کہ ''گُناہ کی مزدُوری مَوت ہے''۔

مضمون 2

خدا کی محبت کا ظہور

لیکن خدا کی محبت یوں ظاہر ہوئی، کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا دنیا میں بھیجا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔ ''جو مُحبّت خُدا کو ہم سے ہے وہ اِس سے ظاہِر ہُوئی کہ خُدا نے اپنے اِکلَوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا ہے تاکہ ہم اُس کے سبب سے زِندہ رہیں'' (1- یوحنا 9:4)۔ ''کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی مُحبّت رکھّی کہ اُس نے اپنا اِکلَوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے'' (یوحنا 16:3)۔

مضمون 3

انجیل کی منادی

انسانوں کو ایمان تک پہنچانے کے لیے خدا اپنی رحمت سے، اپنے مقررہ وقت میں، اُن خادموں کو بھیجتا ہے جنہیں وہ چاہتا ہے، تاکہ اُن کے وسیلہ سے انجیل کی خوشخبری سنائی جائے۔ اسی منادی کے ذریعے لوگوں کو گناہوں سے توبہ کرنے اور

مسیحِ مصلوب پر ایمان لانے کا حکم دیا جاتا ہے۔

''مگر جس پر وہ اِیمان نہیں لائے اُس سے کیوں کر دُعا کریں؟ اور جس کا ذِکر اُنھوں نے سُنا نہیں اُس پر اِیمان کیونکر لائیں؟ اور بغَیر مُنادی کرنے والے کے کیوں کر سُنیں؟ اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں مُنادی کیوں کر کریں؟''(رومیوں 10:14-15)۔

مضمون 4

انجیل کے پیغام پر دو طرح کا ردِ عمل

خدا کا غضب اُن لوگوں پر قائم رہتا ہے جو انجیل کی خوشخبری پر ایمان نہیں لاتے۔ لیکن جو اسے سچے اور زندہ ایمان کے ساتھ قبول کرتے اور یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانتے ہیں، وہ خدا کے غضب اور ہلاکت سے نجات پاتے ہیں، اور اُنہیں ہمیشہ کی زندگی کا تحفہ عطا کیا جاتا ہے۔

مضمون 5

بے ایمانی اور ایمان کے اسباب

انسان کے دوسرے تمام گناہوں کی طرح اُسکی بے ایمانی کا سبب اور ذمہ دار خدا نہیں بلکہ خود انسان ہی ہے۔ لیکن یسوع مسیح پر ایمان اور اُسکے وسیلے سے نجات خدا کا عطا کردہ تحفہ ہے، جیسا کہ لکھا ہے کہ ''تُم کو اِیمان کے وسِیلہ سے فضل ہی سے نجات مِلی ہے اور یہ تُمھاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشِش ہے''(افسیوں 2:8)۔ ''کیونکہ مسِیح کی خاطِر تُم پر یہ فضل ہُؤا کہ نہ فقط اُس پر اِیمان لاؤ ۔،" وغیرہ (فلپیوں 1:29)۔

مضمون 6

خدا کا ازلی فیصلہ

کچھ لوگ خدا کی طرف سے ایمان کا تحفہ حاصل کرتے ہیں جبکہ باقیوں کو یہ نہیں دیا جاتا، یہ سب خدا کے ابدی فیصلے کے

مطابق ہوتا ہے، کیونکہ ''یہ وُہی خُداوند فرماتا ہے جو دُنیا کے شرُوع سے اِن باتوں کی خبر دیتا آیا ہے''(اعمال 18:15)۔ ''جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کُچھ کرتا ہے''(افسیوں 11:1)۔ اسی فیصلے کے مطابق خدا اپنے چُنے ہوئے لوگوں کے دل، چاہے وہ کتنے ہی ضدی کیوں نہ ہوں، اپنی مہربانی سے نرم کرکے، اُنہیں ایمان کی طرف مائل کرتا ہے۔جبکہ غیر منتخب لوگوں کو اپنے عادلانہ فیصلے کے تحت اُن کی اپنی بدی اور سخت دلی میں چھوڑ دیتا ہے۔ یہاں خاص طور پر انسانوں کے درمیان گہرا، رحمت بھرا اور ساتھ ہی ساتھ منصفانہ فرق ظاہر ہوتا ہے، اگرچہ تمام انسان ہلاک ہونے میں برابر کے شریک ہیں۔یہ وہ فیصلہ ہے جسے خدا کے کلام میں چناؤ (Election) اور رد کیے جانے (Reprobation) کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، جسے بگڑے ہوئے، ناپاک اور غیر مستحکم ذہن رکھنے والے لوگ اپنی تباہی کے لیے غلط سمجھ لیتے ہیں، لیکن پاک اور پرہیزگار روحوں کے لیے یہ عقیدہ بے پناہ تسلی اور سکون کا سبب بنتا ہے۔

مضمون 7

الٰہی چناؤ

الٰہی چناؤ (Election) کا عقیدہ خدا کا ناقابلِ تبدیلی مقصد ہے، جس کے مطابق، اُس نے دنیا کی تخلیق سے پہلے، اپنے فضل سے، اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے مُوافِق، پوری انسانی نسل میں سے، جو اپنی ہی خطا سے اپنی اصل راستبازی کے مقام سے گناہ اور ہلاکت میں گر گئی تھی، کچھ مخصوص لوگوں کو مسیح میں نجات کے لیے چُن لیا، اور اُنہی کے لیے مسیح کو خدا نے ازل سے اُن کا درمیانی، سردار، اور نجات دہندہ مقرر کیا ہے۔

خدا کے یہ برگزیدہ لوگ اپنی فطرت کے لحاظ سے دوسروں سے نہ تو بہتر تھے اور نہ ہی زیادہ لائق بلکہ سب کی طرح ایک ہی بدحالی میں گرفتار تھے۔ لیکن خدا نے یہ مقرر کیا کہ وہ اُنہیں مسیح کے سپرد کرے تاکہ وہ اُسی کے وسیلہ سے نجات پائیں۔ پھر اُنہیں اپنے کلام اور اپنے روح کے ذریعے مؤثر طور پر بُلایا، اپنی طرف کھینچا، اور اپنی رفاقت میں لایا۔ خدا نے اُنہیں سچا ایمان بخشا، راست بازی عطا کی، اور پاکیزگی میں بڑھایا۔ اور اپنی قدرت سے مسیح یسوع کے ساتھ اُن کی رفاقت کو مضبوطی سے قائم رکھا، یہاں تک کہ آخرکار اپنی رحمت کو ظاہر کرنے اور اپنے جلالی فضل کی تعریف کے لیے اُنہیں جلال بھی بخشا۔

جیسا لکھا ہے کہ ''اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں۔ اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے مُوافِق ہمیں اپنے لِئے پیشتر سے مُقرّر کِیا کہ یِسُوعؔ مسِیح کے وسِیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔ تاکہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی سِتایش ہو جو ہمیں اُس عزِیز میں مُفت بخشا'' (افسیوں 1:4–6)، مزید یہ کہ ''جِن کو اُس نے پہلے سے مُقرّر کِیا اُن کو بُلایا بھی اور جِن کو بُلایا اُن کو راست باز بھی ٹھہرایا اور جِن کو راست باز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا'' (رومیوں 8:30)۔

مضمون 8

الٰہی چناؤ کا واحد فیصلہ

الٰہی چناؤ کے بارے میں خدا کے مختلف احکام نہیں ہیں، بلکہ ایک ہی حکم ہے جس کے مطابق تمام برگزیدہ نجات پاتے ہیں، چاہے اُن کا تعلق پرانے عہدنامے سے ہو یا نئے عہدنامے سے۔ کیونکہ کلامِ مقدس میں خدا کی خوشنودی، مقصد اور مرضی ایک ہی بتائی گئی ہے، جس کے مطابق اُس نے دنیا کی تخلیق سے پہلے ہمیں فضل اور جلال، نجات اور نجات کے راستے کے لیے چُنا اور ہمیں اسی مقررہ راستے پر چلنے کی ہدایت دی۔

مضمون 9

الٰہی چناؤ کی بنیاد پیش بینی ایمان نہیں ہے

الٰہی چناؤ کی بنیاد انسان میں پہلے سے دیکھے گئے ایمان، ایمان کی وفاداری، پاکیزگی یا کسی اور نیک صفت کی بنیاد پر نہیں رکھی گئی، یعنی یہ کسی شرط، سبب یا بنیاد پر منحصر نہیں ہے ، بلکہ انسان ایمان اور ایمان کی وفاداری، اور پاکیزگی وغیرہ کے لیے چنے گئے ہیں۔ اسی لیے الٰہی چناؤ ہر نجات بخش نیکی کا ذریعہ ہے، جس سے ایمان، پاکیزگی اور دیگر نجات کے تحفے جاری ہوتے ہیں، آخرکار ابدی زندگی خود اس کے ثمرات اور اثرات کے طور پر ملتی ہے۔ جیسا کہ رسول کہتا ہے کہ ''اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں'' (افسیوں 1:4)۔

مضمون 10

الٰہی چناؤ خدا کی خوشنودی پر مبنی ہے

خدا کی خوشنُود مرضی ہی اِس فضل کے چناؤ کی واحد وجہ ہے، اور نجات کے لیے یہ فضل کا چُناؤ خدا نے انسانوں کی کچھ صفات اور اعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے نہیں کیا، بلکہ خدا نے اپنی نیک مرضی سے گناہگاروں کے عام مجموعے میں سے کچھ مخصوص افراد کو اپنے برگزیدہ لوگوں کے طور پر چُن لیا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ ''ابھی تک نہ تو لڑکے پیدا ہُوئے تھے اور نہ اُنہوں نے نیکی یا بدی کی تھی کہ اُس سے (یعنی ربیکا سے) کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خِدمت کرے گا''۔ اور یہ بھی کہ ''مَیں نے یعقُوبؔ سے تو مُحبّت کی مگر عیسَو سے نفرت'' (رومیوں 9:11-13)۔ مزید اعمال 48:13 میں بیان کیا گیا ہے کہ ''جِتنے ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے مُقرّر کِئے گئے تھے اِیمان لے آئے''۔

مضمون 11

ناقابلِ تبدیل چُناؤ

اور چونکہ خدا خود سب سے زیادہ حکمت والا، لاتبدِیل، سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اس لیے اُس کی طرف سے کیے گئے چُناؤ کو نہ تو روکا جا سکتا ہے، نہ بدلا جا سکتا ہے، نہ واپس لیا جا سکتا ہے اور نہ ہی منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اُس کے برگزیدہ لوگوں کو نہ تو رد کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اُن کی تعداد بدلی جا سکتی ہے۔

مضمون 12

الٰہی چناؤ کے بارے میں یقین دہانی

اگرچہ برگزیدہ لوگ وقت پر، مختلف درجات اور پیمانوں میں اپنے اس ابدی اور ناقابلِ تبدیلی چُناؤ کا یقین حاصل کرتے ہیں، لیکن یہ یقین خدا کے رازوں اور گہری باتوں میں تجسس کرکے نہیں، بلکہ اپنے اندر خدا کے کلام میں بیان کیے گئے چُناؤ کے

ناقابلِ خطا پھلوں کو روحانی خوشی اور پاکیزہ مسرت کے ساتھ دیکھ کر حاصل کرتے ہیں یعنی مسیح پر سچے ایمان، فرزندانہ خوف، گناہ پر حقیقی افسوس، اور راستبازی کی بھوک اور پیاس وغیرہ سے۔

مضمون 13

اس یقین کے اثرات

الٰہی چُناؤ کا شعور اور یقین خدا کے فرزندوں کو روزانہ اُس کے حضور عاجزی اختیار کرنے، اُس کی رحمت کی گہرائی کی تعظیم کرنے، اپنے آپ کو پاک کرنے، اور اُس کے لیے گہری محبت کے ساتھ شکر گزار ہونے کا سبب فراہم کرتا ہے، جس نے سب سے پہلے اُن کے لیے اپنی گہری محبت کو ظاہر کیا۔ الٰہی چناؤ کے اس عقیدے پر غور کرنے سے نہ تو خدا کے احکام کی پابندی میں سستی پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی انسان دنیاوی تحفظ یا بے فکری میں بتلا ہوتا ہے، بلکہ یہ، خدا کے عادلانہ فیصلے کے مطابق، اُن لوگوں میں پیدا ہونے والے عام اثرات ہیں جو چناؤ کے فضل کو سنجیدگی سے نہیں اپناتے اور برگزیدہ لوگوں کے راستوں پر چلنے سے انکار کرتے ہیں۔

مضمون 14

الٰہی چناؤ کی تعلیمات کو درست طریقے سے سکھانا

چونکہ الٰہی چناؤ کا عقیدہ، جو خدا کے نہایت حکیمانہ ارادے پر مبنی ہے، اور جسکا اعلان نبیوں، خود مسیح یسوع، اور اُسکے رسولوں کے ذریعے کیا گیا، یہ پرانے اور نئے عہدنامے دونوں میں مقدس صحیفوں میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے، لہٰذا اسے آج بھی کلیسیا میں، مناسب وقت اور مقام پر، اسی مقصد کے لیے ظاہر کیا جانا چاہیے جس کے لیے اسے خاص طور پر مقرر کیا گیا تھا، بشرطیکہ یہ احترام کے ساتھ، حکمت اور پرہیزگاری کی روح میں، خدا کے نہایت پاک نام کے جلال کے لیے، اور اُس کے لوگوں کو زندگی اور تسلی بخشنے کے لیے کیا جائے، بغیر اس کے کہ کوئی بے فائدہ طور پر خدائے برتر کے پوشیدہ راستوں کی کھوج کرنے کی کوشش کرے۔

''کیونکہ مَیں خُدا کی ساری مرضی تُم سے پُورے طَور پر بیان کرنے سے نہ جِھجکا'' (اعمال 27:20)۔

''واہ! خُدا کی دَولت اور حِکمت اور عِلم کیا ہی عَمِیق ہے! اُس کے فَیصلے کِس قدر اِدراک سے پرے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نِشان ہیں! خُداوند کی عقل کو کِس نے جانا؟ یا کَون اُس کا صلاح کار ہُؤا؟'' (رومیوں 11:33–34)۔ ''مَیں اُس تَوفِیق کی وجہ سے جو مُجھ کو مِلی ہے تُم میں سے ہر ایک سے کہتا ہُوں کہ جَیسا سمجھنا چاہیئے اُس سے زِیادہ کوئی اپنے آپ کو نہ سمجھے بلکہ جَیسا خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے مُوافِق اِیمان تقسِیم کِیا ہے اِعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو وَیسا ہی سمجھے''(رومیوں 3:12)۔

''اِس لِئے جب خُدا نے چاہا کہ وعدہ کے وارِثوں پر اَور بھی صاف طَور سے ظاہِر کرے کہ میرا اِرادہ بدل نہیں سکتا تو قَسم کو درمیان میں لایا۔ تاکہ دو بے تبدِیل چِیزوں کے باعِث جِن کے بارے میں خُدا کا جُھوٹ بولنا مُمکِن نہیں ہماری پُختہ طَور سے دِل جمعی ہو جائے جو پناہ لینے کو اِس لِئے دَوڑے ہیں کہ اُس اُمّید کو جو سامنے رکھّی ہُوئی ہے قبضہ میں لائیں'' (عبرانیوں 17:6–18)۔

مضمون 15

الٰہی ردّ کیے جانے کا فیصلہ

ہمارے لیے الٰہی چناؤ کے اس ازلی اور بے معاوضہ فضل کو خاص طور پر واضح کرنے اور قابلِ قدر بنانے کے لیے کتابِ مقدس خود یہ گواہی دیتی ہے کہ خدا نے سب لوگوں کو نہیں بلکہ کچھ ہی لوگوں کو ابدی زندگی کے لیے چنا، جبکہ باقیوں کو خدا نے اپنے ازلی فرمان میں اُن کے حال پر چھوڑ دیا۔ خدا نے اپنی قادرِ مطلق، عادل، بے عیب اور ناقابلِ تبدیل مرضی کے مطابق فیصلہ کیا کہ وہ اُن لوگوں کو اُسی عام مصیبت (گناہ) میں رہنے دے، جس میں وہ خود اپنی مرضی سے گر گئے تھے، اور اُنہیں نہ نجات بخش ایمان عطا کرے اور نہ ہی توبہ کرنے کا فضل۔ بلکہ خدا نے اپنے عادلانہ فیصلے میں اُنہیں اُن ہی کے راستوں پر چلنے دیا، اور آخرکار اپنے انصاف کے اظہار کے لیے اُنہیں نہ صرف اُن کے کفر کی وجہ سے بلکہ اُن کے تمام دوسرے گناہوں کے باعث بھی ہمیشہ کی ہلاکت اور سزا کا مستحق ٹھہرایا۔ اور یہی وہ رد کیے جانے کا فیصلہ (Reprobation) ہے،

جو کسی طرح بھی خدا کو گناہ کا خالق نہیں بناتا (ایسا سوچنا بھی گستاخی ہے)، بلکہ دکھاتا ہے کہ خدا نہایت ہیبت ناک، بے عیب، اور عادل منصف اور بدی کا انتقام لینے والا ہے۔

مضمون 16

الٰہی ردّ کیے جانے کی تعلیمات پر ردِّعمل

وہ لوگ جو ابھی تک مسیح پر زندہ ایمان، دل سے پکا اعتماد، ضمیر کی سچی سلامتی، فرزند کی طرح فرمانبرداری کے جوش، اور مسیح کے وسیلے سے خدا پر فخر کرنے کے تجربے تک نہیں پہنچے، لیکن پھر بھی اُن ذرائع کو باقاعدگی سے استعمال کرتے رہتے ہیں جنہیں خدا نے یہ نعمتیں دینے کے لیے مقرر کیا ہے۔اُنہیں رد کیے جانے (Reprobation) کے عقیدہ سے ڈرنا نہیں چاہیے، اور نہ ہی اپنے آپ کو رد شدگان (Reprobates) میں شامل سمجھنا چاہیے۔ بلکہ اُنہیں چاہیے کہ اُن ذرائع کو محنت، لگن اور ثابت قدمی سے استعمال کرتے رہیں، اور سچے دل سے گہری خواہش کے ساتھ عاجزی اور دعا میں خدا کے مقررہ وقت کے گہرے فضل کا انتظار کریں۔ اور اُن لوگوں کے پاس رد کیے جانے کی تعلیم سے ڈرنے کی اور بھی کم وجہ ہے،جو سچے دل سے خدا کی طرف پھِرنے کی خواہش رکھتے ہیں، صرف اُسی کو راضی کرنا چاہتے ہیں، اور گناہ کی غلامی سے نجات کی تمنا رکھتے ہیں، لیکن ابھی تک اُس پاکیزگی اور ایمان کے اُس معیار تک نہیں پہنچے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں۔ کیونکہ رحم کرنے والے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دھواں دیتی موم باتی کو بجھائے گا نہیں اور نہ ہی کُچلے ہُوئے سرکنڈے کو توڑے گا۔

لیکن جو خدا اور نجات دہندہ یسوع مسیح کی پرواہ کیے بغیر پوری طرح دنیاوی فکروں اور جسمانی لذتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، اُن تمام لوگوں کے لیے یہ تعلیم حقیقی طور پر خوفناک ہے،جب تک کہ وہ سچے دل سے توبہ کر کے خدا کی طرف واپس نہ آئیں۔

مضمون 17

ایمانداروں کے بچوں کی نجات

چونکہ ہم خدا کی مرضی کو اُس کے کلام سے جانتے ہیں، جو یہ گواہی دیتا ہے کہ ایمانداروں کے بچے مقدس ہیں، اپنی فطرت کے سبب سے نہیں، بلکہ فضل کے عہد کے باعث، جس میں وہ اپنے والدین کے ساتھ شامل کیے گئے ہیں ۔ اس لیے خدا ترس والدین کے پاس اپنے اُن بچوں کے چناؤ اور نجات پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں جنہیں خدا نے اپنی نیک مرضی سے بچپن ہی میں اس زندگی سے بُلا لیا۔

مضمون 18

الٰہی چناؤ اور رد کیے جانے کے بارے میں درست رویہ

جو لوگ خدا کے آزادانہ فضل کے چناؤ اور عادلانہ رد کیے جانے کے عقیدہ پر شکایت یا اعتراض کرتے ہیں، اُنہیں ہم رسول کے الفاظ میں جواب دیتے ہیں کہ ''اَے اِنسان بھلا تُو کون ہے جو خُدا کے سامنے جواب دیتا ہے؟'' (رومیوں 20:9)۔ اور ہمارے نجات دہندہ کے یہ الفاظ یاد دلاتے ہیں کہ ''کیا مُجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہُوں سو کرُوں؟'' (متی 15:20)۔ لہٰذا ہم اِن بھیدوں (رازوں) کی پاک تعظیم میں رسول کے الفاظ میں پکارتے ہیں کہ ''واہ ! خُدا کی دَولت اور حِکمت اور عِلم کیا ہی عمیق ہے ! اُس کے فَیصلے کِس قدر اِدراک سے پرے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نِشان ہیں ! خُداوند کی عقل کو کِس نے جانا؟ یا کَون اُس کا صلاح کار ہُوا؟ یا کِس نے پہلے اُسے کُچھ دِیا ہے جِس کا بدلہ اُسے دِیا جائے؟ کیونکہ اُسی کی طرف سے اور اُسی کے وسِیلہ سے اور اُسی کے لِئے سب چِیزیں ہیں۔ اُس کی تمجید ابد تک ہوتی رہے۔ آمِین'' (رومیوں 11:33–36)۔

الٰہی چناؤ اور رد کیے جانے کی غلط تعلیمات کے جوابات

جب الٰہی چناؤ (Elections) اور رد کیے جانے (Reprobation) کی سچی تعلیم واضح طور پر بیان کر دی گئی، تو سِنڈ (کلیسائی مجلس) اُن لوگوں کی غلطیوں کو رد کرتی ہے جو مندرجہ ذیل تعلیم سکھاتے ہیں:

رد نمبر 1:

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ وہ صرف اُنہیں نجات دے جو ایمان لائیں گے اور ایمان اور فرمانبرداری میں ثابت قدم رہیں گے۔ یہی نجات کے لیے الٰہی چناؤ (Predestination) کے عقیدہ کی پوری اور مکمل تعلیم ہے۔ اور خدا کے کلام میں اس فیصلے کے بارے میں اس کے سوا کچھ ظاہر نہیں کیا گیا''۔

کیونکہ ایسے لوگ سادہ دلوں کو دھوکا دیتے ہیں اور واضح طور پر اُن آیاتِ مقدسہ کی مخالفت کرتے ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ خدا نہ صرف اُنہیں نجات دے گا جو ایمان لائیں گے، بلکہ اُس نے ازل سے بعض خاص اشخاص کو، دوسروں سے بڑھ کر، چُن لیا ہے جنہیں وہ وقت آنے پر مسیح پر ایمان اور ثابت قدمی دونوں عطا کرے گا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ ''مَیں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہِر کِیا جِنہیں تُو نے دُنیا میں سے مُجھے دِیا'' (یوحنا 6:17)۔ اور ''جِتنے ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے مُقرّر کِئے گئے تھے اِیمان لے آئے''(اعمال 48:13)۔ اور پھر یہ بھی کہ ''اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں''(افسیوں 4:1)۔

رد نمبر 2

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کی طرف سے ہمیشہ کی زندگی کے لیے چناؤ کی مختلف قسمیں ہیں، ایک عام اور غیر واضح چناؤ، اور دوسرا خاص اور پوری طرح واضح چناؤ۔ اور یہ خاص چناؤ بھی دو طرح کا بتایا جاتا ہے: ایک نامکمل، قابلِ تبدیل، غیر فیصلہ کن اور شرطوں پر مبنی، اور دوسرا مکمل، ناقابلِ تبدیل، فیصلہ کن اور بالکل یقینی۔

اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک چناؤ ایمان کے لیے ہے اور دوسرا نجات کے لیے۔ اس طرح کوئی شخص ایمان حاصل کرنے کے لیے تو چنا جا سکتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ نجات کے لیے بھی پکا اور یقینی طور پر چنا گیا ہو''۔

کیونکہ یہ انسان کے دماغ کا ایک بے بنیاد خیال ہے، جو کلامِ مقدس کی پرواہ کیے بغیر گھڑا گیا ہے، جس کے ذریعے چناؤ کی تعلیم کو بگاڑا جاتا ہے اور نجات کی اُس سنہری زنجیر کو توڑا جاتا ہے، جس کے بارے میں کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ ''جِن کو اُس نے پہلے سے مُقرّر کیا اُن کو بُلایا بھی اور جِن کو بُلایا اُن کو راست باز بھی ٹھہرایا اور جِن کو راست باز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا'' (رومیوں 30:8)۔

رد نمبر 3

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کی نیک مرضی اور ارادہٗ، جس کا ذکر پاک صحیفوں میں چناؤ کے عقیدے میں کیا گیا ہے، بالکل بھی اس بات پر مبنی نہیں کہ خدا نے کچھ لوگوں کو دوسروں پر ترجیح دے کر نجات کے لیے چُن لیا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ خدا نے تمام ممکنہ حالات میں سے (جن میں شریعت کے اعمال بھی شامل ہیں) ایمان کے اس عمل اور اس کی نامکمل فرمانبرداری کو نجات کی شرط کے طور پر چُن لیا، حالانکہ یہ ایمان اپنی فطرت میں کسی اجر کے لائق نہیں۔ پھر بھی خدا اپنے فضل سے اسے مکمل فرمانبرداری مان کر ابدی زندگی کے اجر کے قابل ٹھہراتا ہے''۔

کیونکہ اس نقصان دہ غلطی کے ذریعے خدا کی نیک مرضی اور ارادہٗ اور مسیح کے کفارے کے فوائد دونوں بے اثر کر دیے جاتے ہیں، اور انسانوں کو فضول سوالوں میں الجھا کر فضل پر مبنی راستبازی کی سچائی اور بائبل کی سادگی سے دور کر دیا جاتا ہے۔ اور یوں رسول کے یہ الفاظ گویا جھوٹے ثابت ہوتے ہیں کہ ''جِس نے ہمیں نجات دی اور پاک بُلاوے سے بُلایا ہمارے کاموں کے مُوافِق نہیں بلکہ اپنے خاص اِرادہ اور اُس فضل کے مُوافِق جو مسیح یِسُوعؔ میں ہم پر ازل سے ہُوَا'' (2 تیمتھیس 9:1)۔

ردنمبر 4

''یہ کہا جاتا ہے کہ ایمان کے لیے چناؤ میں یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ انسان اپنی فطرت کی روشنی کو درست استعمال کرے، یعنی وہ نیک دل، عاجز، نرم مزاج اور ابدی زندگی کے لائق ہو۔ گویا جیسے چناؤ کسی طرح ان خوبیوں پر منحصر ہو''۔

یہ تعلیم پیلاجیئس (Pelagius) کے عقیدے سے مشابہ ہے اور رسول کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے، جہاں وہ لکھتا ہے کہ ''اِن میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جِسم کی خواہشوں میں زِندگی گُذارتے اور جِسم اور عقل کے اِرادے پُورے کرتے تھے اور دُوسروں کی مانِند طبعی طَور پر غضب کے فرزند تھے۔مگر خُدا نے اپنے رَحم کی دَولت سے اُس بڑی مُحبّت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی۔ جب قصُوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسِیح کے ساتھ زِندہ کِیا۔ (تُم کو فضل ہی سے نجات مِلی ہے)۔ اور مسِیح یِسُوعؔ میں شامِل کر کے اُس کے ساتھ جِلایا اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بِٹھایا۔ تاکہ وہ اپنی اُس مِہربانی سے جو مسِیح یِسُوعؔ میں ہم پر ہے آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نہایت دَولت دِکھائے۔ کیونکہ تُم کو اِیمان کے وسِیلہ سے فضل ہی سے نجات مِلی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشِش ہے۔ اور نہ اَعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے''(افسیوں 2:3–9)۔

ردنمبر 5

''یہ کہا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں کا نجات کے لیے نامکمل اور غیر فیصلہ کن چناؤ اس لیے ہوا کیونکہ خدا نے پہلے سے یہ دیکھ لیا تھا کہ وہ ایمان لائیں گے، توبہ کریں گے، پاکیزگی اختیار کریں گے اور کچھ عرصہ تک نیک زندگی گزاریں گے۔ اور مکمل اور پکا چناؤ اس لیے ہوا کہ خدا نے پہلے سے دیکھ لیا تھا کہ وہ آخر تک ایمان، توبہ، پاکیزگی اور نیک زندگی میں ثابت قدم رہیں گے۔ مزید یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہی فضل پر مبنی "قابِلیت" ہے، جس کی وجہ سے چُنا ہوا شخص اُس سے زیادہ لائق سمجھا جاتا ہے جو چُنا نہیں گیا۔ اسی بنیاد پر کہا جاتا ہے کہ ایمان، ایمان کی فرمانبرداری، پاکیزگی، خدا ترسی اور ثابت قدمی، یہ سب ابدی جلال تک پہنچنے کے لیے لاتبدیل چناؤ کے پھل نہیں، بلکہ وہ شرائط ہیں جن کا پہلے سے پورا ہونا ضروری تھا۔ اور خدا نے پہلے سے یہ دیکھ

لیا تھا کہ جو لوگ مکمل طور پر چنے جائیں گے، وہ یہ تمام شرائط پوری کریں گے۔ لہٰذا یہ شرائط ایسی "وجوہات" سمجھی جاتی ہیں جن کے بغیر لاتبدیل چناؤ ہو ہی نہیں سکتا''۔

کیونکہ یہ تعلیم پوری کتابِ مقدس کے برخلاف ہے، جو بار بار یہ اعلان کرتی ہے کہ الٰہی چناؤ انسان کے اعمال پر نہیں بلکہ بلانے والے خدا پر منحصر ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ '' تاکہ خُدا کا اِرادہ جو برگُزِیدگی پر مَوقُوف ہے اَعمال پر مَبنی نہ ٹھہرے بلکہ بُلانے والے پر''(رومیوں 12:9)۔ ''اور جِتنے ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے مُقرّر کِئے گئے تھے اِیمان لے آئے''(اعمال 48:13)۔ ''چُنانچہ اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں''(افسیوں 4:1)۔ ''تُم نے مُجھے نہیں چُنا بلکہ مَیں نے تُمہیں چُن لیا'' (یوحنا 16:15)۔ ''اور اگر فضل سے برگُزِیدہ ہیں تو اَعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا'' (رومیوں 6:11)۔ ''مُحبّت اِس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے مُحبّت کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے مُحبّت کی اور ہمارے گُناہوں کے کفّارہ کے لِئے اپنے بیٹے کو بھیجا'' (1 یوحنا 10:4)۔

رد نمبر 6

''یہ کہا جاتا ہے کہ نجات کے لیے ہونے والا ہر چناؤ لازمی طور پر پکا اور لاتبدیل نہیں ہوتا، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ چُنے ہوئے لوگ، خدا کے کسی بھی حکم کے باوجود، ہلاک ہو جائیں، اور واقعی ہو بھی جاتے ہیں''۔

اس سنگین غلطی کے ذریعے وہ خدا کو قابلِ تبدیل ٹھہراتے ہیں، اُس تسلی کو برباد کرتے ہیں جو خدا کے برگزیدوں کو اپنے چناؤ کی پختگی سے حاصل ہوتی ہیں، اور اُن مقدس صحیفوں کی کھلے عام مخالفت کرتے ہیں جو سکھاتے ہیں کہ برگُزِیدہ لوگ گمراہ نہیں ہو سکتے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ '' اگر مُمکِن ہو تو برگُزِیدوں کو بھی گُمراہ کر لیں''(متی 24:24)۔ اور یہ کہ مسیح اُنہیں کبھی نہیں کھوتا جنہیں باپ نے اُسے دیا ہے، '' اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کُچھ اُس نے مُجھے دِیا ہے مَیں اُس میں سے کُچھ کھو نہ دُوں بلکہ اُسے آخِری دِن پِھر زِندہ کرُوں''(یوحنا 39:6)۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے جنہیں پہلے سے مقرر کیا، اُنہیں بُلایا،

راستباز ٹھہرایا، اور جلال بھی بخشا، ''اور جِن کو اُس نے پہلے سے مُقرّر کِیا اُن کو بُلایا بھی اور جِن کو بُلایا اُن کو راست باز بھی ٹھہرایا اور جِن کو راست باز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا'' (رومیوں 30:8)۔

رد نمبر 7

''یہ کہا جاتا ہے کہ اس زندگی میں ہمیں خدا کے لاتبدیل چناؤ کے حقیقی پھل یا یقین کا علم نہیں ہوتا، سوائے اس کے جو صرف ایسی چیزوں پر منحصر ہوتا ہے جو غیر یقینی اور قابلِ تبدیلی ہیں''۔

کیونکہ نہ صرف یہ بات بے معنی ہے کہ غیر یقینی یقین کی بات کی جائے، بلکہ یہ مقدسین کے تجربے کے خلاف بھی ہے، جو اپنے چناؤ کا شعور رکھتے ہوئے رسول کے ساتھ خوش ہوتے ہیں اور خدا کے اس فضل کی تعریف کرتے ہیں (افسیوں 1)۔وہ مسیح کی نصیحت کے مطابق شاگردوں کی طرح خوش ہوتے ہیں کہ اُن کے نام آسمان پر لکھے گئے ہیں: ''بلکہ اِس سے خُوش ہو کہ تُمہارے نام آسمان پر لِکھے ہُوئے ہیں'' (لوقا 20:10)۔ اور جو اپنے چناؤ کے یقین کو شیطان کے دہکتے ہوئے تیروں کے مقابلے میں ڈھال بنا کر یہ کہتے ہیں کہ ''خُدا کے برگُزِیدوں پر کون نالِش کرے گا؟'' (رومیوں 33:8)۔

رد نمبر 8

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اپنی راستباز مرضی کے مطابق یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ کسی کو آدم کے گناہ اور عام گناہ و سزا کی حالت میں چھوڑ دے، اور نہ ہی یہ کہ ایمان اور توبہ کے لیے ضروری فضل دینے میں خدا کسی کو نظر انداز کرے''۔

کیونکہ خدا کے کلام میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ ''وہ جِس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسِے چاہتا ہے اُسے سخت کر دیتا ہے'' (رومیوں 18:9)۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''تُم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر اُن کو نہیں دی گئی'' (متی 11:13)۔ اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ ''اُس وقت یِسُوعؔ نے کہا اَے باپ آسمان اور زمین کے خُداوند مَیں تیری حمد کرتا ہُوں کہ تُو نے یہ باتیں داناؤں اور عقل مندوں سے چھِپائِیں اور بچّوں پر ظاہِر کِیں۔ ہاں اَے باپ کیونکہ اَیسا ہی تُجھے پسند آیا'' (متی 11:25–26)۔

رد نمبر 9

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا ایک قوم کو دوسروں کی بجائے انجیل کی خوشخبری محض اپنی خوشنودی اور مرضی کے باعث نہیں دیتا، بلکہ اس لیے دیتا ہے کہ وہ قوم اُن دوسری قوموں سے بہتر اور زیادہ لائق ہے جنہیں انجیل کی خوشخبری نہیں دی جاتی''۔

اس کے بارے میں **موسیٰ** نے بنی اسرائیل سے یہ کہہ کر ایسی تعلیم کو در کیا کہ ''دیکھ آسمان اور آسمانوں کا آسمان اور زمین اور جو کُچھ زمین میں ہے یہ سب خُداوند تیرے خُدا ہی کا ہے۔ تَو بھی خُداوند نے تیرے باپ دادا سے خُوش ہو کر اُن سے مُحبّت کی اور اُن کے بعد اُن کی اَولاد کو یعنی تُم کو سب قَوموں میں سے برگُزِیدہ کیا جَیسا آج کے دِن ظاہِر ہے''(استثنا 10:14–15)۔ اور **مسیح** نے کہا کہ ''اَے خُرازِین تُجھ پر افسوس ! اَے بَیت صَیدا تُجھ پر افسوس ! کیونکہ جو مُعجِزے تُم میں ظاہِر ہُوئے اگر صُور اور صَیدا میں ہوتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بَیٹھ کر کب کے تَوبہ کر لیتے'' (متی 21:11)۔

بابِ نمبر 2

مسیح کا کفارہ اور انسان کی نجات کے بارے میں

مضمون 1

خدا کے انصاف کا تقاضا

خدا نہ صرف نہایت رحیم ہے بلکہ کامل طور پر عادل بھی ہے۔ اور اُس کے عدل کا یہ تقاضا ہے (جیسا کہ اُس نے اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے) کہ ہمارے گناہ، جو اُس کی لامحدود عظمت کے خلاف کیے گئے ہیں، صرف عارضی طور پر نہیں بلکہ جسم اور جان دونوں میں ابدی سزا کے حقدار ہیں۔ اور ہم اس سزا سے نہیں بچ سکتے جب تک خدا کے عدل کی پوری تلافی نہ ہو جائے۔

مضمون 2

یسوع مسیح کی طرف سے خدا کے انصاف کی مکمل تلافی

چونکہ ہم اپنی ذات سے اس تلافی کو پورا نہیں کر سکتے اور نہ ہی خدا کے غضب سے خود کو بچا سکتے ہیں، اس لیے خدا کو اپنی لامحدود رحمت میں یہ پسند آیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ہماری ضمانت کے طور پر دے۔ جو ہماری خاطر گناہ گار ٹھہرایا گیا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہماری جگہ لعنتی بنا، تاکہ وہ ہماری طرف سے خدا کے عدل کی پوری تلافی کر سکے۔

مضمون 3

یسوع مسیح کی موت کی لامحدود اہمیت

خدا کے بیٹے کی موت ہی واحد اور کامل ترین قربانی اور گناہ کے کفارے کا ذریعہ ہے، اور اُس کی قدر و قیمت لامحدود ہے، یہ پوری دنیا کے گناہوں کو مٹانے کے لیے پوری طرح کافی ہے۔

مضمون 4

اس لا محدود اہمیت کی وجوہات

مسیح کی موت کو لامحدود قدر و عظمت اس لیے حاصل ہے کیونکہ جس ہستی نے یہ موت اختیار کی وہ نہ صرف حقیقی، کامل پاک انسان تھا، بلکہ خدا کا اکلوتا بیٹا بھی تھا، جو ازل سے اور ابد تک خدا باپ اور رُوح القدس کے ساتھ ایک ہی الٰہی ذات اور لامحدود فطرت میں شریک ہے۔ یہ تمام خصوصیات اس لیے ضروری تھیں تاکہ وہ ہمارا نجات دہندہ بن سکے۔ نیز، اُس کی موت میں اُس پر ہمارے گناہوں کے سبب سے خدا کے غضب اور لعنت کے بوجھ کا احساس بھی شامل تھا۔

مضمون 5

انجیل کی منادی کا حکم

مزید یہ کہ انجیل کا وعدہ یہ ہے کہ جو کوئی مسیحِ مصلوب پر ایمان لائے گا، وہ ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔ اس وعدے کو، توبہ اور ایمان لانے کے حکم کے ساتھ، ہر قوم اور ہر طرح کے لوگوں کو بغیر کسی فرق یا امتیاز کے سنایا اور پہنچایا جانا چاہیے، یعنی اُن سب کو جن تک خدا نے اپنی مرضی سے انجیل بھیجی ہے۔

مضمون 6

ایمان نہ لانے کی ذمہ داری انسان پر ہے

اور چونکہ بہت سے لوگ جو انجیل کے وسیلے سے بُلائے جاتے ہیں، توبہ نہیں کرتے اور مسیح پر ایمان نہیں لاتے بلکہ اپنی بے ایمانی میں ہلاک ہو جاتے ہیں، اس کی وجہ مسیح کی صلیب پر پیش کی گئی قربانی میں کوئی کمی یا کمزوری نہیں، بلکہ سارا الزام خود اُن پر ہی آتا ہے۔

مضمون 7

ایمان، خدا کا عطا کیا گیا تحفہ ہے

لیکن جتنے لوگ سچّے دل سے ایمان لاتے ہیں، اور مسیح کی موت کے وسیلہ سے گناہ اور ہلاکت سے نجات پاتے ہیں، وہ اس نعمت کے لیے صرف اور صرف خدا کے فضل کے مقروض ہیں، جو اُنہیں مسیح میں ازل سے دیا گیا، نہ کہ اُنکی اپنی کسی خوبی یا نیکی کی وجہ سے۔

مضمون 8

یسوع مسیح کی موت کا نجات بخش اثر

کیونکہ یہ خدا باپ کا حاکمانہ ارادہ، مہربان مرضی اور پاک مقصد تھا کہ اپنے بیٹے کی بیش قیمت موت کی زندگی بخش اور نجات دینے والی تاثیر صرف چُنے ہوئے لوگوں تک پہنچے۔ اور صرف اُنہی کو راستباز ٹھہرانے والا ایمان عطا کیا جائے، تاکہ وہ یقینی طور پر نجات کو حاصل کریں۔ یعنی، خدا کی مرضی یہ تھی کہ مسیح صلیب پر بہائے خون کے وسیلہ سے، جس سے اُس نے نئے عہد کی تصدیق کروائی، ہر قوم، قبیلہ، نسل اور زبان میں سے اُن سب لوگوں کو، اور صرف اُنہی کو، مؤثر طور پر چھڑائے جو ازل سے نجات کے لیے چُنے گئے اور جو باپ نے اُس کے سپرد کیے تھے۔ تاکہ مسیح اُنہیں ایمان بخشے، جو پاک روح کی باقی تمام روحانی نعمتوں کے ساتھ، اُس نے اپنی موت کے وسیلے سے اُن کے لیے خریدی، وہ اُنہیں تمام گناہوں سے پاک کرے، خواہ وہ موروثی گناہ ہوں یا وہ گناہ جو ایمان لانے سے پہلے یا بعد میں کیے گئے ہوں، اور پھر مسیح اُنہیں پوری وفاداری سے آخر تک سنبھال کر رکھے، یہاں تک کہ وہ ہر داغ اور ہر عیب سے پاک ہو کر خدا کے حضور ہمیشہ کے جلال میں داخل ہوں اور سکونت کریں۔

مضمون 9

خدا کے منصوبے کی تکمیل

یہ مقصد، جو خدا کی ازلی محبت سے چُنے ہوئے لوگوں کے لیے ٹھہرایا گیا تھا، دنیا کے آغاز سے لے کر آج تک پوری قدرت کے ساتھ پورا ہوتا آیا ہے، اور آئندہ بھی عالمِ ارواح کے دروازوں کی تمام رکاوٹوں کے باوجود پورا ہوتا رہے گا۔ تاکہ مقررہ وقت پر تمام چُنے ہوئے لوگ ایک جگہ جمع ہو جائیں، اور کلیسیا جس کی بنیاد مسیح کے بہائے ہوئے خون پر رکھی گئی ہے، اس میں کبھی بھی ایمان رکھنے والوں کی کمی نہ ہو۔ یہ کلیسیا اپنے منجی مسیح سے سچی محبت رکھے، اُس کی وفاداری سے خدمت کرے، اُس مسیح کی، جس نے اپنی دلہن یعنی کلیسیا کے لیے اپنی جان تک صلیب پر قربان کردی، کلیسیا صرف اسی مسیح کی حمد اس دنیا میں اور ہمیشہ کی زندگی میں کرتی رہے۔

مسیح کے کفارے پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات

جب (مسیح کے کفارے کے بارے میں) صحیح تعلیم واضح طور پر بیان کر دی گئی، تو سِنڈ (کلیسیا کی مجلس) اُن لوگوں کی غلطیوں کو رد کرتی ہے جو مندرجہ ذیل تعلیم سکھاتے ہیں:

رد نمبر 1

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا باپ نے اپنے بیٹے کو صلیب پر قربان ہونے کے لیے تو مقرر کیا، لیکن یہ فیصلہ نہیں کیا کہ اس قربانی سے کسی شخص کو لازمی نجات حاصل ہو۔ تاکہ مسیح کی قربانی کی اہمیت، اس کا فائدہ اور اس کی قدر پوری طرح قائم رہے، چاہے یہ کمائی ہوئی نجات کسی شخص کو بھی نہ بچائے''۔

یہ تعلیم دراصل خدا باپ کی حکمت اور یسوع مسیح کی قربانی کی بے قدری کرتی ہے اور کلامِ مقدس کے برخلاف ہے۔ کیونکہ ہمارا نجات دہندہ فرماتا ہے کہ ''مَیں بھیڑوں کے لِئے اپنی جان دیتا ہُوں۔، اور مَیں اُنہیں جانتا ہُوں''(یوحنا 15:10، 27)۔

اور یسعیاہ نبی نجات دہندہ کے بارے میں کہتا ہے کہ ''جب اُس کی جان گُناہ کی قُربانی کے لِئے گُذرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اُس کی عُمر دراز ہو گی اور خُداوند کی مرضی اُس کے ہاتھ کے وسِیلہ سے پُوری ہو گی''(یسعیاہ 10:53)۔ بالآخر، یہ تعلیم اُس ایمان کے عقیدے کے بھی خلاف ہے جس کے مطابق ہم ''کیتھولک یعنی عالمگیر مسیحی کلیسیا'' پر ایمان رکھتے ہیں۔

رد نمبر 2

''یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح کی موت کا مقصد یہ نہیں تھا کہ وہ اپنے خون سے فضل کے نئے عہد کو قائم اور ثابت کرے، بلکہ اُسکا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ باپ کے لیے اتنا حق حاصل کرے کہ وہ انسان کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق کوئی بھی عہد کر سکے، چاہے وہ فضل کا ہو یا اعمال پر مبنی''۔

یہ نظریہ کلامِ مقدس کے سراسر مخالف ہے، جو سکھاتا ہے کہ مسیح ایک ''بہتر''یعنی نئے عہد کا ضامن اور درمیانی ہے، اور یہ کہ وصیت اُس وقت مؤثر ہوتی ہے جب موت واقع ہو۔ ''اِس لِئے یِسُوعؔ ایک بہتر عہد کا ضامِن ٹھہرا''(عبرانیوں 22:7)۔ ''اور اِسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمِیانی ہے تاکہ اُس مَوت کے وسِیلہ سے جو پہلے عہد کے وقت کے قصُوروں کی مُعافی کے لِئے ہُوئی ہے بُلائے ہُوئے لوگ وعدہ کے مُطابِق ابدی مِیراث کو حاصِل کریں''۔ ''اِس لِئے کہ وصِیّت مَوت کے بعد ہی جاری ہوتی ہے اور جب تک وصِیّت کرنے والا زِندہ رہتا ہے اُس کا اِجرا نہیں ہوتا''(عبرانیوں 15:9، 17)۔

رد نمبر 3

''یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح نے اپنی کفّارہ دینے والی موت کے ذریعے نہ تو کسی کے لیے نجات خود حاصل کی، اور نہ ہی وہ ایمان حاصل کیا جس کے ذریعے کوئی انسان نجات پا سکتا ہے۔ بلکہ اُس نے صرف خدا باپ کے لیے یہ حق یا اختیار حاصل کیا کہ وہ دوبارہ انسان کے ساتھ تعلقات قائم کریں، اور اپنی مرضی کے مطابق اُس کے سامنے نئی شرائط رکھے۔ اور ان شرائط کو پورا کرنا انسان کی اپنی آزاد مرضی پر چھوڑ ے۔ اس لیے ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ یا تو کوئی بھی شخص یا پھر سب ہی ان شرائط پر پورے اُترتے''۔

یہ تعلیم مسیح کی موت کی بے ادبی کرتی ہے، اُس کے سب سے قیمتی اور بنیادی پھل (کام) کا انکار کرتی ہے، اور ''پیلاجین (Pelagian)'' کی پرانی بدعت کو دوبارہ جہنم سے واپس لاتی ہے۔

رد نمبر 4

''یہ کہا جاتا ہے کہ فضل کا نیا عہد، جو خدا باپ نے مسیح کی موت کے وسیلے سے انسان کے ساتھ باندھا، اس بات پر قائم نہیں کہ ہم مسیح کے کفارے کو ایمان کے ذریعے قبول کر کے خدا کے سامنے راستباز ٹھہرائے جائیں اور نجات پائیں۔ بلکہ یہ اس بات پر قائم ہے کہ خدا نے کامل فرمانبرداری کی شرط کو ختم کر دیا، اور اب وہ صرف ایمان اور ایمان کی فرمانبرداری کو، اگرچہ یہ نامکمل ہی کیوں نہ ہو، شریعت کی مکمل فرمانبرداری کے برابر مانتا ہے، اور اپنے فضل سے اسے ابدی زندگی کے اجر کے لائق سمجھتا ہے''۔

یہ تعلیم کلامِ مقدس کے خلاف ہے، جو سیکھاتا ہے کہ ''اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسِیلہ سے جو مسِیح یِسُوعؔ میں ہے مُفت راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اُسے خُدا نے اُس کے خُون کے باعِث ایک اَیسا کفّارہ ٹھہرایا جو اِیمان لانے سے فائِدہ مند ہو تاکہ جو گُناہ پیشتر ہو چُکے تھے اور جن سے خُدا نے تحمُّل کر کے طرح دی تھی اُن کے بارے میں وہ اپنی راست بازی ظاہِر کرے''(رومیوں 3:24-25)۔

یہ تعلیم دراصل اُس بدکار ''سوسینس (Socinus)'' کی طرح انسان کی ایک نئی اور عجیب راستبازی پیش کرتی ہے، جو خدا کے حضور پوری کلیسیا کے ایمان کے خلاف ہے۔

رد نمبر 5

''یہ کہا جاتا ہے کہ سب لوگ صلح کی حالت اور فضل کے عہد میں قبول کر لیے گئے ہیں، اس لیے کوئی بھی موروثی گناہ کی وجہ سے سزا کا لائق نہیں رہا، اور نہ ہی کوئی اس گناہ کے باعث مجرم ٹھہرایا جائے گا۔ بلکہ سب لوگ موروثی گناہ کی سزا سے آزاد سمجھے جاتے ہیں''۔

یہ رائے کلامِ مقدس کے بالکل خلاف ہے، جو سکھاتا ہے کہ ہم فطرتاً غضب کے فرزند ہیں (افسیوں 3:2)۔

رد نمبر 6

''یہ کہا جاتا ہے کہ لوگ ''کمائے ہوئے فضل'' اور ''حاصل کیے ہوئے فضل'' میں فرق بتا کر سادہ اور نا تجربہ کار لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانا چاہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے تو مسیح کی موت کے فائدے سب کے لیے برابر ہیں۔ لیکن کچھ لوگ گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی پا لیتے ہیں اور کچھ نہیں پاتے، اور یہ فرق اُن ہی کی اپنی آزاد مرضی پر منحصر ہے، جو اس فضل کے ساتھ ملتی ہے جو سب کو بغیر امتیاز عطا کیا جاتا ہے۔ اور یہ خدا کے خاص رحم پر منحصر نہیں جو پوری قدرت سے اُن سب میں کام کرتا ہے، اور اُنہیں دوسروں کے مقابلے میں اس فضل کو قبول کرنے کے قابل بناتا ہے''۔

یہ لوگ، جو اگرچہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اس فرق کو درست معنوں میں بیان کر رہے ہیں، در حقیقت لوگوں کے ذہنوں میں پیلاجیَن کی خطرناک بدعتوں کا زہر گھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔

رد نمبر 7

''یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح اُن لوگوں کے لیے نہ تو مر سکتا تھا، نہ اُن کے لیے مرنے کی ضرورت تھی، اور نہ ہی وہ اُن کے لیے مرا، جن سے خدا سب سے زیادہ محبت کرتا ہے اور جنہیں اُس نے ابدی زندگی کے لیے چُنا ہے، کیونکہ ایسے لوگوں کو مسیح کی موت کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی''۔

یہ عقیدہ رسول کی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں، جو کہتا ہے کہ ''مسیح نے مُجھ سے مُحبّت رکھّی اور اپنے آپ کو میرے لِئے مَوت کے حوالہ کر دِیا'' (گلتِیوں 20:2)۔ اسی طرح لکھا ہے کہ ''خُدا کے برگُزِیدوں پر کون نالِش کرے گا؟ خُدا وہ ہے جو اُن کو راست باز ٹھہراتا ہے۔ کَون ہے جو مُجرِم ٹھہرائے گا؟ مسِیح یِسُوعؔ وہ ہے جو مَر گیا بلکہ مُردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خُدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شِفاعت بھی کرتا ہے'' (رومیوں 8:33–34)۔ اور ہمارا نجات دہندہ خود فرماتا ہے کہ ''مَیں بھیڑوں کے لِئے اپنی جان دیتا ہُوں'' (یوحنا 15:10)۔ اور ''میرا حُکم یہ ہے کہ جَیسے مَیں نے تُم سے مُحبّت رکھّی تُم بھی ایک

دُوسرے سے مُحبّت رکھّو۔ اِس سے زِیادہ مُحبّت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لِئے دے دے‘‘(یوحنا 15:12–13)۔

بابِ نمبر 3 اور 4

انسان کے بگاڑ، اُس کا خدا کی طرف رجوع، اور اس طریقہ کار کے بارے میں

مضمون 1

انسانی فطرت پر گناہ میں گرنے کے اثرات

ابتدا میں انسان کو خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا تھا۔ اُس کی عقل و سمجھ اپنے خالق اور روحانی باتوں کی سچی اور نجات دینے والی پہچان سے مزین تھی، اُس کا دل اور ارادہ راست تھے، اُس کے تمام جذبات پاکیزہ تھے، اور انسان مکمل طور پر پاک تھا۔ مگر جب اُس نے شیطان کے بہکاوے میں آکر خدا کے خلاف بغاوت کی، اور اپنی آزاد مرضی کا غلط استعمال کیا، تو اُس نے یہ اعلیٰ نعمتیں کھو دیں، اور اس کے برعکس اپنے اُوپر ذہنی اندھا پن، ہولناک تاریکی، فضول خیالات اور گمراہی مسلط کر لی۔ اُس کا دل اور ارادہ بدکار، باغی اور سخت ہو گئے، اور اُس کے جذبات ناپاک ہو گئے۔

مضمون 2

گناہ کے بگاڑ کا پھیلاؤ

گناہ میں گرنے کے بعد انسان نے اپنی مانند اولاد پیدا کی۔ ایک بگڑی ہوئی نسل سے بگڑی ہوئی اولاد پیدا ہوئی۔ اِسی سبب سے آدم کی تمام اولاد (سوائے مسیح کے) اپنے اس پہلے باپ سے فطرتی بگاڑ وراثت میں لیتی ہے، نہ کہ نقل کے ذریعے، جیسا کہ قدیم پیلاجیَن نے دعویٰ کیا تھا، بلکہ فطرت کی بگڑی ہوئی حالت کے وسیلے سے۔

مضمون 3

مکمل بگاڑ

اس لیے تمام انسان گناہ میں پیدا ہوتے ہیں اور اپنی فطرت کے لحاظ سے غضب کے فرزند ہیں، نجات بخش نیک کام کرنے سے قاصر، بُرائی کی طرف مائل، گناہ میں مردہ، اور اُس کے غلام ہیں۔ بغیر روح القدس کی تجدید یعنی نئی پیدائش عطا کرنے

والے فضل کے، وہ نہ خدا کی طرف لوٹنے کے قابل ہیں، نہ اپنی بگڑی ہوئی فطرت کو درست کر سکتے ہیں، اور نہ ہی اپنی اصلاح کے لیے تیار ہو سکتے ہیں۔

مضمون 4

فطرت کی روشنی کی ناکافیّت

تاہم، انسان کے گناہ میں گرنے کے بعد بھی اُس میں فطری روشنی کی ایک ہلکی سی جھلک باقی رہی، جس کے ذریعے وہ خدا، قدرتی چیزوں، نیکی اور بدی کے درمیان فرق، اور کچھ حد تک فضیلت، معاشرتی نظم و ضبط، اور ظاہری درست طرزِ عمل پہچان سکتا ہے۔ لیکن یہ فطری روشنی اتنی کمزور ہے کہ انسان کو خدا کی نجات بخش پہچان یا سچی توبہ تک نہیں پہنچا سکتی، اور وہ اسے قدرتی یا دنیاوی امور میں بھی درست استعمال نہیں کر پاتا۔ بلکہ انسان اس روشنی کو مختلف طریقوں سے آلودہ کر دیتا ہے اور اسے بد عملی میں استعمال کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ خدا کے سامنے قصوروار ٹھہرتا ہے۔

مضمون 5

شریعت کی ناکافیّت

اسی روشنی میں ہمیں دس احکام کی اُس شریعت کو بھی سمجھنا چاہیے جو خدا نے اپنے مخصوص لوگوں یعنی یہودیوں کو موسیٰ کے ذریعے دی تھی۔ کیونکہ اگرچہ یہ شریعت گناہ کی سنگینی ظاہر کرتی ہے اور انسان کو اس کے بارے میں زیادہ آگاہ کرتی ہے، لیکن یہ نہ تو گناہ سے نجات کا طریقہ بتاتی ہے اور نہ ہی انسان کو اپنی مصیبت سے باہر نکلنے کی طاقت دیتی ہے۔ کیونکہ یہ جسمانی کمزوری کے باعث کمزور ہے اور گناہگار کو لعنت کے نیچے چھوڑ دیتی ہے، اس لیے انسان اس شریعت کے ذریعے نجات بخش فضل حاصل نہیں کر سکتا۔

مضمون 6

انجیل کی نجات بخش قدرت

پس جو کام نہ فطرت کی روشنی کر سکی، نہ ہی شریعت، وہ خدا روح القدس کے عمل سے اپنے کلام، صلح کی منادی یعنی مسیح کی خوشخبری کے ذریعے کرتا ہے، جس کے وسیلے سے خدا کو یہ منظور ہوا کہ وہ اُن سب کو نجات دے جو ایمان لاتے ہیں، خواہ پرانے عہدنامے کے زمانے میں ہوں یا نئے عہدنامے کے۔

مضمون 7

انجیل کی اشاعت میں خدا کی خودمختاری

خدا نے اپنی مرضی کے اس بھید کو پرانے عہدنامے کے زمانے میں صرف چند لوگوں پر ظاہر کیا، لیکن نئے عہدنامے میں (جب قوموں کے درمیان فرق مٹا دیا گیا) خدا نے خود کو بہت سے لوگوں پر بغیر کسی قومی امتیاز کے ظاہر کیا۔ اس کا سبب یہ نہیں کہ کوئی قوم دوسری قوم سے بہتر تھی، یا وہ فطری روشنی کو بہتر طریقے سے استعمال کرتی تھی۔ بلکہ یہ صرف اور صرف خدا کی حاکمانہ مرضی اور اُس کی بلا استحقاق محبت کا نتیجہ ہے۔ اسی لیے جن لوگوں کو یہ عظیم اور مہربان فضل ملا ہے (حالانکہ وہ اس کے لائق نہیں تھے) اُن پر لازم ہے کہ اسے عاجزی اور شکرگزاری سے قبول کریں، اور رسول کی طرح خدا کے فیصلوں کی عظمت کو سراہیں، نہ کہ بے فائدہ اس بات کی چھان بین کریں کہ خدا نے دوسروں کو یہ فضل کیوں نہیں دیا۔

مضمون 8

انجیل کی سنجیدہ پکار

جتنے لوگ انجیل کی خوشخبری کے ذریعے بلائے گئے ہیں، وہ واقعی اور سچے طور پر بلائے گئے ہیں۔ کیونکہ خدا نے اپنے کلام میں پوری سنجیدگی اور سچائی سے ظاہر کیا ہے کہ وہ کس بات سے خوش ہوتا ہے، یعنی وہ سب جو بلائے جائیں، اُنہیں اس دعوت

کو قبول کرنا چاہیے۔ مزید یہ کہ، خدا بڑی سنجیدگی سے وعدہ کرتا ہے کہ جو لوگ اُس کے پاس آئیں گے اور اُس پر ایمان لائیں گے، وہ اُنہیں ابدی زندگی اور آرام عطا کرے گا۔

مضمون 9

انجیل کو رد کرنے میں انسانی ذمہ داری

یہ نہ انجیل کی، نہ مسیح کی، اور نہ ہی خدا کی غلطی ہے، جو انجیل کے ذریعے لوگوں کو بلاتا ہے اور اُن کو مختلف نعمتیں بخشتا ہے، کہ وہ لوگ جو کلام کی خدمت کے ذریعے بلائے جائیں، وہ اُس کے پاس آنے اور توبہ کرنے سے انکار کریں۔ غلطی خود اُنہی کی ہے: جن میں سے بعض کو بلایا جاتا ہے، جو خطرے کی پرواہ کیے بغیر، زندگی کے کلام کو رد کرتے ہیں، مگر دوسرے جو اگرچہ کلام کو قبول تو کرتے ہیں، مگر اُسے اپنے دل میں جڑ نہیں پکڑنے دیتے، اس لیے اُن کی خوشی جو وقتی ایمان سے پیدا ہوتی ہے جلد مٹ جاتی ہے اور وہ گر جاتے ہیں، جبکہ دوسرے دنیاوی فکروں اور لذتوں کے باعث کلام کے بیج کو دبا دیتے ہیں اور کوئی پھل پیدا نہیں کرتے۔ ہمارا نجات دہندہ یہی بات ہمیں بیج بونے والے کی تمثیل میں سکھاتا ہے (متی 13 باب)۔

مضمون 10

تبدیلی/توبہ، خدا کا کام

لیکن جو لوگ انجیل کے ذریعے بلائے جاتے ہیں اور اس بلانے پر عمل کرکے توبہ کرتے ہیں، یہ اُن کی آزاد مرضی کے درست استعمال کا نتیجہ نہیں ہوتا، جس سے کوئی خود کو دوسروں سے بہتر سمجھ لے، جیسا پیلاجیئس (Pelagius) کی تکبر آمیز بدعت سیکھاتی ہے کہ سب کو ایمان اور توبہ کے لیے برابر فضل دیا گیا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ مکمل طور پر خدا ہی کے سبب سے ہے، جس نے اپنے لوگوں کو ازل سے مسیح یسوع میں چُن لیا، اور اُنہیں ایمان اور توبہ کی توفیق عطا کی، اُنہیں تاریکی کی قوت سے چھڑایا، اور اپنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کی بادشاہی میں داخل کیا، تاکہ وہ اُس کی تعریف کریں جو اُنہیں تاریکی

سے اپنی حیرت انگیز روشنی میں لایا، اور وہ اپنے آپ پر نہیں بلکہ خُداوند پر فخر کریں، جیسا کہ رسولوں نے مختلف مقامات پر گواہی دی ہے۔

مضمون 11

انسان کی توبہ (تبدیلی) میں روح القدس کا کردار

جب خدا اپنے چنے ہوئے لوگوں میں اپنی نیک مرضی پوری کرتا ہے اور اُن میں حقیقی توبہ اور تبدیلی پیدا کر دیتا ہے، تو وہ نہ صرف خوشخبری کو اُن کے سامنے پیش کرتا ہے اور اپنے روح القدس کی قدرت سے اُن کے دل و دماغ کو روشن کرتا ہے تاکہ وہ خدا کی روح کی باتوں کو صحیح طرح سمجھ سکیں، بلکہ اسی روح کی قدرت سے انسان کے سب سے اندرونی حصوں تک اثر ڈالتا ہے۔ یعنی وہ بند دل کو کھولتا ہے، سخت دل کو نرم کرتا ہے، اور نامختون یعنی ناپاک دل کو پاک کرتا ہے۔ وہ انسان کی مرضی میں نئی صفات داخل کرتا ہے، جو پہلے مردہ تھی، اُسے زندہ کرتا ہے، جو پہلے بُری، نافرمان اور ضدی تھی، اُسے نیک، فرمانبردار اور نرم کر دیتا ہے۔ وہ اُس کو قوت بخشتا اور مضبوط کرتا ہے تاکہ وہ ایک اچھے درخت کی مانند نیک اعمال کے پھل لائے۔

مضمون 12

تجدید (نئی پیدائش) ایک غیر معمولی عمل

یہی وہ نیا جنم ہے جس کا ذکر پاک کلام میں بار بار کیا گیا ہے جیسے ''نئی مخلوق''، ''مُردوں میں سے جی اُٹھنا'' اور ''زندہ کیا جانا'' سے مخاطب کیا جاتا ہے، جو خدا ہماری مدد کے بغیر خود ہمارے اندر پیدا کرتا ہے۔ یہ محض انجیل کی ظاہری منادی یا اخلاقی نصیحت سے نہیں ہوتا، اور نہ ہی ایسے طور پر کہ گویا خدا نے اپنا حصہ ادا کر دیا ہے اور پھر باقی کام انسان کے اختیار پر چھوڑ دیا کہ اگر وہ چاہے تو نیا جنم لے، یا چاہے تو ویسا ہی رہے۔ بلکہ یہ ایک غیر معمولی کام ہے، جو نہایت طاقتور، مگر ساتھ ہی خوشگوار، حیران کن، پوشیدہ اور ناقابلِ بیان ہے، جو اپنی تاثیر میں تخلیق اور مُردوں کے جی اُٹھنے کے برابر ہے، جیسا کہ پاک

کلام میں درج ہے جو اِسی کام کے مصنف خدا کا الہام ہے۔ پس، جن کے دل میں خدا اِس عجیب طریقے سے عمل کرتا ہے، وہ یقیناً اور ناقابلِ خطا طور پر نئے سرے سے پیدا کیے جاتے ہیں اور حقیقتاً ایمان لاتے ہیں۔

یوں جب انسان کی مرضی کو خدا اس طرح نیا بناتا ہے، تو وہ صرف خدا کے اثر سے حرکت میں نہیں آتی بلکہ اسی اثر کے نتیجے میں خود بھی عمل کرنے لگتی ہے۔ اسی لیے انسان کو صحیح طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ ایمان لاتا ہے اور توبہ کرتا ہے، کیونکہ یہ سب خدا کے دیے ہوئے فضل کے سبب ہوتا ہے۔

مضمون 13

تجدید کا ناقابلِ فہم طریقہ

ایمانداروں کے لیے تجدید یعنی نئی پیدائش اور تبدیلی کے طریقے کو اس زندگی میں پوری طرح سمجھ پانا ممکن نہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس بات سے مطمئن رہتے ہیں کہ خدا کے فضل کے ذریعے وہ دل سے ایمان لانے اور اپنے نجات دہندہ سے محبت کرنے کے قابل بنا دیے گئے ہیں۔

مضمون 14

خدا کا انسان کو ایمان عطا کرنے کا طریقہ

پس، ایمان کو خدا کی طرف سے ایک تحفہ سمجھا جانا چاہیے، اس لیے نہیں کہ خدا اسے انسان کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ انسان اپنی آزاد مرضی سے چاہے تو اسے قبول کرے یا چاہے تو رد کر دے، اور نہ اس لیے کہ خدا محض ایمان لانے کے قابل بناتا ہے اور پھر انسان سے توقع کرتا ہے کہ انسان اپنی آزاد مرضی سے نجات کی تمام شرطوں پر راضی ہو کر خود ایمان لے آئے۔ بلکہ اس لیے کہ خدا خود انسان کے اندر ایمان پیدا کرتا ہے، اُس پر اپنا روح پھونکتا ہے۔ یہ وہی خدا ہے جو انسان کے اندر ارادہ اور عمل، دونوں پیدا کرتا ہے، پس ایمان لانے کی چاہت اور ایمان کا عمل، دونوں خدا ہی کی کاریگری ہیں۔

مضمون 15

خدا کے فضل کا جواب

خدا کسی کو یہ فضل عطا کرنے کا پابند نہیں ہے۔ کیونکہ وہ انسان کا مقروض کیسے ہو سکتا ہے، جب کہ انسان کے پاس پہلے سے کوئی ایسی چیز تھی ہی نہیں جس کی بنا پر وہ بدلہ مانگ سکے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے پاس اپنی طرف سے کچھ نہیں، سوائے گناہ اور جھوٹ کے۔ اس لیے جس پر خدا یہ فضل کرتا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے خدا کا شکر گزار اور ممنون رہتا ہے۔ لیکن جو اس فضل میں شریک نہیں ہوتا، وہ یا تو روحانی برکتوں کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنی حالت پر مطمئن رہتا ہے، یا خطرے کو سمجھتا ہی نہیں اور اُس چیز کا گھمنڈ کرتا ہے جو حقیقت میں اُس کے پاس ہوتی ہی نہیں۔ جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ظاہری طور پر ایمان کا اقرار کرتے ہیں اور نیک زندگی گزارتے ہیں، ہمیں رسولوں کی پیروی میں اُن کے بارے میں بہتر رائے رکھنی چاہیے، کیونکہ ہم دلوں کے راز نہیں جانتے۔ اور اُن کے بارے میں جو ابھی تک نہیں بلائے گئے، ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن کے لیے دعا کریں اُس خدا سے ''جو مُردوں کو زِندہ کرتا ہے اور جو چیزیں نہیں ہیں اُن کو اِس طرح بُلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں'' (رومیوں 4:17)۔ لیکن ہمیں ہرگز اُن کے ساتھ تکبر سے پیش نہیں آنا چاہیے، جیسے کہ ہم نے خود اپنے زور سے اپنے آپ کو مختلف بنایا ہو۔

مضمون 16

تجدید کا اثر

لیکن انسان نے گناہ میں گرنے کے باوجود سمجھ اور ارادہ (یعنی عقل و مرضی) رکھنے والی مخلوق ہونے کی حیثیت نہیں کھوئی، اور نہ ہی اس گناہ نے، جو پوری انسانیت میں پھیل گیا، انسانی فطرت کو ختم کیا بلکہ اسے بگاڑ اور روحانی موت میں ڈال دیا۔ پھر بھی تجدید یعنی نئی پیدایش کا فضل انسان کے ساتھ یوں برتاؤ نہیں کرتا جیسے وہ بے جان لکڑی یا پتھر ہو۔ یہ انسان کی مرضی کو ختم نہیں کرتا، نہ اُسے زبردستی مٹاتا ہے، بلکہ روحانی طور پر اُسے زندہ کرتا ہے، شفا دیتا ہے، درست کرتا ہے، محبت اور قدرت کے ساتھ یوں کام کرتا ہے کہ جہاں پہلے جسمانی بغاوت اور ضد غالب تھی، اب وہاں ایک تیار، سچی اور روحانی

فرمانبرداری حکمرانی کرنے لگتی ہے۔ اور یہی ہماری مرضی کی اصل بحالی اور حقیقی آزادی ہے۔ اس لیے اگر ہر نیک کام کا حیرت انگیز خالق (خدا) ہم میں اپنے فضل سے کام نہ کرے، تو انسان اپنی آزاد مرضی کے سہارے کبھی بھی اپنے زوال سے نہیں نکل سکتا، کیونکہ اسی آزاد مرضی کے غلط استعمال سے وہ اپنی بے گناہی کی حالت میں تباہی میں گرا تھا۔

مضمون 17

تجدید میں خدا کا مختلف وسائل کے ذریعے کام کرنا

جس طرح خدا کی وہ قادرانہ قدرت، جس سے وہ ہماری جسمانی زندگی کو قائم اور برقرار رکھتا ہے، اس بات کو رد نہیں کرتی کہ ہم اُن وسائل کو استعمال کریں جن کے ذریعے خدا اپنی رحمت اور بھلائی سے اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے، اسی طرح خدا کی وہ مافوق الفطرت قدرت بھی جس سے وہ ہمیں نئی زندگی بخشتا ہے، انجیل کے استعمال کو رد یا منسوخ نہیں کرتی۔ اسی حکیم خدا نے انجیل کو تجدید کا بیج اور روح کی خوراک مقرر کیا ہے۔

لہٰذا، جیسے رسولوں اور اُن کے بعد آنے والے خدا کے وفادار اساتذہ نے اس فضل کے بارے میں لوگوں کو خدا کے جلال کے لیے، اور انسانی غرور کو دبانے کے لیے نیک دلی سے تعلیم دی، ویسے ہی وہ لوگوں کو انجیل کے مقدس احکام کے ذریعے کلام، رسومات (ساکرامنٹس) اور کلیسائی نظم و ضبط میں مشغول رہنے کی ترغیب دینے سے غافل بھی نہ ہوئے۔ اسی طرح آج بھی نہ اُستادوں کو اور نہ سیکھنے والوں کو یہ جرأت کرنی چاہیے کہ وہ خدا کی کلیسیا میں خدا کو آزمانے کے لیے اُن چیزوں کو ایک دوسرے سے الگ کرے جنہیں اُس نے اپنی نیک مرضی سے ایک ساتھ جوڑا ہے۔ کیونکہ نصیحتوں کے ذریعے ہی فضل دیا جاتا ہے۔ اور جتنی وفاداری سے ہم اپنا فرض ادا کرتے ہیں، عام طور پر خدا کی یہ برکت ہمارے اندر اتنی ہی نمایاں نظر آتی ہے، اور خدا کا کام ہم میں آگے بڑھتا ہے۔

پس، اسی خدا کو جو تمام ذرائع اور اُن کے نجات بخش نتائج کا واحد سرچشمہ ہے، ہمیشہ کے لیے سارا جلال حاصل ہوتا رہے۔ آمین۔

انسان کے بگاڑ اور توبہ پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات

جب انسان کے بگاڑ اور توبہ (تبدیلیِ دل) کے بارے میں صحیح تعلیم واضح طور پر بیان کر دی گئی ہے، تو سِنڈ (کلیسیا کی مجلس) اُن لوگوں کی غلط تعلیمات کو رد کرتی ہے جو مندرجہ ذیل تعلیم سکھاتے ہیں:

رد نمبر 1

''یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات کہنا درست نہیں کہ آدم کے گناہ کی بدولت ملنے والا صرف موروثی (پیدائشی) گناہ ہی پوری انسانیت کو سزا کے لائق ٹھہرانے کے لیے کافی ہے، یا اسی کی وجہ سے لوگ دنیاوی اور ابدی سزا کے حقدار ٹھہرتے ہیں''۔

کیونکہ اس تعلیم کے مخالف وہ ہیں جو رسول کے کلام کو جھٹلاتے ہیں، جس نے فرمایا کہ ''جِس طرح ایک آدمی کے سبب سے گُناہ دُنیا میں آیا اور گُناہ کے سبب سے مَوت آئی اور یُوں مَوت سب آدمِیوں میں پَھیل گئی اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا''(رومیوں 12:5)۔ اور ''ایک ہی کے سبب سے وہ فَیصلہ ہُؤا جِس کا نَتِیجہ سزا کا حُکم تھا''(رومیوں 16:5)۔ اور ''گُناہ کی مزدُوری مَوت ہے''(رومیوں 23:6)۔

رد نمبر 2

''یہ کہا جاتا ہے کہ جب انسان کو پہلی بار بنایا گیا تھا تو روحانی نعمتیں، نیک صفات اور خوبیاں، جیسے نیکی، پاکیزگی اور راست بازی، انسان کی مرضی (ارادہ) کا حصہ اُس وقت تھیں ہی نہیں جب وہ ابتدا میں پیدا کیا گیا، اس لیے گناہ میں گرنے کے بعد یہ نعمتیں اُس سے جدا بھی نہیں ہو سکتیں''۔

کیونکہ یہ تعلیم اُس وضاحت کے خلاف ہے جو رسول نے خدا کی صورت کے بارے میں افسیوں 24:4 میں دی ہے، جہاں وہ کہتا ہے کہ خدا کی صورت راستبازی اور پاکیزگی پر مشتمل ہے ۔ جو بلا شبہ انسان کی مرضی (ارادہ) کا حصہ ہیں۔

رد نمبر 3

''یہ کہا جاتا ہے کہ روحانی موت میں انسان کی مرضی میں سے روحانی نعمتیں الگ نہیں ہوتیں، کیونکہ انسان کی مرضی اپنی ذات میں کبھی بگڑی ہی نہیں۔ بس مسئلہ یہ ہے کہ انسان کی سمجھ پر اندھیرا چھایا ہوا ہے اور اس کے جذبات بگڑے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے انسان کی مرضی ٹھیک طرح کام نہیں کرتی۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب یہ رکاوٹیں ہٹ جائیں، تو انسان کی مرضی اپنی اصل طاقت کے ساتھ دوبارہ کام کر سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ انسان اپنی مرضی سے نیکی کو چاہنے یا نہ چاہنے، قبول کرنے یا رد کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب وہ اس کے سامنے پیش کی جائے''۔

یہ نظریہ ایک نئی ایجاد اور غلط عقیدہ ہے، جو انسان کی آزاد مرضی کی طاقت کو ناحق طور پر نبی کے کلام کے خلاف بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔ جس نے یہ کہا کہ ''دِل سب چیزوں سے زِیادہ حِیلہ باز اور لاعِلاج ہے''(یرمیاہ 9:17)۔ اور رسول کے کلام کے بھی خلاف ہے، جس نے فرمایا کہ ''ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جِسم کی خواہِشوں میں زِندگی گُذارتے اور جِسم اور عقل کے اِرادے پُورے کرتے تھے اور دُوسروں کی مانِند طبعی طَور پر غضب کے فرزند تھے''(افسیوں 3:2)۔

رد نمبر 4

''یہ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے، وہ حقیقت میں گناہ کے اعتبار سے بالکل مردہ نہیں ہوتے، اور نہ ہی وہ مکمل طور پر روحانی نیکی کرنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ اس حالت میں بھی راست بازی اور زندگی کے بھوکے اور پیاسے ہو سکتے ہیں، اور پشیمان اور شِکستہ رُوح کی قربانی پیش کر سکتے ہیں، جو خدا کو پسند ہے''۔

یہ سب باتیں کلامِ مقدس کی واضح گواہیوں کے خلاف ہیں، جو فرماتا ہے کہ ''تم اپنے قصُوروں اور گُناہوں کے سبب سے مُردہ تھے''۔ اور ''جب ہم گناہوں کے سبب سے مُردہ ہی تھے'' (افسیوں 1:2، 5)۔ اور یہ بھی کہ ''انسان کے دِل کے تصوُّر اور خیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں''(پیدائش 5:6)، اور ''اِنسان کے دِل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے''(پیدائش 21:8)۔ مزید یہ کہ مصیبت (بد حالی) سے نجات پانا، یا زندگی کے لیے بھوکا اور پیاسا ہونا، اور خدا کے حضور شِکستہ رُوح کی قربانی پیش کرنا، یہ سب خصوصیات صرف اُن لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اور جنہیں مبارک کہا گیا ہے۔ جیسا کہ

لکھا ہے کہ ''اَے خُدا ! میرے اندر پاک دِل پَیدا کر اور میرے باطِن میں ازسرِنو مُستقِیم رُوح ڈال'' (زبور 10:51)، ''تب تُو صداقت کی قُربانیوں اور سوختنی قُربانی اور پُوری سوختنی قُربانی سے خُوش ہو گا''(زبور 19:51)، ''مُبارک ہیں وہ جو راست بازی کے بُھوکے اور پِیاسے ہیں کیونکہ وہ آسُودہ ہوں گے'' (متی 6:5)۔

رد نمبر 5

''یہ کہا جاتا ہے کہ گناہ آلودہ اور فطری انسان، خدا کی عالمگیر نعمت (جس سے وہ فطرت کی روشنی سمجھ پاتے ہیں) یا وہ صلاحیتیں جو گناہ میں گرنے کے بعد بھی انسان کے پاس باقی رہ گئیں، اُن کا اچھا استعمال کر کے آہستہ آہستہ بڑی نعمت حاصل کر سکتا ہے، یعنی (انجیل کی) خوشخبری کی نعمت جس سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خدا ہر انسان پر اپنی طرف سے مسیح کی پہچان ظاہر کرتا ہے، کیونکہ وہ سب کو توبہ کے لیے درکار ذرائع کافی اور مؤثر طور پر فراہم کرتا ہے''۔

لیکن تمام زمانوں کے تجربے اور کلامِ مقدس دونوں یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ بات سچ نہیں ہے۔ ''وہ اپنا کلام یعقُوب پر ظاہِر کرتا ہے اور اپنے آئِین و احکام اِسرائیل پر۔ اُس نے کِسی اَور قَوم سے اَیسا سلُوک نہیں کِیا اور اُس کے احکام کو اُنہوں نے نہیں جانا''(زبور 19:147-20)۔ ''اُس نے اگلے زمانہ میں سب قَوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دِیا''(اعمال 16:14)۔ ''اور وہ (پولس اور اُس کے ساتھی) فرُوگیہ اور گلِتیہ کے عِلاقہ میں سے گُزرے کیونکہ رُوح القُدس نے اُنہیں آسیہ میں کلام سُنانے سے منع کِیا۔ اور اُنہوں نے مُوسیہ کے قرِیب پُہنچ کر بِتُونیہ میں جانے کی کوشِش کی مگر یِسُوعؔ کے رُوح نے اُنہیں جانے نہ دِیا'' (اعمال 6:16-7)۔

رد نمبر 6

''یہ کہا جاتا ہے کہ انسان کی حقیقی تبدیلی میں خدا انسان کی مرضی میں کوئی نئی خوبی، طاقت یا بخشِش (تحفہ) نہیں ڈالتا۔ اس لیے ایمان، جس کے ذریعے ہم تبدیل ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے ہمیں ایماندار کہا جاتا ہے، خدا کی طرف سے دی گئی کوئی خاص خوبی یا بخشِش نہیں ہے بلکہ یہ انسان کا اپنا عمل ہے۔ اس لیے اسے خدا کی طرف سے ملی ہوئی بخشش صرف اسی معنی میں کہا جا سکتا ہے کہ خدا نے انسان کو اتنی طاقت دی ہے کہ وہ خود اپنی مرضی سے ایمان لا سکے''۔

اس عقیدے سے وہ لوگ کلامِ مقدس کی مخالفت کرتے ہیں، جو بیان کرتا ہے کہ خدا ہمارے دلوں میں ایمان، فرمانبرداری اور اپنی محبت کے شعور کی نئی خصوصیات ڈالتا ہے۔ ''خُداوند فرماتا ہے مَیں اپنی شرِیعت اُن کے باطِن میں رکھّوں گا اور اُن کے دِل پر اُسے لِکھُوں گا'' (یرمیاہ 33:31)۔ ''مَیں پیاسی زمِین پر پانی اُنڈیلُوں گا اور خُشک زمِین میں ندیاں جاری کرُوں گا۔ مَیں اپنا رُوح تیری نسل پر اور اپنی برکت تیری اَولاد پر نازِل کرُوں گا''(یسعیاہ 3:44)۔ ''رُوحُ القُدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسِیلہ سے خُدا کی مُحبّت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے''(رومیوں5:5)۔یہ کلیسیا کی روایتی تعلیمات کے بھی خلاف ہے، جو نبی کے ذریعے دعا کرتی ہے کہ ''تُو مُجھے پھیر تو مَیں پِھرُوں گا'' (یرمیاہ 18:31)۔

رد نمبر 7

''یہ کہا جاتا ہے کہ وہ فضل جس سے ہم خدا کی طرف پھرتے ہیں، صرف ایک نرمی سے کی گئی نصیحت ہے۔ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ انسان کی تبدیلی کا سب سے اعلیٰ طریقہ یہی ہے کہ اسے بس سمجھایا جائے، کیونکہ یہی طریقہ انسان کی فطرت کے مطابق ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صرف یہ نصیحت کرنے والا فضل ہی کافی ہے کہ ایک جسمانی انسان روحانی انسان میں بدل جائے۔ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ خدا انسان کی مرضی کو راضی بھی اسی نصیحت کے ذریعے کرتا ہے۔ اور خدا کے کام اور شیطان کے کام میں فرق صرف یہ ہے کہ خدا ابدی برکتوں کا وعدہ کرتا ہے، جبکہ شیطان صرف وقتی فائدوں کا وعدہ کرتا ہے''۔

لیکن یہ پوری طرح پیلاجیَن (Pelagian) کی تعلیم ہے جو مکمل طور پر بائبل مقدس کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جو اس تعلیم کے برعکس یہ سکھاتی ہے کہ انسان کی تبدیلی (توبہ) میں روح القدس کہیں زیادہ طاقتور اور الٰہی طریقے سے کام کرتا ہے، جیسا کہ حزقی ایل میں لکھا ہے کہ ''مَیں تُم کو نیا دِل بخشُوں گا اور نئی رُوح تُمہارے باطِن میں ڈالُوں گا اور تُمہارے جِسم میں سے سنگین دِل کو نِکال ڈالُوں گا اور گوشتِین دِل تُم کو عِنایت کرُوں گا'' (حزقی ایل 26:36)۔

رد نمبر 8

’’یہ کہا جاتا ہے کہ جب خدا انسان میں تجدید (نئی پیدائش) کا کام کرتا ہے، تو وہ اپنی قدرت کو اس طرح استعمال نہیں کرتا کہ انسان کی مرضی لازماً ایمان اور توبہ کی طرف مائل ہو جائے۔ بلکہ ان (آرمینینز) کے مطابق، اگرچہ خدا انسان کو بدلنے کے لیے اپنا سارا فضل بھی استعمال کر لے، پھر بھی انسان خدا اور روح القدس کی قدرت کے خلاف مزاحمت کر سکتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی نئی پیدائش کے عمل کو پوری طرح روک دے۔ لہٰذا ان (آرمینینز) کے مطابق، نئی پیدائش پانا یا نہ پانا آخرکار انسان ہی کے اختیار میں ہے‘‘۔

یہ تعلیم دراصل ہماری نئی پیدائش میں خدا کے فضل کی پوری تاثیر کا انکار کرتی ہے، اور قادرِ مطلق خدا کے کام کو انسان کی مرضی کے تابع کرتی ہے، جو رسولوں کی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے، جو یہ سکھاتے ہیں کہ ’’ہم اِیمان لانے والوں کے لِئے اُس کی بڑی قُدرت کیا ہی بے حد ہے۔ اُس کی بڑی قُوّت کی تاثیر کے مُوافِق۔‘‘(افسیوں 19:1)۔ اور ’’ہمارا خُدا۔۔۔ تُمہیں اِس بُلاوے کے لائِق جانے اور نیکی کی ہر ایک خواہِش اور اِیمان کے ہر ایک کام کو قُدرت سے پُورا کرے‘‘(2 تِھسّلُنیکیوں 11:1)۔ اور ’’اُس کی اِلٰہی قُدرت نے وہ سب چِیزیں جو زِندگی اور دِین داری سے مُتعلّق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسِیلہ سے عِنایت کِیں جِس نے ہم کو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذرِیعہ سے بُلایا‘‘ (2 پطرس 3:1)۔

رد نمبر 9

’’یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کا فضل اور انسان کی آزاد مرضی مل کر انسان کی تبدیلی (توبہ) کا آغاز کرتے ہیں، اور فضل اپنے کام میں انسان کی مرضی سے پہلے نہیں آتا، یعنی خدا مؤثر طور پر انسان کی توبہ میں اُسکی آزاد مرضی کی مدد تب تک نہیں کرتا جب تک انسان خود اپنی آزاد مرضی سے توبہ کی طرف مائل نہ ہو اور فیصلہ نہ کرے کہ وہ واقعی تبدیل ہونا چاہتا ہے‘‘۔

قدیم کلیسیا نے بہت پہلے ہی اس پیلاجیَن (Pelagian) تعلیمات کو رد کر دیا تھا، جیسا کہ رسول کے کلام میں سیکھایا گیا ہے کہ ’’یہ نہ اِرادہ کرنے والے پر مُنحصِر ہے نہ دَوڑ دُھوپ کرنے والے پر بلکہ رحم کرنے والے خُدا پر‘‘(رومیوں 16:9)۔ اسی طرح ’’تُجھ میں اور دُوسرے میں کَون فرق کرتا ہے؟ اور تیرے پاس کَون سی اَیسی چِیز ہے جو تُو نے دُوسرے سے نہیں

پائی؟'' (1 کرنتھیوں 7:4)۔ اور ''کیونکہ جو تُم میں نیّت اور عمل دونوں کو اپنے نیک اِرادہ کو انجام دینے کے لِئے پَیدا کرتا ہے وہ خُدا ہے''(فلپیوں 13:2)۔

بابِ نمبر 5

مقدسین کی استقامت (ثابت قدمی) کے بارے میں

مضمون 1

نیا جنم پانے والے گناہ سے پوری طرح آزاد نہیں ہوتے

جن لوگوں کو خدا اپنے اِرادہ کے مُوافِق اپنے بیٹے، ہمارے خداوند یسوع مسیح کی رفاقت میں بلاتا ہے، اُنہیں روح القدس کے ذریعے نئی پیدائش عطا کرتا ہے، اُنہیں وہ اس زندگی میں گناہ کی طاقت اور غلامی سے بھی آزاد کرتا ہے۔ لیکن جب تک وہ اس دنیا میں ہیں، وہ گناہ کی باقی کمزوریوں اور جسمانی کمزوریوں سے پوری طرح آزاد نہیں ہوتے۔

مضمون 2

ایماندار کا اپنی کمزوری اور گناہ پر ردِّعمل

ہماری گناہ آلودہ انسانی فطرت سے روزانہ چھوٹے چھوٹے گناہ اور کمزوریاں جنم لیتی ہیں، اور اسی وجہ سے مقدسین کے بہترین اعمال پر بھی کچھ داغ باقی رہ جاتے ہیں۔ جو اُنہیں خدا کے حضور عاجزی اختیار کرنے اور صلیب پر مصلوب کیے گئے مسیح کی پناہ میں بھاگنے کی مستقل ضرورت یاد دلاتے ہیں۔ وہ دعا اور پرہیزگاری کے ذریعے اپنی جسمانی خواہشات پر قابو پاتے ہیں اور کمال کی طرف بڑھتے رہتے ہیں، تاکہ آخرکار اس فانی جسم سے آزاد ہو کر خدا کے برّے کے ساتھ آسمان کی بادشاہی میں راج کریں۔

مضمون 3

خدا، ایمان لانے والوں کو ثابت قدم رکھتا ہے

انسان میں ان باقی گناہوں کی موجودگی، دنیا اور گناہ کی آزمائشوں کی وجہ سے، وہ تمام جنہیں نجات ملی ہے اگر اپنی طاقت پر چھوڑ دیے جائیں تو فضل کی حالت میں کبھی ثابت قدم نہیں رہ سکتے۔ لیکن خدا وفادار ہے، جس نے فضل عطا کیا، وہ رحم اور قدرت کے ساتھ اُن کو آخر تک ایمان میں ثابت قدم بھی رکھتا ہے۔

مضمون 4

سچے ایمانداروں کا سنگین گناہوں میں گرنے کا خطرہ

اگرچہ جسمانی کمزوری خدا کی قدرت کے خلاف غالب نہیں آسکتی، اور خدا حقیقی ایمانداروں کو اپنے فضل میں قائم اور محفوظ رکھتا ہے، پھر بھی ایماندار ہمیشہ اس طرح روح القدس کے زیرِ اثر نہیں رہتے کہ کسی موقع پر گناہ نہ کریں یا خدا کے فضل کی رہنمائی سے نہ بھٹکیں۔ وہ بعض اوقات جسمانی خواہشات کے بہکاوے اور لالچ میں آکر گناہ کرلیتے ہیں۔ اس لیے اُنہیں ہمیشہ چوکنا رہنا اور دعا کرتے رہنا چاہیے تاکہ آزمائش میں نہ پڑے۔ اگر یہ احتیاط نہ کی جائے، تو نہ صرف شیطان، دنیا اور جسم کی وجہ سے وہ بڑے اور خطرناک گناہوں میں بتلا ہو سکتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی خدا کی رضامندی سے وہ حقیقتاً ان برائیوں میں گر بھی جاتے ہیں۔ کتابِ مقدس میں داؤد، پطرس اور دیگر مقدسین کے ان گناہوں میں گرنے کے افسوسناک واقعات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔

مضمون 5

سنگین گناہوں کے نتائج

ایسے سنگین گناہوں کے ذریعے وہ خدا کو سخت ناراض کرتے ہیں، مہلک شرمندگی کا سامنا کرتے ہیں، روح القدس کو غمگِین کرتے ہیں، اپنے ایمان کی دوڑ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں، اپنے ضمیر کو شدید زخمی کرتے ہیں، اور بعض اوقات کچھ وقت کے لیے خدا کی مہربانی کا احساس بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب وہ حقیقی توبہ کے ساتھ پھر صحیح راستے پر لوٹ آتے ہیں، تو خدا کا مہربان پدرانہ چہرہ دوبارہ اُن پر روشن ہو جاتا ہے۔

مضمون 6

خدا کی نجات بخش مداخلت

لیکن خدا، جو شفقت میں غنی ہے، اپنے لاتبدیل اِرادہ کے مطابق، اپنے لوگوں سے روح القدس کو پوری طرح نہیں لے لیتا، یہاں تک کہ اُن کے سنگین گناہوں میں گرنے کے دوران بھی، وہ اُنہیں اس حد تک نہیں جانے دیتا کہ وہ لے پالک ہونے کے فضل کو کھو دیں، یا راستبازی کی حالت سے محروم ہو جائیں، یا ایسا گناہ کر بیٹھیں جو ہمیشہ کی موت کا سبب بنے۔ خدا اُنہیں کبھی پوری طرح نہیں چھوڑتا اور نہ ہی اُنہیں ہمیشہ کی تباہی میں گرنے دیتا ہے۔

مضمون 7

توبہ کی طرف نئی زندگی

سب سے پہلے، مقدسین کے گناہوں میں گِرنے کے باوجود، خدا اُن میں نئی پیدائش کا ناقابلِ خراب بیج محفوظ رکھتا ہے تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائے۔ پھر اپنے کلام اور روح کے ذریعے، یقینی اور مؤثر طور پر، اُنہیں توبہ کی طرف لوٹاتا ہے، تاکہ وہ اپنے گناہوں پر سچا اور خدا ترس پچھتاوا محسوس کریں، اور مسیح، جو ہمارا درمیانی ہے اُس کے خون میں معافی تلاش کریں اور پائیں، اور خدا کے ساتھ ملاپ کا تجربہ دوبارہ کریں، ایمان کے ذریعے اُس کی رحمتوں کے لیے اُسکی عبادت اور شکرگزاری کریں، اور آئندہ بھرپور محنت کے ساتھ ڈرتے اور کانپتے ہُوئے اپنی نجات کا کام کریں۔

مضمون 8

ثابت قدمی پر یقین

اس لیے یہ اُن کی اپنی قابلیت، طاقت یا نیکی کی وجہ سے نہیں ہیں کہ وہ ایمان اور فضل سے مکمل طور پر نہیں گرتے، یا اپنی گمراہی میں ہمیشہ کے لیے تباہ نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ سب خدا کی آزاد اور بے لوث رحمت ہے کہ وہ فضل اور ایمان میں قائم رہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا انحصار اگر اُن کی اپنی ذات پر ہوتا، تو یہ نہ صرف ممکن تھا بلکہ لازماً وہ گناہ میں گر کر تباہ ہو جاتے۔ مگر چونکہ اس کا انحصار خود خدا پر ہے، اس لیے اُن کا تباہ ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ نہ خدا کا ارادہ بدل سکتا ہے، نہ اُس کا وعدہ ٹوٹ سکتا ہے، نہ اُس کی طرف سے کی گئی بُلاہٹ واپس لی جا سکتی ہے، نہ مسیح کی شفاعت اور حفاظت بے اثر ہو سکتی ہے، اور نہ ہی روح القدس کی مہر ٹوٹ یا مٹ سکتی ہے۔

مضمون 9

ثابت قدمی کی یقین دہانی

چنے ہوئے لوگوں کو نجات اور ایمان میں ثابت قدمی کے بارے میں یہ ہے کہ سچے ایماندار اپنے ایمان کے معیار کے مطابق یقین حاصل کر لیتے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ وہ یہ جان لیتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کلیسیا کے سچے اور زندہ رکن رہیں گے، اپنے گناہوں کی معافی کا تجربہ کریں گے، اور آخرکار ہمیشہ کی زندگی کے وارث بنیں گے۔

مضمون 10

اس یقین دہانی کی بنیاد

یہ یقین کسی ایسے خاص نئے مکاشفہ سے پیدا نہیں ہوتا، جو خدا کے کلام کے خلاف ہو یا اُس سے ہٹ کر ہو۔ بلکہ یہ خدا کے وعدوں پر ایمان سے پیدا ہوتا ہے جو اُس نے ہماری دلی تسلی کے لیے اپنے کلام میں بڑی فراوانی سے ظاہر کیے ہیں۔ جن کا ثبوت ہمیں روح القدس کی گواہی سے ملتا ہے، جو ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند اور اُس

کے وارث ہیں (رومیوں 16:8)۔ اور آخر میں، یہ اچھا ضمیر قائم رکھنے اور نیک اعمال کرنے کی سنجیدہ اور مقدس خواہش سے مضبوط ہوتا ہے۔ اگر خدا کے چنے ہوئے لوگوں کے پاس یہ مضبوط تسلی اور یقینی ضمانت نہ ہوتی کہ وہ آخرکار فتح پائیں گے اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوں گے، تو وہ دنیا کے سب لوگوں میں سب سے زیادہ بےچارے اور بدحال ہوتے۔

مضمون 11

اس یقین دہانی کے بارے میں شک و شبہات

کتابِ مقدس یہ بھی گواہی دیتی ہے کہ اس زندگی میں ایماندار مختلف جسمانی کمزوریوں اور شک و شبہات سے لڑتے رہتے ہیں، اور سخت آزمائشوں میں وہ ہمیشہ ایمان کے مکمل یقین اور آخر تک ثابت قدم رہنے کی تسلی محسوس نہیں کرتے۔ لیکن خدا، جو تمام تسلی کا باپ ہے، اُنہیں اُن کی طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہیں پڑنے دیتا، بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کرتا ہے تاکہ وہ اسے برداشت کر سکیں (1 کرنتھیوں 13:10)۔ اور خدا روح القدس کے ذریعے اُن کے دلوں میں دوبارہ یہ تسلی اور یقین پیدا کرتا ہے کہ وہ آخر تک قائم رہیں گے۔

مضمون 12

اس یقین دہانی کو پرہیزگاری کی ترغیب کے طور پر دیکھنا

یہ یقین کہ ایماندار آخر تک ثابت قدم رہیں گے، نہ تو اُن میں غرور پیدا کرتا ہے اور نہ ہی روحانی لاپرواہی یا بے فکری کی وجہ بنتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس، یہ حقیقی عاجزی، فرزندی احترام، سچی پرہیزگاری، ہر مصیبت میں صبر، پرجوش دعائیں، تکلیفوں میں ثابت قدمی، سچائی کا اقرار، اور خدا میں گہری خوشی پیدا کرتا ہے۔ اس لیے اس فضل کے بارے میں سوچنا ہمیں ہمیشہ شکر گزار رہنے اور نیک اعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جیسا کہ کتابِ مقدس کی گواہیوں اور مقدسین کی مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

مضمون 13

یہ یقین لاپرواہی کی وجہ نہیں بنتا

جو لوگ گناہوں میں گرنے کے بعد واپس آتے ہیں اُن میں استقامت (ثابت قدمی) کا دوبارہ یقین بے راہ روی یا لاپرواہی پیدا نہیں کرتا ہے، بلکہ اس کے برعکس، یہ اُنہیں اور زیادہ محتاط اور چوکنا کرتا ہے تاکہ وہ خدا کے مقرر کردہ راستوں پر چلیں اور اپنی ثابت قدمی کا یقین قائم رکھ سکیں۔ ورنہ اگر وہ خدا کی پدرانہ مہربانی کا غلط استعمال کریں، تو خدا اپنا فضل و رحمت کا چہرہ اُن سے پھیر سکتا ہے، جسے دیکھنا ایمانداروں کے لیے زندگی سے بھی عزیز ہے، اور جس کا نہ ہونا موت سے بھی زیادہ کڑوا ہے، اور جس کے نتیجے میں وہ اپنے ضمیر کے شدید عذاب میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

مضمون 14

استقامت میں خدا کے وسائل کا استعمال

اور جس طرح خدا نے اپنی مرضی سے انجیل کی تبلیغ کے ذریعے یہ فضل کا کام ہمارے اندر شروع کیا، اسی طرح وہ اسے اپنے کلام کے سننے اور پڑھنے، اس پر غور و فکر کرنے، اس کی نصیحتوں، دھمکیوں، وعدوں اور مقدس رسومات (ساکرامنٹس) کے استعمال کے ذریعے ہمارے دلوں میں قائم رکھتا، بڑھاتا اور مکمل کرتا ہے۔

مضمون 15

استقامت کی تعلیم پر مختلف ردِّعمل

جسمانی اور دنیاوی سوچ رکھنے والا انسان مقدسین کی ثابت قدمی اور اس کے یقین کی اس تعلیم کو نہیں سمجھ سکتا، جسے خدا نے اپنے کلام میں بڑی فراوانی سے ظاہر کیا ہے تاکہ اُس کے نام کو جلال ملے اور ایماندار روحوں کو تسلی حاصل ہو، اور اسی کی مہر اُس نے ایمانداروں کے دلوں پر ثبت کی ہے۔ شیطان اس سے نفرت کرتا ہے، دنیا اس کا مذاق اُڑاتی ہے، جاہل اور منافق اس کا غلط استعمال کرتے ہیں، اور بدعتی لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن مسیح کی دلہن، یعنی کلیسیا نے ہمیشہ

اسے بہت محبت سے تھاما ہے اور اس کا مسلسل دفاع کیا ہے، کیونکہ یہ ایک انمول خزانہ ہے۔ اور خدا، جس کے خلاف نہ کوئی منصوبہ اور نہ ہی کوئی طاقت کامیاب ہو سکتی ہے، اسے آخر تک اسی راہ پر قائم رہنے کی توفیق بخشے گا۔

اب ہمیشہ کے لیے تمام عزت و جلال ایک ہی خدا کو ہو، یعنی باپ، بیٹے اور روح القدس کو۔ آمین۔

مقدسین کی استقامت پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات

جب مقدسین کی استقامت (ثابت قدمی) کے بارے میں صحیح تعلیم واضح طور پر بیان کر دی گئی ہے، تو سِنڈ (کلیسیا کی مجلس) اُن لوگوں کی غلط تعلیمات کو رد کرتی ہے جو مندرجہ ذیل تعلیم سکھاتے ہیں:

رد نمبر 1

''یہ کہا جاتا ہے کہ سچے ایمانداروں کی ثابت قدمی نہ تو خدا کے چناؤ کا نتیجہ ہے اور نہ ہی مسیح کی موت کے ذریعے دیا گیا خدا کا تحفہ، بلکہ یہ نئے عہد کی ایک شرط ہے، جسے (جیسا کہ وہ بیان کرتے ہیں) انسان کو اپنی آزاد مرضی سے پورا کرنا ہوتا ہے، اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح چُنا جائے اور راستباز ٹھہرایا جائے''۔

اس کے بارے میں پاک کلام یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ سب خدا کے چناؤ کا نتیجہ ہے، اور یہ نعمت چنے ہوئے لوگوں کو مسیح کی موت، اُس کے جی اُٹھنے، اور اُس کی شفاعت کے سبب دی جاتی ہے۔ جیسا لکھاہے کہ یہ نعمت ''برگُزیدوں کو مِلی اور باقی سخت کِئے گئے''(رومیوں 7:11)۔ اسی طرح ''جِس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطِر اُسے حوالہ کر دِیا وہ اُس کے ساتھ اَور سب چِیزیں بھی ہمیں کِس طرح نہ بخشے گا؟ خُدا کے برگزِیدوں پر کون نالِش کرے گا؟ خُدا وہ ہے جو اُن کو راست باز ٹھہراتا ہے۔ کَون ہے جو مُجرِم ٹھہرائے گا؟ مسِیح یِسُوعؔ وہ ہے جو مَر گیا بلکہ مُردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خُدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شِفاعت بھی کرتا ہے۔ کَون ہم کو مسِیح کی مُحبّت سے جُدا کرے گا؟ مُصِیبت یا تنگی یا ظُلم یا کال یا ننگا پَن یا خطرہ یا تلوار؟''(رومیوں 8:32-35)۔

رد نمبر 2

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا ایماندار کو ثابت قدم رہنے کے لیے کافی طاقت دیتا ہے، اور اگر وہ اپنا فرض ادا کرے تو خدا اُسے سنبھالنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگرچہ خدا ایمان کو قائم رکھنے کے لیے تمام ضروری ذریعوں کو استعمال کرتا ہے، پھر بھی آخر میں یہ انسان کی اپنی مرضی پر ہی منحصر ہوتا ہے کہ وہ ثابت قدم رہے یا نہ رہے''۔

یہ نظریہ کھلے عام پیلاجیئن کی غلط تعلیمات پر مبنی ہے۔ جو بظاہر انسان کو آزاد بناتی ہے، لیکن حقیقت میں خدا کے جلال کو چھین لیتی ہے۔یہ بائبل مقدس کی خوشخبری کی سچی تعلیم کے خلاف ہے، جو انسان کے ہر فخر کو ختم کرتی ہےاور ساری نعمتوں کے لئے جلال صرف خدا کے فضل کو ہی دیتی ہے اور یہ رسول کی تعلیم کے بھی خلاف ہے، جو واضح طور پر سیکھاتا ہے کہ سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ ''جو تُم کو آخِر تک قائم بھی رکھّے گا تاکہ تُم ہمارے خُداوند یِسُوعؔ مسِیح کے دِن بے اِلزام ٹھہرو'' (1 کرنتھیوں 8:1)۔

رد نمبر3

''یہ کہا جاتا ہے کہ سچے ایماندار اور وہ لوگ جو نئی پیدائش پا چکے ہیں، نہ صرف ایمان، فضل اور نجات سے پوری طرح اور ہمیشہ کے لیے گر سکتے ہیں (یعنی اپنی نجات کھو سکتے ہیں)، بلکہ حقیقت میں وہ اکثر اپنی نجات کھو بھی جاتے ہیں اور ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو جاتے ہیں''۔

یہ عقیدہ خدا کے فضل، راستبازی، نئی پیدائش، اور مسیح کے ذریعے ہماری شفاعت اور حفاظت کی تعلیمات کو بے اثر کرتا ہے۔ اور پولس رسول کے سکھائے گئے کلام کی مخالفت بھی کرتا ہے، جو کہتا ہے کہ ''خُدا اپنی مُحبّت کی خُوبی ہم پریُوں ظاہِر کرتا ہے کہ جب ہم گُنہگار ہی تھے تو مسِیح ہماری خاطِر مُؤا۔ پس جب ہم اُس کے خُون کے باعِث اب راست باز ٹھہرے تو اُس کے وسِیلہ سے غضبِ اِلٰہی سے ضرُور ہی بچیں گے'' (رومیوں 5:8-9)۔ اور یہ تعلم یوحنا رسول کے کلام کی بھی مخالفت کرتی ہے، جو کہتا ہے کہ ''جو کوئی خُدا سے پَیدا ہُؤا ہے وہ گُناہ نہیں کرتا کیونکہ اُس کا تُخم اُس میں بنا رہتا ہے بلکہ وہ گُناہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ خُدا سے پَیدا ہُؤا ہے'' (1 یوحنا 9:3)۔ اور مزید یہ خداوند یسوع مسیح کے کلام کے بھی خلاف ہے،

جس نے فرمایا ہے کہ ''مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زِندگی بخشتا ہُوں اور وہ ابدتک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چِھین نہ لے گا۔ میرا باپ جِس نے مُجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے نہیں چِھین سکتا'' (یوحنا 10:28-29)۔

رد نمبر 4

''یہ کہا جاتا ہے کہ سچے ایماندار اور وہ جنہیں نئے سرے سے پیدا کیا گیا ہے، روح القدس کے خلاف گناہ کر سکتے ہیں یا ایسا گناہ کر سکتے ہیں جو موت کا باعث بنتا ہے''۔

اس تعلیم کے بارے میں یہی یوحنا رسول، جو اپنے پہلے خط کے پانچویں باب کی 16 اور 17 آیات میں، موت کے گناہ کرنے والوں کا ذکر کرنے کے بعد اور ایسوں کے لیے دعا کرنے سے منع کرنے کے بعد، فوراً آیت 18 میں یہ بھی کہتا ہے کہ ''ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خُدا سے پَیدا ہُوَا ہے وہ گُناہ نہیں کرتا بلکہ اُس کی حِفاظت وہ کرتا ہے جو خُدا سے پَیدا ہُوَا اور وہ شرِیر اُسے چُھونے نہیں پاتا'' (1 یوحنا 5:18)۔

رد نمبر 5

''یہ کہا جاتا ہے کہ اس زندگی میں، کسی خاص مکاشفہ کے بغیر، ہمیں یہ یقین حاصل نہیں ہو سکتا کہ ہم آخر تک ایمان میں قائم رہیں گے''۔

اس تعلیم کے ذریعے سچے ایمانداروں کا یقینی سکون اس زندگی میں چھین لیا جاتا ہے، اور کلیسیا میں پھر وہی شک و شبہات آ جاتے ہیں جو پاپائی (رومن کیتھولک) تعلیم میں پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ پاک کلام ہمیں یہ یقین کسی خاص یا غیر معمولی مکاشفہ سے نہیں، بلکہ خدا کے بچوں کی واضح نشانیوں اور خدا کے لاتبدیل وعدوں کو یاد کروا کر کرتا ہے۔ جس کے بارے میں پولُس رسول خاص طور پر کہتا ہے کہ ''مُجھ کو یقین ہے کہ خُدا کی جو مُحبّت ہمارے خُداوند مسِیح یِسُوعؔ میں ہے اُس سے ہم کو نہ مَوت جُدا کر سکے گی نہ زِندگی۔ نہ فرِشتے نہ حُکومتیں۔ نہ حال کی نہ اِستِقبال کی چِیزیں۔ نہ قُدرت نہ بُلندی نہ پستی نہ کوئی اَور مخلُوق'' (رومیوں 8:38-39)۔ اور یوحنا رسول کہتا ہے کہ ''جو اُس کے حُکموں پر عمل کرتا ہے وہ اِس میں اور یہ اُس میں

قائِم رہتا ہے اور اِسی سے یعنی اُس رُوح سے جو اُس نے ہمیں دِیا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائِم رہتا ہے'' (1 یوحنا 3:24)۔

رد نمبر 6

''یہ کہا جاتا ہے کہ یہ عقیدہ کہ ایماندار آخر تک قائم رہیں گے اور نجات پائیں گے، ایمانداروں میں سستی اور بے پرواہی پیدا کرتا ہے جو پرہیزگاری، نیک اخلاق، دعا اور دیگر نیک اعمال کے لیے نقصان دہ ہے۔ بلکہ اصل میں ایمانداروں کی استقامت اور نجات پر شک کرنا یا محتاط رہنا قابل تعریف اور بہتر ہے''۔

یہ تعلیمات ظاہر کرتی ہیں کہ وہ خدا کے فضل کی قدرت اور روح القدس کے کاموں کو نہیں جانتے۔ اور یہ یوحنا رسول کی تعلیم کے بھی خلاف ہے، جس نے اس تعلیم کی مخالفت میں اپنے پہلے خط میں بہت واضح الفاظ میں سکھایا ہے کہ ''عزِیزو ! ہم اِس وقت خُدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہِر نہیں ہُوا کہ ہم کیا کُچھ ہوں گے۔ اِتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہِر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانِند ہوں گے کیونکہ اُس کو وَیسا ہی دیکھیں گے جَیسا وہ ہے۔ اور جو کوئی اُس سے یہ اُمّید رکھتا ہے اپنے آپ کو وَیسا ہی پاک کرتا ہے جَیسا وہ پاک ہے'' (1 یوحنا 3:2-3)۔ مزیدیہ کہ یہ تعلیمات پرانے اور نئے عہدنامے کے مقدسین کی مثالوں کی بھی مخالفت کرتی ہیں، جو اگرچہ اپنے ایمان کی ثابت قدمی اور نجات پر یقین رکھتے تھے، پھر بھی دعا اور دیگر پرہیزگار اعمال میں مستقل لگے رہتے تھے۔

رد نمبر 7

''یہ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ کچھ وقت کے لیے ایمان لاتے ہیں، اُن کا ایمان نجات دینے والے حقیقی ایمان سے صرف اتنا ہی مختلف ہے کہ وہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتا''۔

کیونکہ خود مسیح نے متی 20:13، لوقا 13:8 اور دیگر مقامات پر واضح طور پر بتایا ہے کہ جو لوگ صرف کچھ وقت کے لیے ایمان لاتے ہیں اور وہ جو سچے ایماندار ہیں، اُن میں صرف وقت کا فرق نہیں بلکہ تین بڑے فرق ہوتے ہیں۔

- پہلے لوگ وہ ہیں جو بیج کو پتھریلی زمین میں قبول کرتے ہیں، جبکہ سچے ایماندار اُسے اچھی زمین یعنی اچھے دل میں قبول کرتے ہیں۔
- پہلوں کی جڑ نہیں ہوتی، مگر سچے ایمانداروں کی مضبوط جڑ ہوتی ہے۔
- پہلے لوگ پھل نہیں لاتے، لیکن سچے ایماندار مختلف مقدار میں مستقل اور ثابت قدمی کے ساتھ پھل لاتے ہیں۔

رد نمبر 8

''یہ کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی پہلی نئی پیدائش کھو دے، تو یہ کوئی عجیب بات نہیں کہ وہ دوبارہ، بلکہ کئی بار نئی پیدائش پائے''۔

کیونکہ اس تعلیم کے ذریعے وہ خدا کے اُس ناقابلِ فاسد بیج کا انکار کرتے ہیں، جس کے ذریعے ہماری نئی پیدائش ہوتی ہے، حالانکہ پطرس رسول اس کے برعکس گواہی دیتا ہے کہ ''تم فانی تُخم سے نہیں بلکہ غَیرفانی سے خُدا کے کلام کے وسِیلہ سے جو زِندہ اور قائِم ہے نئے سِرے سے پَیدا ہُوئے ہو'' (1 پطرس 23:1)۔

رد نمبر 9

''یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح نے کہیں بھی یہ دعا نہیں کی کہ ایماندار لازماً ایمان میں آخر تک قائم رہیں''۔

ان کی یہ تعلیم خود مسیح کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جس نے شمعون (پطرس) سے کہا کہ ''مَیں نے تیرے لِئے دُعا کی کہ تیرا اِیمان جاتا نہ رہے'' (لوقا 32:22)۔ اور یوحنا رسول بیان کرتا ہے کہ مسیح نے صرف رسولوں کے لیے ہی دعا نہیں کی، بلکہ اُن سب کے لیے بھی دعا کی جو اُن کے کلام کے ذریعے اُس پر ایمان لائیں گے۔ مسیح نے کہا کہ ''اَے قُدُّوس باپ ! اپنے اُس نام کے وسِیلہ سے جو تُو نے مُجھے بخشا ہے اُن کی حِفاظت کر''، اور یہ بھی کہا کہ ''مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تُو اُنہیں دُنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُس شرِیر سے اُن کی حِفاظت کر''۔ اور پھر فرمایا کہ ''مَیں صِرف اِن ہی کے لِئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لِئے بھی جو اِن کے کلام کے وسِیلہ سے مُجھ پر اِیمان لائیں گے'' (یوحنا 11:17، 15، 20)۔

حاصلِ کلام

یہ اس تعلیم کی صاف، سادہ اور خلوص کے ساتھ پیش کی گئی وضاحت ہے جو اُن پانچ نکات کے بارے میں ہے جن پر بیلجک کلیسیاؤں میں اختلاف رہا، اور اُن غلط نظریات کی تردید ہے جنہوں نے کچھ عرصے سے کلیسیاؤں کو پریشان کر رکھا تھا۔ سِنڈ (کلیسائی مجلس) کے فیصلہ نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم خدا کے کلام سے لی گئی ہے اور اصلاحی (Protestant Reformed) کلیسیاؤں کے اعترافِ ایمان کے مطابق ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کچھ لوگوں نے جنہیں ایسا کرنا بالکل زیب نہیں دیتا تھا، عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش میں سچائی، انصاف اور مسیحی محبت، تینوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور لوگوں کو یہ تعلیم دینے کی کوشش کی ہے کہ:

''اصلاحی کلیسیاؤں کی الٰہی عقیدۂ تقدیر (Predestination) اور اس سے متعلق نکات کے بارے میں تعلیم اپنی نوعیت اور اثرات کے لحاظ سے لوگوں کے دلوں کو دینداری اور عبادت سے دور لے جاتی ہے، یہ جسمانی فطرت اور شیطان کی طرف سے دیا گیا ایک نشہ آور زہر ہے، اور شیطان کا ایک قلعہ ہے جہاں وہ سب کی تاک میں بیٹھا رہتا ہے، جہاں سے وہ بہتوں کو زخم پہنچاتا اور بعض کو مایوسی اور جھوٹی تسلی کے تیروں سے ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ تعلیم خدا کو گناہ کا خالق، ظالم، جابر اور ریاکار بناتی ہے۔ یہ صرف کچھ پرانی فلسفیانہ اور نظریاتی تعلیمات جیسے اسٹوئزم (Stoicism)، منیکی-ازم (Manicheism)، لبرٹین-ازم (Libertinism)، ترک-ازم (Turcism)) کو ملا کر، پیش کرنے کے مترادف ہے۔ یہ تعلیم لوگوں کو جسمانی طور پر غافل کرتی ہے، کیونکہ اس سے اُنہیں یقین دلایا جاتا ہے کہ چونکہ برگزیدوں (elect) کی نجات کو کوئی چیز نہیں روک سکتی، اس لیے وہ جیسے چاہیں زندگی گزار سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ ہر طرح کے سنگین گناہ بھی بلا خوف کر سکتے ہیں، اور اگر رد کیے گئے (reprobate) لوگ سچے ایمانداروں کے تمام اعمال بھی انجام دیں، تب بھی یہ اُن کی نجات میں ذرا سا حصہ بھی نہیں ڈالے گے۔ یہ تعلیم یہ بھی سکھاتی ہے کہ خدا نے محض اپنی مرضی سے، بغیر کسی گناہ یا وجہ کے، دنیا کی

اکثریت کو ابدی ہلاکت کے لیے پہلے سے ٹھہرا دیا، اور اُنہیں اسی مقصد کے لیے پیدا بھی کیا، جس طرح چنے ہوئے لوگوں کا ایمان اور نیک اعمال الٰہی چناؤ کا نتیجہ ہے، اسی طرح رد شدہ لوگوں (Reprobates) کی نافرمانی اور بد دیانتی بھی الٰہی چناؤ ہی کی وجہ سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بہت سے ایمانداروں کے بچوں کو اُن کی ماں کے سینے سے چھین کر ظالمانہ طور پر جہنم میں ڈال دیا جاتا ہے، اور نہ اُن کے بپتسمہ سے نہ کلیسیا کی دعاؤں سے اُنہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے"۔

اسی طرح کی بہت سی اور بھی باتیں ہیں، جنہیں اصلاحی کلیسیائیں نہ صرف تسلیم نہیں کرتیں بلکہ اپنے پورے دل سے اُن سے نفرت بھی کرتی ہیں۔ اسی لیے سِنڈ آف ڈورٹ (ڈورٹ کی کلیسائی مجلس) خداوند کے نام میں اُن سب لوگوں سے، جو خلوص کے ساتھ ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کا نام لیتے ہیں، پُرزور درخواست کرتی ہے کہ وہ اصلاحی کلیسیاؤں کے ایمان کا فیصلہ الزامات اور بہتانوں کی بنیاد پر نہ کریں جو ہر طرف سے اُن پر لگائے جاتے ہیں، اور نہ ہی چند قدیم یا جدید اُستادوں کے ذاتی اور الگ تھلگ بیانات کی بنیاد پر، جنہیں اکثر بد نیتی سے غلط حوالہ جات دے کر، اُن کے اصل مطلب کے خلاف توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔

بلکہ وہ کلیسیاؤں کے اپنے ذاتی علانیہ اعترافِ ایمان (Creeds & Confessions) اور اُس صحیح تعلیم کی بنیاد پر فیصلہ کریں جس کی تصدیق پوری کلیسائی مجلس کے تمام ارکان کے متفقہ اتفاق سے ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ، کلیسائی مجلس اُن لوگوں کو جو بہتان لگاتے ہیں سختی سے خبردار کرتی ہے کہ وہ خدا کے اُس ہولناک انصاف کو یاد رکھیں جو اُن کا انتظار کر رہا ہے، کیونکہ وہ بہت سی کلیسیاؤں کے اعترافِ ایمان کے خلاف جھوٹی گواہی دیتے ہیں، کمزور ایمانداروں کے ضمیر پر ٹھیس لگاتے ہیں، اور سچے ایمانداروں کی جماعت کو مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آخر میں، یہ کلیسائی مجلس مسیح کی خوشخبری میں اپنے تمام بھائیوں کو نصیحت کرتی ہے کہ وہ اس تعلیم کو بیان کرتے وقت، چاہے جامعات میں ہو یا کلیسیاؤں میں، خدا ترسی اور دینداری کے ساتھ پیش کریں، اپنی باتوں اور تحریروں کو خدا کے نام کے جلال، پاکیزہ زندگی، اور دکھی دلوں کی تسلی کے لیے استعمال کریں۔ اپنے خیالات ہی نہیں بلکہ اپنی زبان اور اندازِ بیان کو بھی کتابِ مقدس کے مطابق، اور ایمان کی ہم آہنگی کے مطابق رکھیں، اور اُن تمام الفاظ اور اندازوں سے پرہیز کریں جو

پاک کلام کے صحیح مفہوم سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور جنہیں گستاخ اور جھگڑالو لوگ اصلاحی کلیسیاؤں کی تعلیم پر حملہ کرنے یا اسے بدنام کرنے کے لیے بہانہ بنا سکتے ہیں۔

یسوع مسیح، خدا کا بیٹا، جو باپ کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے اور لوگوں کو نعمتیں عطا کرتا ہے، وہ ہمیں سچائی میں پاک کرے، جو لوگ بھٹک گئے ہیں اُنہیں سچ کی طرف واپس لائے، صحیح تعلیم پر بہتان لگانے والوں کے منہ بند کرے، اور اپنے کلام کے وفادار خادموں کو حکمت اور سمجھ کی روح عطا کرے، تاکہ اُن کی ہر بات خدا کے جلال اور سننے والوں کی روحانی ترقی کا باعث بنے۔ آمین۔

ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہی ہمارا ایمان اور ہمارا فیصلہ ہے، اور اسی کی تصدیق کے لیے ہم اپنے دستخط کرتے ہیں۔

''یہاں اُن تمام افراد کے نام درج ہیں جو سِنڈ کے صدر، نائب صدر، سیکریٹریز، اور ہالینڈ کی کلیسیاؤں کے علمِ الٰہیات کے پروفیسرز ہیں، نیز اُن تمام ارکان کے نام بھی جنہیں اپنی کلیسیاؤں کی نمائندگی کے لیے سِنڈ میں بھیجا گیا تھا، یعنی برطانوی نمائندے، الیکٹورل پیلاٹینیٹ، ہیسیا، سوئٹزرلینڈ، ویٹراؤ، جنیوا کی ریاست و کلیسیا، بریمن کی ریاست و کلیسیا، ایمنڈن کی ریاست و کلیسیا، گیلڈرلینڈ اور زوٹفن کے نمائندے، جنوبی ہالینڈ، شمالی ہالینڈ، زی لینڈ، اُٹریخت کا صوبہ، فریز لینڈ، ٹرانسلوانیا، گرانجین اور اولمنڈ کی ریاست، ڈرینٹ، اور فرانسیسی کلیسیاؤں کے نمائندے۔

The End

مزید معلومات، مسیحی کتب، پوڈکاسٹ اور آرٹیکل حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.reformedbytruth.com

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

Duplication of this document is permitted for personal, private use only.